

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنائی حضرت رب العالمین اور نعمت بنیاب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اجمعین کے سمجھا جا یہی مقدمہ ہر شکر و عورت ہو یا مرد بیری صحبت اور بداد سیون کے پاس بیٹھنے سے احتراز و اجتناب خصوصاً عورتوں کے حق میں تو نہایت زہر ہے اس صورت میں اگر تم ان چند چیز و نگاہوں کو از میں سنا سب ہو کہ جس میں نفع دین اور دنیا و دوزخ کا مستحضر اور متیقن ہو اول تو اپنے کو طاهر اور پاک رکھنا و نماز کو قضا کرنا تیسرے اپنے گھر کا انتظام بذات خاص کرنا اور بے شغل اور بیکار نہ رہنا جیسے کھانا پکانا سینا پر و نا اگرچہ نوڈیان اور بایا خدمت کے واسطے موجود ہوں مگر اپنے کو راحت اور آسائش میں ڈالنا اور محنت اور جفاکشی سے بچی خیرانا اور خانہ داری کے کام کرنے کی عادت نہ کرنا و بیہوشی اس واسطے کہ زمانہ ہمیشہ آدمی کے ساتھ موافق اور یکساں نہیں رہتا پھر جب آدمی پر مصیبت پڑی اور بھجوری اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا

پڑا تو نہایت شاق ہو گا بہر صورت شہرہ بے محنتی اور آرام طلبی کا چھین
ہوتا اور عورتوں کو چرخہ کا تابا بھی لازم ہی اگرچہ حاجت اسکی نہواور چکی پینا
بہت خوب ہی کہ بہت سے امراض دفع ہوتے ہیں چوتھے شوہر کی چیز
بے اجازت اوسکے کسیکو نہیں پانچویں شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری
بجائے دل کیا کریں اور اوسکو رمانند اور خوشنود رکھیں کہ عورت پر
شوہر کا حق حد سے زیادہ ہوا اور اوسکی فرمانبرداری واجب ہی رہا تاکہ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہو کہ اگر یہ جائز ہوتا کہ آدمی
آدمی کو سیدہ کیا کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کریں
چھٹے یہ کہ جو کہ شوہر کو شیشہ مرہ اور وہ اونکے کھانے کپڑے کی کفالت کرتا ہو
میں کیا کرے اوسپر قناعت کریں اور کسی طبع کا کلام شکوہ زبان پر نہ لائیں
اور یہ بھی چاہیے کہ نامحرموں اور غیر آدمیوں سے خوب پردہ کریں اور بچہ
تاکنے اور کوٹھے پر چڑھنے ایدہر او دھرد لکھنے کی عادت نہ کریں کہ ان باتوں
سے بہت ہی فساد پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بطور اسی مصلحت کے جناب کہہ جانے
عورتوں کو پردہ نشینی کا حکم فرمایا اور آدمی اگر دیدہ غور دیکھے تو پردہ نشینی کے
سبب سے عورتیں بہت سی آفتوں سے محفوظ رہتی ہیں اور بے پردگی اور
باہر نکلنے پھینے کی وجہ سے اکثر خرابیاں واقع ہوتی ہیں اور یہ امور
محتاج مثال اور نظیر کے نہیں ہیں اور سوچنا چاہیے کہ نفس المارہ
اور شیطان مردود ہر شخص پر غالب ہو جب غیر مرد اور عورت باہر نکلتے
اور نشست و برخاست کا اتفاق ہوا اوسوقت شیطان قابو ہوتا

اپنا کام کر جاتا ہے اور بے شکہ نہ تشریف دے جاتی ہے آب معلوم کیا چاہیے کہ
 مرد پختی عورت کا بھی یہی معنی بقدر امکان اور اسکے کھانے پینے کی خبر گیری
 کرنا اور ضروریات یا محتاجات اس کے بقدر اختیار کرنے کے تعلق سے نہ ہونا
 اور خشونت اور بد مزاجی سے پیش نہ آنا اور مرد کو لازم ہو کہ کسی اجنبی اور
 کہ جس پر اعتماد و کلی نہ ہو اپنے گھر میں آنے نہ دے چنانچہ اکثر یہ عورتوں کی طبیعت
 سے عورتیں بچلن ہو گئی ہیں اور تنگ ناموس اپنے خاندان کا برباد و برباد
 اور آدمی کے حق میں یہ بات بھی بہتری کہ اچھا کھانا اور اچھے کپڑے
 کا پابند نہ رہے اگرچہ صاحب مقدر ہو کہ کبھی غذای مرغوبہ یا کبھی نامرغوبہ کھائی کرے
 بہت اچھا کپڑا پہنتے ہیں ایک تو یہ قیاحت ہو کہ اس کو تکلیف اور رکھال
 احتیاط سے پہنتا ہو اور تکلیف تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اور ساتھ
 اسکے اس کی حفاظت میں ہمیشہ متروک رہتا ہے جو کھانا اس کو کپڑے سے کھانے
 جس طرح سے چاہتا ہے استعمال میں لاتا ہے اور راضی پاتا ہے اور نہ
 بھی ظاہر ہو کہ بہت اچھا لباس پہنتے ہے آدمی کے مزاج میں ایک شخص اور
 رعوت آجاتی ہے اور دوسرا شخص چٹے پٹے کپڑے والا اس کی
 نظر میں حقیر معلوم ہوتا ہے اس طرح سے ہمیشہ اچھا کھانا کھاتا نہ
 آدمی کی طبیعت بگڑ جاتی ہے اگر کسی وقت یا کبھی کبھہ اس کو غذای مرغوبہ تیسر
 نہ ہو تو ہرگز کھانا خیر مرغوب کھانا نہ جائے گا اور بھوکا رہنا
 پڑے گا اور ہمیشہ اس کو اس کی تلاش اور جستجو رہے گی کہ جس طرح
 سے ممکن ہو اچھی غذا حاصل کیا چاہیے جب اس کو اپنے پاس

میسر نہو گا تو اور وہی طرف اسکو توجہ ہوگی یہاں تک کہ کوئی محفل شادی یا غمی کی اس سے نہ بچے گی اور بلائے اور بغیر بلائے یہ اوس کھانہ کی جاٹ پر ضرور جایا کرے گا اور بے غیرتی اور بے شرمی اختیار کرے گا آخر کو لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جائیگا اور سب شخص اسکو شکم بندہ کہا کریں گے اور سب میں انگشت نما اور مطعون ہو جائیگا اور بڑا نقصان یہ ہو کہ اچھی غذا کھانے سے آدمی کا نفس سرکش ہو جاتا ہے اور دل پر سیاہی جا ہی اسی سبب بزرگان دین نے اچھے کھانے سے احتراز کیا ہے چنانچہ ایک بزرگ کی قتل ہو کہ وہ ہمیشہ باوجود قدرت کے اوبائی کھچڑی بغیر گھی کے کھایا کرتے تھے ایک روز اونکے خادم نے اپنے دلین کہا کہ یہ بزرگ بغیر گھی کے کھچڑی کھایا کرتے ہیں اور ان سے کھانی نہیں جاتی تو یقین ہو کہ جو کسے رتے ہو اور اسی سبب سے اسقدر دبلے ہیں ایک روز اسنے کھچڑی میں پیٹیا کھی ڈال دیا اور اونکے سامنے لایا جب اونکو کھچڑی میں گھی کی خوشبو آئی اور دریافت کیا کہ اس کھچڑی میں آج اسنے خوب گھی ڈالا ہے تو اس سے فرمایا کہ ایک آئینہ لاؤ آئینہ آیا اوس بزرگ نے اس آئینہ کو کھچڑی پر رکھ دیا اوسکی پوزیت اور چکنائی سے وہ آئینہ سیاہ ہو گیا تب خادم کو دکھلا کر کہا کہ دیکھ یہی کیفیت دل کی ہے کہ ایسی غذا سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اچھا صل جب آدمی کو غذا بہت نفیس اور مرغوب الطبع ملیگی تو خوب میر ہو کر کمال غیبت سے کھائیگا جب پیٹ بہت بھر تو دو حال سے خالی نہیں ہو پاتو وہ غذا ناموافق ہو کر کوئی بیماری پیدا کریگی یا اسقدر مسقی لائیگی کہ اسکو بسبب کالی کے ادا کرنا پڑے اور وہ

اور ذکر میں دیر تک بیٹھنا دشوار ہو جائیگا چنانچہ منقول ہو کہ نوشیہ وان عاوا
 ہمیشہ غذای مرغوب کو بہت کم کھایا کرتا تھا ایک روز وزیروں نے عرض کیا
 کہ آپ غذای مرغوب کس وجہ سے کم کھایا کرتے ہیں جواباً یا اس واسطے کہ یہ کوئی
 چیز بدوہ الطبع نہ کھانا پڑے کیا معنی کہ حبیب اچھی غذا بہت سی کھاتی
 اور اس سے فساد کیا تو اس کے دفعیے کے واسطے کوئی دوا لی تلخ اور غذائیں ہارہ
 ضرور کھانا پڑے گی اگر من آدمی کو لازم ہو کہ ہر کام کو بطریق اعتدال اختیار کرے
 اور خیر الامور اور سادہ راہ پر نظر رکھے آب اضعفت العباد و خجی محمد لرحمن مست
 میں۔ باب انش کے اشماس کرتا ہو کہ یہ نسخہ کہ جس کا نام پہل حکایت ہوا ایک
 نیک بخت عاقلہ عورت نے آئین وہ حکایتیں لکھی ہیں کہ جیسے سابقہ اور نیک
 روشنی اچھی عورتوں کی اور بدلیاقتی اور بد اطواری بری عورتوں کی ثابت ہو
 میرے ہاتھ لگی جو کہ مضامین ان حکایتوں کے ایسے ہیں کہ اگر عورتیں ان کو
 چھین گئی اور ان کے مطالب پر آگاہ ہوں گی تو ان کو امتیاز امور نیک بدی
 اور اصلاح حال اور اچھی باتیں سیکھنا اور نیک رویہ اور اچھا حال دلچ باد
 ہو جائے گا اسی نظر سے اس کتاب کو انچو مطبع میں چھپوایا کہ اسکے مطالعہ سے
 مستفید ہوں اور مولف حکایات اور احقر کو بد عای خیر یا و فرمائیں اور
 اول میں مقدمہ اور خاتمہ میں پانچ حکایتیں سو اہل جالس حکایتوں کے
 کہ عبرت انگیز اور فائدہ سی بھری ہوئی ہیں اضافہ کی گئیں
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا نَوَيْتُ وَفِی السَّعَادَاتِ

آغاز کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدٌ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ

اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ بِنَدْوٰی فَاہِمَّةٍ مَّرِیْمَہ کی بیٹی کہ اس کتاب میں نہیں آیا اور وہ اور جا

و غیر اطراف کی عورتوں کے خیال چلن اور اون کے محلہ بڑے روئے نہ کوہن

محلہ نہ عورت کو اس کتاب کی کہ قصے کے سنے سے کچھ نہ فائدہ ہو سکتا ہے چاہے

یہ کتاب سن بارہوا انسی چیری میں تمام مدنی عرآة النساء نام رکھا۔

حکایت چالیس میں دوسرے بھائیوں کی دو بی بیان شمعین اور اون

دونوں کے جد سے جد سے چھوٹا بھائی حاتم علی جسکی بی بی کا نام ہے

تھامزوری کر کے کھاتا پڑا بھائی جسکی بی بی کا نام ہاری تھا پلٹن میں

پندرہ روپے مہینے کی تمنداری کرتا دیورانی چٹھائی میں کشتی بات پہنچی ہزار

ہو جاتی تو پیاری محل کی عورتوں سے کہتی کہ اس مزدورن بھیک ہنگی لی

کیا حقیقت جو مجھ سے لڑے جیسے اوسکا میان مزدوری ویسے بیسیون

نیرے مکان بنانے کے وقت لگے تھے تم حضیفن کو سمجھا دو کہ اپنے

منہ جو گابات کرے چھوٹا منہ بڑی بات ہمارے تمندار گھر میں

ہوتے تو اوسکی قدر عافیت کھل جاتی آگے پھر کبھی مجھے

براہر کا جواب دینی تو فضیحت ہوگی ایک دفعہ حضیفن نے میان کر

کہا کہ تمکو وہ مزدور کہتی ہے اور مجھکو مزدورن حاتم علی نے

سمجھایا کہ تم چھوٹی ہو وہ بڑی ہے اوسکو جواب نہ دیا اور

ہوا مزدور کرتی تو سوچ سکتی ہو لیکن اگر خدا کا دم مزدوری کرتے کھاتے ہیں اور بیماری
 کے محتاج نہیں جب کبھی تمہارا رخصت لیکر گھڑا آتا تو اسکی بی بی بی بیہ تو
 حاتم علی اور حنین کی سیڑوان چلی کھاتی آخر کو روت لگتی اور کہتی ہمارے
 بچے مجھے بستی میں رہنا مشکل ہو تم اسکا کچھ بندوبست کرو یا مجھے اپنے
 ساتھ لے چلو تمہارے دل پر عورت کے ہمیشہ کنے سے سو بھائی اور سبھی
 سے میل آگیا لیکن زبان پر چھو نہ لاتا دل میں ناخوش رہتا اتفاقاً ایک رات
 چپا سے کہنے لگا کہ مہلو حاتم علی سے یہ امید تھی کہ میرے بچے ہمیشہ گھر میں
 اگر عورت کو گالیاں دیوں ضریم چوٹا سمجھ کے اوسکو کچھ نہیں کہتے چچا بولا سنا
 تم ایسی بات نہ کہو ہمارا بھائی تو سارے دن مزدوری کرتا ہو شام کو گھر میں
 اگر پڑ رہتا ہو اور وہ تو بڑا نیک بخت ہی ہمیشہ تمہارے گھر جا کر تیرے کام
 کرتا ہی لیکن ایک روز میرے سامنے تمہاری بی بی نے اوسکو کہا کہ تم
 ہمارا کام کرنے نہیں آتے تمہاری خوشامد کرنے آتے ہو تب سے البتہ دو
 تمہارے گھر میں جاتا لیکن محلے والوں سے کہہ کر تمہاری بی بی کو ساٹھا
 کر آیا کرتا ہو تمہارا سنہ چکا ہونہا اور جانا کہ آئیں میرا بھائی بے قصور و عیب
 اپنی گھر کو گیا تو بی بی پر بہت خفا ہوا اور کہا کہ ساری تیری شرارت ہو
 تیب تو وہ مکار ڈاڑھ مار کر رونے لگی اور بولی کہ خدا اوسکا پاس
 کرے جسے تمہیں اولاد سمجھا دیا اور میں نے آج جانا کہ تمہارا
 چچا میرا دشمن رہی بلکہ میں نے تو اوسی روز سے اوسکو اپنا دشمن
 جسدن میرے لڑکے کو گلی میں کھیلتے ہوئے دیکھ کر خفا ہوا تھا

اب معلوم ہو گیا کہ یہاں میرا گزارہ نہ ہو گا یا تم اپنے ساتھ لیجیو یا
 میں اپنی بہن کے گھر جا کر رہوں گی اور ایک پڑوسن جو اوسکے
 پاس بیٹھی تھی بیماری نے اوسکے کان میں آہستہ سے کہا کہ ان
 کے چاہا جب یہاں آتے تھے تو میں کھانا کھلاتی تھی اب کبھی
 اگر کھاؤں گے تو معلوم ہو گا غرض تمندار اوس عورت کے
 دم میں پھر آگیا بولا کہ خیر اس دفعہ تو میری پلٹن کا کوچ ہے
 پار سال پھر آؤں گا تو تمہارا کچھ بندہ سست کروں گا آخر
 وہ ہلا کیا اتفاقاً ایک روز بستی میں آگ لگی تو تمندار کا گھر بھی
 جلنے لگا حاتم علی بستی کے باہر مزدوری پر گیا تھا جب سنا
 کہ بھائی کا گھر جلتا ہے ننگے سر ننگے پاؤں نے تماشا دوڑا
 وہاں جا کر دیکھا تو بیماری ایک والان کے اندر کھڑی چلائی
 ہو اور اوس والان کے آگے آگے کا اوسارا بھم بھم چل رہا تھا اوس
 جوان مرد نے اپنی جان کا کچھ خطرہ کیا اور بے تامل آگ میں
 گھس کر اوسے باہر نکال ایک درخت کے تلے بیٹھلا واپس
 بیماری نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ بھئی تمہارے بھائی نے ایک پٹھی اور ایک پلنگ
 تمہاری بھتیجی کے ہمراہ من دینے کو منبویا تھا وہ دھن کی کوٹھڑی میں
 دھرا ہوئے تو بڑا احسان کرو اور نکال لاؤ یہ سنتے ہی حاتم علی اوس
 جلتی آگ میں دوبار گھسا اور اپنی جان پر کھیل کر پلنگ باہر لایا لیکن پٹھی
 نہ لاسکا وہیں جل گئی اس دفعہ حاتم علی کو بدن میں جا بجا آگ کی گرمی سی پھونکنے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بچے اور باہر آئے ہی وحتم سے گر پڑا اور بیہوش ہو گیا اب کو ان سے نصیحت
 کر آگ سے الگ لٹایا جب پھر غصہ کے بعد ہوش آیا تو اپنے گھر پہنچا
 روز کے بعد ماری نے محل کی عورتوں سے کہنا شروع کیا کہ شہنشاہ
 حاتم علی نے پھر بھی باہر نہ نکالی اس سے جل گئی ایک دن کا ذکر ہے کہ حاتم
 کا لڑکا کیلتا ہوا پیاری کے گھر گیا تو اس نے چچی کا کھنکھہ کے اس کے گھر
 سے پانی پینے کا ارادہ کیا تو منی کا پیالہ اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا اس
 پر وہ بہت ناخوش ہو کر بولی کہ بسا باب عیبی ہو ویسی بیٹیا بھی ہو گا
 کیا تجھے حاتم علی نے سکھادیا ہے کہ جا کر چچی کا پیالہ توڑ ڈال ابھی میں
 آج نیا پیالہ لانا ساتھ پھر اس لڑکے نے تانے کا ٹوٹا اٹھا کر پانی
 پینے کا ارادہ کیا تو اس نے لپک کر چھین لیا اور بولی کہ میں نے ابھی مانج
 کے دھراے کیا تجھے اپنے گھر پانی نہیں جڑا چل دو ورنہ خبر کہی
 یہاں مت آنا سپر وہ لڑکا روتا ہوا اپنے باپ کے پاس گیا اور سارا
 احوال کہہ سنایا حاتم علی کو اس پر غصہ آیا جا کر پیاری کو خوب قائل و معقول
 کیا اور سوخت و چمکی مورتی لیکن جب تمندار کو گھر جانے کی خبر پہنچی وہ
 اپنے گھر آیا پیاری نے کہا تم ایسے غافل ہو کہ بالکل گھر باری کی گنج
 نہیں کہتے اس دفعہ میری زندگی تمہی کنج کی نہیں تو اس آگ میں جا
 سیاہ ہو گئی ہوئی نہیں معلوم یہاں پر مجھے تم کسکے بھروسے چھوڑ
 گئے تھے تمندار بولا کیا اس دن روز حاتم علی گھر میں نہ تھے وہ
 بولی کیا تمہاری طرح وہ بھی ویسے چھوڑ کر کہیں مارے مارے

پھرتے ہیں وہ اپنے گھر آرام سے میان بی بی بیٹھے رستے میں جب آگ
لگی تو وہ میرے یہاں بہت دیر کے بعد نام کرنے کو آئے تھے لیکن
غصے میں بھرے تھے گھر کا سارا اسباب اون کی آنکھ کے سامنے
جل گیا گھر سے تماشہ دیکھا کیسے لیکن میں نے ایسا ضد ہی بھالی
کسی کانہ میں دیکھا کہ میں تو اس مصیبت میں پڑی ہوں کل کے
دن وہ مجھ سے لڑنے کو آئے اور جہول میں آیا بھلا بڑا کہہ کے
چلے گئے فقط اتنی بات پر کہ اون کے لڑکے کو میں بچہ سمجھ کر پائی گرا
پر خفا ہوئی تھی پھر اوسے نہیں معلوم باپ سے کیا جھوٹ سچ لگا
تمندار بولا وہ تو ابھی لڑکا ہے وہ بولی دیکھنا وہ بھی سانپ کا بچہ
ناگ نکلے گا اوسے تم کم نہ سمجھو تمندار بولا آگے تو حاتم علی کی ایسی عادت
نتیجی کہ تاحق کسی کو ستاویں وہ بولی یہ تو میں پہلے ہی جانتی تھی کہ تم کو
میری بات پر یقین نہ ہو گا اپنے بھائی کی طرف داری کرو گے پھر اتنا بڑا
بھلا اوس وقت کی کہ بکتے بکتے تھک گئی تمندار بھارہ غصہ و زہا
اور جو بیچ کی بات ہوتی اکثر وہ اپنے دل ہی میں رکھتا کسی سے
کچھ نہ کہتا لیکن ایسا حتمی کہ جو کچھ اوسکی عورت نے کہا سب سچ
خانا بولا خیر جو ہوا سو ہوا تو میں ہتھارے اسٹے چلا پھلا لایا ہوں وہ کہہ
بولی کہتے کی بنوائی ہو وہ بولا دس روپے پھر اس میں چاندی ہو اور وہ روپے
گرٹھانی دی ہو اوسے کہا کہ جب میں نیوٹے گئی تھی تو صوبہ دارن کو لگے میں
جو چنپا کھلی دیکھی وہ پندرہ روپے بھر کی تھی اور اوسکے نیچے ایک پان بہت

خوبصورت لگا تھا یہ تو کچھ بہت بھی نہیں ہو اور تم میرے واسطے ایہ دن داسنے
 میں تو نہ پہنوں گی یہاں اسکا تو یہ حال ہوا اب حاتم علی کا حال سہجہ کہ
 جب بستی میں آگئی تو اسکا بھی افسر چلا اور جو کچھ چرخہ پونی چھتیر سے
 گوڑے گھر میں تھے سب جل گئے اور دونوں طرف سے مکان کی
 دیوار بھی لگتی گھر میں لٹکے بالوں کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی اسپر اوہ
 کیا کہ مزدوری چھوڑ کر پہلے گھر کی دیوار بنا دے لیکن کھانے کا ٹھکانا
 بالکل نتخابے مزدوری کیسے گزارہ ہوتا ہر روز کیسے یہاں بٹاتا اور
 شام تک پیسہ ہی بھر جو نامٹر لاکے بی بی کے حوالے کر تا وہ پیس بھا کر
 گزارا کرتی اتفاقاً جس روز تمندار گھر آیا بستی سے کوس بھر باہر وہ
 مزدوری پر گیا تھا کسی نے اس سے کہا کہ آج تمندار گھر آنے ہیں
 یہ سنتے ہی ایسا خوش ہوا کہ جیسا حساب تھا زینتدار سے کہا کہ آج
 جھجھکی دو میں گھر جاؤنگا اوسنے کہا ہرگز نہیں اور جو تم کو کہے چلے جاؤ گے
 تو سارے دن کی مزدوری نکلے گی وہ بولا چاہو مزدوری دو
 چاہو نہ دو میں تو اپنے بھائی کو دیکھنے ضرور جاؤنگا یہ کھکر وہاں
 سے چلتا ہوا اور خوشی میں بھرا ہوا سیدھا بھائی کے گھر آیا تمندار
 نے دور سے دیکھ کر پیاری سے کہا کہ دیکھو وہ میان حاتم علی آتے
 ہیں لیکن سارے بدن پر دھول لگی ہوئی ہے وہ بولی کہ دیکھنا تمہارے
 سامنے کیسا بلی بن کر چپ چاپ بیٹھیں گے اور تمہارے پیچھے تو مجھے
 کٹھنہ کتے کی طرح کاٹ کاٹ کھاتے تھے غرض جب حاتم علی آیا

تو بھائی اور ٹھکڑہ بہت اجنبی طرح ملا لیکن دل میں اس کی طرف سے بہت
 اور اس تھا خیر چہرہ دن پیچھے کسی نے تمندار سے کہا کہ تمہارا بھائی
 آگ لگنے کے وقت بڑے کام آیا تمہاری بی بی کی جان بچائی
 اور تمہارے اسباب کے پیچھے مری چکا تھا تب تمندار کے دل
 پر شبہ ہو کر شاید یہ سچ کھتا ہو گھر میں جا کر بی بی سے پوچھا
 کہ یہ کیا بات ہے تم نے تو اوہی کہہ کہا تھا اور فلانا تو یہ کہتا ہے
 اس پر اس نے تمندار کو ایسی ایسی باتیں سمجھا کر سیتہ واریاں
 کہیں کہ وہ یوقوت پھر اس کے دم میں آگیا جب غصت کے دن
 پورے ہوئے پٹن چاتے وقت بی بی نے کھ گیا کہ خبردار میرے
 آگے پیچھے کبھی حاتم علی سے واسطہ نہ رکھنا اور اول کے یہاں کا حصہ
 آوے تو بچہ دینا اور اسکے چلے جانے کے بعد پیاری نے لوگوں سے کہنا
 شروع کیا کہ دشمنوں نے تمندار کو بہت اور غلاما لیکن آخر کو سب
 زور و ہوس اگر حفیظیارا ند اور اسکا میان کنجرا مجھ بڑا کچھ
 تو کیا ہوتا ہے میری نیک نامی تو تمام بستی میں مشہور ہو رہی اور
 اسکو ساری دنیا تھوکتی ہے خدا کا کرنا ایسا ہے کہ تمندار پٹن
 میں پونہ چکر ماندہ ہو گیا اور بیماری ایسی بڑی کہ دو ڈھائی مہینے
 میں بالکل گہل گیا جب گھر خبر آئی تو محلے والوں کو بڑا افسوس
 ہوا لیکن پیاری کبھی تو یہ کہتی کہ تمندار نے مجھے بہت ستایا آخر کو
 میرا صبر پڑا اور کبھی کہتی کہ حفیظیارا ند نے جاو کر دیا جب تمندار

انتقال کیا تو اوسکے مرنے کے بعد جو کچھ بیعت پونجی پر پاری گئے ہاں
 تھی بیٹھے کھایا کی آخر کو ایسی جھٹائی آئی کہ بدن پر لٹے نہ ہار و نہ
 فاقے پر فاقہ ہونے لگا حاتم علی نے جب یہ حال سنا تو اوس سے
 بھا بھی گئی مہینت و کمائی نکلی اوسکے یہاں جا کہ بہت خاموش
 سے کہا کہ تم میرے کھچو جو کچھ دال دلیا بیٹھے ہو گا پیٹ تم کھانا
 پر چھ مہار اچھو تاہین کھاؤنگا یہ کہہ کر اپنے گھر لایا اور تین برس
 تک مزدوری کر کے پیاری اور اوسکی دو لڑکیوں کو پرورش
 کرتا رہا اور پڑا نے جھکڑے کھیرے کا کبھی اوسکے سامنے چر جانکنا جب
 کبھی حفظن اپنے دل میں پیاری کا سہلا سہلا حال خیال کرتی
 تو دعا مانگتی کہ یا اللہ مجھے دینا میں کسی اغیر کا محتاج نہ کرنا اس عمر
 میں بیٹھے کی بیماری ہو تمام سستی میں پھلی تو حفظن مر گئی اور دو
 دن چھ مہرے حاتم علی نے بھی انتقال کیا تب تو پیاری بہ السی صیدیت
 آئی کہ زمین آسمان اوسکے سامنے اندھیرا ہو گیا تاہاں اپنے ایک
 رشتہ دار کی امید پر لکھنوی لیکن اوسکا وہاں پتہ نہ لگا تو مزدوری
 میں ایک بیٹے کے یہاں آنا پسنا اختیار کیا لیکن ساری عمر
 اوسنے کبھی نہیں پسنا صحایہ کام نہجہ نسکا آخر ایک جولائی
 کے یہاں رہنے لگی وہ گھانے پینے سے بہت خوش خرم
 تھا جو کچھ چھوٹا کھانا پچتا اوسکو دیا کرتا اور کبھی کبھی
 سڑی ہوئی مار می پا کر اپنا پیٹ بھر تی لیکن لڑکیاں سیانی

ہو گئیں تہیں اون کے خیال میں ایسی مصیبت میں رہتی کہ کچھ
 سنبھالائی نہ دیتا ایک روز جو راستہ سے گزرا کہ اس کو بی بی فقیر
 اگر تیار ہی نہ مانع ہو تو میں نے دو شخصوں کو اپنے دل میں
 تمہارا یہ ہے کہو تو لڑکیاں دونوں اور تھیں یہاں دین دانا
 کے فضل سے، وہ گھر آجھے ہیں لڑکیاں کیسکی محتاج نہ ہوگی
 ایک تو ذات کا کنچہ ہے ہر روز گھیرا لکڑی ساگ ترکاری
 بیچ کر اپنا گزارا کرتا ہے دوسرا ضرور لیکن بڑا محتق شام تک
 پیار سے کھا لیتا ہے یہ شکر پیاری بہت روٹی لیکن رونے سے کہا
 فاناہ تھا آجھا پیٹ بھی اوسکو اور اوسکی لڑکیوں کو کبھی کھانیکو
 دلاتا تھا ناچار ہو کر وہ لڑکیاں بیاہ دین اوس جو لاسے نے ثواب کا
 کام سمجھ کر جار آنے کی شکہ بنگا کر ایک روز دونوں کا نکاح پڑھوا دیا اب
 پیاری اوس کنچہ کے گھر رہنے لگی وہ ہینے کے گزرتے بعد اس فکر میں
 لگی کہ سیطرع یکتہ امیری مٹی کو لیکر اپنی ماسے جدا ہو جاوے اس
 امید پر دو ایک دفعہ ساس بہو میں لڑائی بھی کروادی اتفاقاً ایک
 روز کنچہ کے چھوٹے بھائی کو کہ جسکا نام کلو تھا نجرا آ گیا تب کلو نے
 کہا کہ یہ فقیر میرے بھائی کی ساس جو یہاں رہتی ہے شاید ڈاٹن
 ہے اوسنے مجھے جادو کر دیا اس شبہ سے گھر سے باہر نکال دیا اور
 بولا کہ مردار گتیا اگر تو نے کبھی میرے گھر میں پائو رکھا تو مارے تولاؤ
 کے سر گنجا کر دو فکا آخر کو پیاری وہاں سے بھلی اور مرتے دم تک جیک لنگ لگی

حاصل حکایت اول

کہ جو آدمی بد طبیعت اور کج خلق اور فریبی اور مکار ہوتا ہے آخر کو
ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور جو شخص کہ نیک نہاد صاف باطنی
وہ کمال عزت اور آبرو کے ساتھ بسر کرتا ہے چنانچہ اسے
اس مقال کا حال ان دونوں عورتوں کا ہے کہ حسیطن اور اسکا
شوہر حاتم علی چونکہ خوش اطوار تھے مال کارا و نکا بنجیہ ہوا اور
پیاری کہ نہایت بد اور مکار کینہ و رنجی آخر کو کس ذلت اور خرابی
سے فوت ہوئی اور اپنی زندگانی میں کیسی کیسی مصیبتیں اور ذلتیں
اوٹھائیں پس ہر شے کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی ہمت اسی بات پر
مقرر رکھے کہ کسیکو اسکے ہاتھ سے اذیت اور رنج نہ پہنچے اور
جہاں تک ممکن ہو ہر شخص کے ساتھ نیکی کرے اور جو کوئی اسکے
ساتھ بدی کرے اس سے درگزرے اور اسکا انتقام کا معاملہ
منتقم تحقیق کے حوالے کرے کہ دین اور دنیا دونوں میں اسکا بھلا
ہو اور خالق اور مخلوق دونوں راضی رہیں۔

حکایت ۲۔ کاکوری میں ایک شخص شاگر علی نام زمیندار بڑا
مالدار تھا گھیر میں بل کی کھیتی ہوتی ہزاروں من غلہ پیدا ہوتا
سات گای اور چار بھینس جو گھیر میں ملی تھیں انکو دو دودھنی گھی کی ایسی افسط
ہتی کہ کھائے نہ چکتا اسلے علاوہ کپڑے کی سوداگری کرتا تھا ہزاروں ہزار روپے ہلال

نصیب رہنا اور طرح طرح کے کپڑے گھر والوں کے دیکھتے ہیں آئے اس پر بندہ
 لی بانی بی بی نیکبخت پر پیر کا رٹہ بھی ہوئی تھی اور اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی
 ساتویں روز حقیقہ کے دن اس کا نام رحمت رکھا گیا جب چھ برس کی ہوئی
 تو ماں نے قرآن شریف پڑھایا اور کھانا اپنے چھوٹے بھائی کو کھلایا کرے
 اور کبھی کبھی سیرادوسرے گھروں اور اسکے محلے کر کے کہتی کہ اس میں سے کتنی کنکر
 چن کر دینا کرو جب وہ سات برس کی ہوئی تو اس سے کھانے کے
 دو تین برتن ہر روز بنجوا یا کرتی جب آٹھ برس کی ہوئی تو روٹی کا تونا
 اور پانی بنانا اور چرخہ کا تونا سکھلایا لڑکی بہت نیکبخت اور ہوشیار تھی
 جو کچھ مان کہتی اوسی پر چلتی ایک روز ماں نے کہا کہ سونو رحمت اب
 تم کو کاٹنا آگیا گھر کا کپڑا نہ پہنا کر و تم جو سوت کا تو وہی تھان بنوا کہنوں
 وہ وہ لی اماں بہت اچھا لیکن رحمت کو اوسی روز سے اچھا کاٹنے کا شوق
 ہو گیا تو تھوڑے دنوں میں ایسا مہین اور برابر سوت کاٹنے لگی کہ برسوں
 پہلے اوسکا سوت لگنے پر بکنے لگا لیکن خدا کے فضل سے کھانے پینے کی گھر
 میں کچھ کمی تھی اس لیے سوت نہ بکتا کات کات کر جمع ہوتا پھر تھان بنوا کر رحمت
 کا کرتہ اور وہ پٹہ سیاجا تا پہلے پہل جس دن رحمت نے اپنا کاٹا ہوا کپڑا پہنا تو
 بہت خوشی میں آکر ماں سے کہنے لگی کہ اما تم مجھے سو ہی کا کاٹنا بتا دو تو میں
 پانچا سہ کا تھان بنواؤں گی اس بات پر ماں ہنس پڑی جب نو برس کی
 ہوئی تو ماں نے کھانا پکانا اور کپڑا سینا سکھلایا وہ ان دنوں کاموں
 میں بھی ہوشیار ہو گئی جب نفل برس کی ہوئی ایک روز ماں نے پوچھا کہ

دوسری حکایت

یہ دن بہت اونچا نہایت سکھانا بہتر ہے کہ کسی دوسرے کا ہاتھ تکیا وہ
 یوں مان جب مجھے سینا نہیں آتا تھا اور میرا کپڑا پہن جاتا تو پیچھے
 سے پیوند لگانے کے واسطے کہتی لیکن اونکو کام کاج کے مارے دودھ
 تین تین دن تک فرصت نہ ہوتی تو بچے کپڑے پہنے ہوئے باوا جان کے
 ساتھ شہر کے باہر نکل نکلتی اب جب سے مجھے سینا گیا
 تب سے سیکلی کچھ محتاجی نہیں جس وقت میرا کپڑا اچھا اوسے روز پیوند
 لگالیتی ہوں تم میرا کرتہ دیکھو یہ تینوں پیوند آج میں نے اپنے ہاتھ سے
 لگائے ہیں اس سے مجھے معلوم ہوا کہ پرانے بھروسے رہنا بڑی غصبت
 ہے اور ایک بات اوسنو دس بارہ دن ہوئے جب مجھے بچارا گیا تھا
 تو کم زوری کے مارے چار پانی پر پڑی تھی یہاں جو لگی تو زیت پن بھر
 سے میں نے تھوڑا پانی مانگا وہ پانی تولائی لیکن بہت دیر میں آئی اور
 کٹورے میں ناخن بھی ڈال دیا اس سے میرا جی بہت گھٹایا لیکن
 ناچاری سے پینا پڑا اور اب جو اچھی ہوں تو کسی سے کہہ مانگنے کی
 حاجت نہیں اوٹھ کر آپ اپنے ہاتھ سے پانی پی لیتی ہوں تب مان
 بولی کہ میں تمکو ایک کام ایسا سکھاؤں جس میں دو فائدے بہت بڑے ہیں
 وہ بولی کون کام مان نے کہا تم ہر روز تین گھڑی رات رہے سے اوتھی
 ہو اب چار گھڑی رات رہے اوٹھا کرو اور میرے ساتھ گھڑی آؤ گھڑی
 جانتا پسیا کرو پہلے سات آٹھ روز تک لحظہ دو لحظہ پیسو بھر تھوڑا تھوڑا
 بڑھاؤ ایک مہینے میں دوسرے مہینے کی طاقت تمکو ہو جاوے گی اور پھر

چار عین کے بعد ہر رہنمائی بھر میں سلوگی تب میں تمہارے واسطے
ایک بد اجناس کا رونا کی پھر اکیلے پیسا کرنا حسرت بولی اماں اس میں
تہ بڑی حسرت ہو اس حسرت سے سو آئینہ پریشانی کی کچھ فائدہ نہیں
مان نہ کہا اس میں ایک فائدہ تو ایسا ہے کہ اگر لاکھوں روپے خرچ کر تو یہ
بھی وہ خوبی حاصل نہ ہوگی اور وہ تندرستی ہو حسرت بولی آماں میں تو
اپنا بھلا آدمی تھک جاتا ہے اس میں تندرستی کیسی ہوگی مان نہ کہا تم
دیکھتی ہو کہ شیرین تمہاری خال کی لڑکی جو ہمیشہ پلنگ پیٹتی رہتی ہے
اور کچھ کام نہیں کرتی بلکہ اوروں سے اپنا کام کراتی ہے حسرت کے
نام سے کالے کوسوں بھاگتی ہے سو کبھی تندرست نہیں رہتی کبھی بیٹ
در د کرتا ہے کبھی سر دگفتا ہے کبھی ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں کبھی ذرا سا
کام کرنا پڑے تو جانتی ہے کہ آج مصیبت کا سامنا ہے یہ بات کچھ
اکیلی شریفیہ نہیں ہو جو کوئی حسرت نہ کرے وہ بیشک بیمار رہے گا اور
مجھول اور سست اور اکثر سویا کرے گا اور تم گاؤں کی اہیر کی
عورتوں کو دیکھو کہ ہمیشہ تندرست اور موٹی تازی رہتی
ہیں اس کا سبب بھی کہ سارے گھر بار کا کام کرتی ہیں
تم نے کسی اہیر کو دیکھا ہے کہ شریفیہ کی طرح بیمار پڑی رہتی
ہو حسرت بولی آماں میں سچ کہا یا سال جب تم نے
مجمعہ سے کہا تھا کہ ہر روز گوشت کا مصالحہ پیسا

کر دو تو پہلے دن میرے ہاتھ بہت دکھے لیکن جب سات آٹھ روز
 تک برابر پیسا تو آج تک کبھی ہاتھ نہیں دکھا اب مجہد سے کہو تو دو تین
 سیر گوشت کا مصالحہ بن ابھی پس دون لیکن سارے کام تو آسان
 بن جاتا پیسا بہت مشکل ہے اور کیا دنیا میں بھی ایک کام محنت
 کا ہے جس میں تندرستی ہو آدمی اور کام کیونکر کے مان بولی کہ
 آدمی کے بدن میں بہت ٹکڑے ہیں سر ہاتھ پاؤں آنکھ کان و غیرہ
 پھر حس ٹکڑے پر محنت پڑتی ہے وہ مضبوط ہو جاتا ہے ہاتھ و
 کام کر و تو ہاتھ مضبوط ہوا اور پاؤں سے چلو تو پاؤں مضبوط
 ہو رحمت بولی سچ ہے پہلے پہل آدمی سیپارے کے پڑھنے میں میرا
 گلا ٹوٹتا اور پیاس لگتی تھی اور اب جب بسے کہ دن کو مجھے ٹھنڈی
 نہیں رہتی رات کو سوتے وقت ہمیشہ دوس سیپارے کا آموختہ
 پڑھ کر سوتی ہوں لیکن کبھی پیاس نہیں لگتی تب ان نے کہا اس
 جانتا پیسنے میں تمام بدن کو محنت ہوتی ہے اس سبب سے سارا
 بدن مضبوط ہو جاتا ہے اور جیسا مرد لوگ ڈنڈ اور مگدر سے طیار
 ہو جاتے ہیں اسی طرح عورتوں کے حق میں جانتا ہو رحمت بولی
 اب میں ضرور جانتا پیسون کی اس لیے کہ کلامہ کے روز میں نے بھری
 ٹھلایا اوٹھائی تو مجھ سے اوٹھ نہ سکی اسپر زینت بن بھرن دیکھ کر
 ہنسنے لگی اور کہا کہ وہ بی بی تم سے اتنا پانی نہ اوٹھ سکا میری چھوٹی
 سی لڑکی تاجن بڑا گھڑا اوٹھ لیتی ہے لیکن سنو تو انا تاجن تو میرے کندھے

کی برابر ہے اوس سے کہ جسے گھڑا اوٹھتا ہو گا مان بولی تم تعجب نہ کرو
 آدمی جیسی عادت کرے ویسا ہو سکتا ہے کیا تم نے برہن کی بیٹی کا
 قصہ نہیں سنا۔ بت بولی بچہ تیرے تین معلوم تم سناؤ مان بولی
 جنگلیں پوٹیں کسی بہن کی ایک بیٹی کیا رہ برس کی تھی اوسکی گائے
 بچہ ہوا تو وہ روز اوس بچہ یا کہ پیار کے مارے کو دین لے کر اپنے کوٹھے
 پر چڑھ جاتی تھوڑی دیر کے بعد پھر اوتار لاتی تین برس تک ہر روز
 وہ ہمیشہ اوتارتی چڑھاتی رہی اور جیسے جیسے بچہ بڑھتی اوس لڑکی
 کی مشق بھی دن بدن بڑھتی جاتی تین برس کے بعد ایک روز بہن
 نے دیکھا کہ سیری بیٹی گائے لیے بوت کوٹھے پر چڑھی جاتی ہے بہت
 اچھے ہو کر اپنی بہن سے پوچھا تو اس نے ہمیشہ کا حال جیسا وہ لیکر
 چڑھتی اور اترتی تھی بیان کیا بہن بولا سچ ہے کہ جو کوئی جیسی عادت
 ڈالے ویسا ہو سکتا ہے یہ قدر شکر رحمت بہت خوش ہوئی اور
 بولی کہ جتنے کام اپنے ہوں اتنا تم مجھے سب سکھا دو غرض تیرہ برس
 کی عمر تک سارے ہنر جو عورتوں کو چاہیے اور اچھی اچھی عادت
 اور خصلت اور پاک ناپاکی اور تازہ روزہ کے مسئلے اوسکی پاس
 رہی چودھویں برس پر اوریٰ بن ایک شہسوار کے ساتھ سناؤ مان بولی
 خدمت ہونے کے وقت بہت زار زار روئے لگی ماکو بھی رونا
 آبا لیکر اوسے ضبط کر کے آنسو پونچھے اور کہنے لگی کہ شن بیٹی آج
 تک تو یہ ہے اس بیٹی اور میں یہ ہوا کوئی تیرے غیب سے یاد دلاؤ

والا تھا اب تو دوسرے گھر جاتی ہے شاید برسوں کے بعد مجھ سے
 اور تجھ سے ملاقات ہو اسلئے کئی باتیں جو تیرے حق میں ساری عمر کے سچے
 بھائی میں تھیں تجھ سے کہنی ہوں پہلی بات اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بڑا
 درجہ دیا ہے عورتوں کا مرتبہ ان کے سامنے بہت کم ہے جتنے پیغمبر ہوئے
 سب احمد ہوئے کوئی عورت پیغمبر نہیں ہوئی اس لیے بی بی پر میان
 کی تابعداری واجب ہے اور میں کو تا بھی گریے تو دنیا میں بھی رونا
 ہوا اور آمنت بھی کھوے اتنے میں رحمت کا ارادہ ہوا کہ اسے کچھ
 پوچھے کہ شرم کے مارے بولی نسکی لیکن نابین جو رحمت کے ساتھ جانا
 والی تھی اوستے پوچھا کہ میان کی تابعداری کس طرح کرے رحمت کی
 ماکانام خدیجہ تھا خدیجہ بولی کہ میان جس وقت ناخوش ہو یا کچھ بھلا
 بُرا کہے میان تک کہ اگر میان اپنی ساس اور سسک بھگالیان دے
 تب بھی بی بی کچھ جواب نہ دے اور چپ ہو رہے دوسری بات
 کبھی میان سے دشمنی نہ کرے نابین بولی کون ایسی ہوگی جو میان کی
 دشمن ہو خدیجہ بولی دشمن وہ ہے جو میان کے رشتہ داروں کو ستاؤ
 اور ماہن کو اوس سے چھڑا دے اور میان سے ایسی فرمائش
 کرے جس میں اوسے حیرانی ہو اور اس کے گھر کی چیز چور کرانے لگے
 صحیحے تیسری بات ہمیشہ میان کی دوست رہنے نائین بولی
 نائین تو میان کی دوست ہوتی ہی ہو خدیجہ بولی جو کچھ روکھا سوکھا
 کھانا اور موٹا چھوٹا پھٹا پرانا کپڑا اور ٹوٹی جوتی میسر ہو اس پر

قناعت کرے اور خوش رہے اور اوسکو بُرا نہ کہے وہ دوست ہی نہیں
 تو دشمن جو کبھی بات لڑکی جب کہیں بیاہ جاوے تو وہاں بیٹھ کر اپنے
 ماں باپ کے ساتھ دشمنی نہ کرے بلکہ ہوسکے تو سلوک کرے تا کہ بولی اسی
 کون کہ بخت لڑکی ہوگی خدیجہ بولی جب وہ سُسرال میں جا کر اپنے
 بابا باپ کی دولت مند بنی ظاہر کرے یا اپنے صیکی کی چیزوں کی تعریف
 کیا کرے یا وہاں کسی سُسرال والے سے لڑے یا کسی سے بات
 چست میں رکھائی کرے یا کسی کو طعنہ دے تو لوگ بھی کہیں گے کہ بخت
 کی لڑکی تالایق ہے تم سچ جانو کہ یہ لڑکی اپنی سُسرال میں بیٹھ کر بابا
 سے دشمنی کرتی ہے اور بابا سے سلوک کرنا بہت ہے کہ سُسرال والوں
 کو ایسا راضی رکھے کہ لوگ اوسکی تعریف کریں اور کہیں کہ فلا نے کی
 لڑکی بڑی نیک بخت ہے یا پنجوں بات ساس اور نند کو اپنا تابعدار
 کر لے یا نہ بولی کہ اگر کوئی ہوشیار اور لڑاکا ہو تو اقبال بھڑکے یا بول
 کر سکتی ہے رمت پیاری نیک بخت کیسے تابعدار کرے گی خدیجہ بولی
 کہ لڑاکا کا کبھی کوئی تابعدار نہیں ہوتا بلکہ اپنے بیگانے سب
 دشمن ہوتے ہیں اور تابعدار بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ کبھی کسی بات
 میں مقابلہ نہ کرے برابر کا جواب نہ دے اور کچھ دروہیں ہمیشہ شریک
 رہے گھر بار کے کام پر مستعد رہے اور چاہے کتنا ہی کام کرتی ہو لیکن
 اپنی دشمنی نہ بتاوے کسی پر احسان نہ دھروے اور میان سے کسی بات
 میں گھر والوں کی غیبت نہ کھاوے بلکہ ہوسکے تو اونکا عیب چھپا دے۔

چھٹی بات کبھی جھوٹ نہ بولے مکاری سے بیمار نہ بنے منہ سے جھوٹ
 کے واسطے بہانہ کام میں نہ کرے آسیب کے بہانے سے غیر حیات
 کے سامنے حاضرات کر کے اپنی عزت نہ کھو دے سما لوین
 بات کبھی نہانے کی شرم سے ناز قضا نہ کرے مان نے رحمت کو یہ باتوں
 باتیں سن کر رخصت کیا جب وہ اپنی شہسوار پہنچی تو وہاں اپنے مینا
 شہسوار علی کے یہاں رہنے لگی تین چار مہینے تک وہ افواج دستہ رکے کھانے
 اوس سے کام کاج کو نہ کیا ہر چند کہ رحمت کا دل بہت چاہتا تھا کہ میں بھی
 گھر بار کا کام کیا کروں لیکن شہسوار کے مارے کسی سے کچھ کہہ نہ سکی آپ اسکی
 شہسوار والوں کا حال سن کر اسکی ساس اور نہ بہت بد مزاج اور
 سارے محلے میں راکن مشہور تھیں چار مہینے نیچے ایک دن رحمت نے اپنی
 نند سے کہا کہ اگر کہیں سے اب تک میں اپنے گھر کا پیشہ کام کاج کرتی رہی لیکن
 جب سے یہاں آئی خالی بیٹھے تمام دن میرا دل گھر آتا ہے اگر آنا کی ہمتی
 ہو تو میں بچا تھوڑا بہت کام کیا کروں یہ سن کر نند نے کہا تم ایسی بات کا
 نام نہ نہ سب لوگ جانتے ہیں کہ تم بڑے آدمی کی بیٹی ہو کیا تم کو دنیا
 کرو گی اتنے میں ساس بھی آپ پہنچی او سننے پوچھا دو لیکن نے کیا کہنا
 بولی بھابھی کہتی ہیں کہ میں بھی گھر کا کام کروں گی ساس بولی کیوں کہ میں
 نکو آتے دیر نہ ہوئی اور ابھی سے دغا بازی شروع کی شاید تمہارا یہ ارادہ
 ہو گا کہ جھوٹ سچ دو ایک کام میں ہاتھ لگا کے مجھے ساری دنیا
 میں رسوا کر دو سو وقت رحمت چپکی ہو رہی دس پندرہ دن کے بعد

خدا کا کرنا ایسا ہے کہ ساس اور نند دونوں کو بھار آگیا ایسے زور سے کہ بے ہوش ہو گئیں اور گھیر میں سو اسے رحمت کے اور کوئی پانی دینے والا منتہا عطف علی بولا اگر تم سے ہو سکے تو اس بیماری میں ماہین کی خدمت کرو رحمت بولی کہ میں تو بے تمہارے کہے اون کی خدمت کو موجود ہوں یہ کہہ کر مستعد ہوئی اور دن رات اون کی خدمت اور سارے گھر بار کا کام اپنے سر پہ لے لیا اور بیس چھپیس روز تک اون بیماروں کی ایسی خدمت کی کہ تندرستی کے بعد رحمت کو چاہنے لگیں اور اب رحمت اور وہ دونوں آدمی تینوں ملکر گھر کا کام کرنے لگیں لیکن ساس اور نند کی طبیعت میں شرارت جو بھری ہوئی تھی سوہ و سر سے تیسرے ایک نہ ایک بات پر رحمت کو گالیاں دینا اور ناحق بے قصور کو گھٹکا کرتی لیکن وہ کبھی جواب نہ دیتی چپکے ہوتی کئی مہینے پیچھے ایک روز رحمت کا باپ اوسکے دیکھنے کو آیا تو گھر میں بیٹھ کر بھونکھونکھون کر کہنے لگا کہ میں نے یہ لڑکی تمہیں حوالے کی لیکن معلوم نہیں کہ تمہاری تابعداری کب کرتی ہے یا نہیں اور رحمت کی ناسخ بھی ہے یہ کہہ دیا ہے کہ اگر ٹھکونیہ خوش رہیگی تو اپنی ساری عمر کو بھلا کرے گی اور کبھی کچھ قصور یا بے ادبی یا سامنا کرے تو تم جو چاہو لو سکی سزا کرو اور تمکو راضی نہ رکھے گی تو میرے یہاں بھی اوسٹھ ٹھکانا نہیں ہے چھ سات مہینے کے بعد رحمت نے اپنی نند سے کہا کہ اب بہت بوڑھی ہو گئیں مناسب ہے کہ اب اون سنا کام نہ لیا کرو

اور کچھ کام ہوئے تو کم کرو یا مجھ سے کہو جب اس نے یہ بات سنی تو بہت غصہ ہو کر رحمت سے کہنے لگی کہ تو بڑی شریر ہے چاہتی ہے کہ مجھے یہ نام کرے رحمت اس کی وہی تباہی باتیں سن کر ہنسی ہو رہی تھی ان کی ہمیشہ ساس کی خدمت کرتی اور بے اس کی مرضی ہی کام میں دخل دیتی کبھی کبھی لطیف علی نے رحمت سے پوچھا کہ کہو تم یہاں کے رہنے سے خوش ہو یا ناخوش اگر تمہیں کچھ تکلیف ہو تو مجھ سے بیان کرو اس پر اس نے نیک عورتانہ ہمیشہ خدا کا شکر کیا اور بھی جواب دیا کہ آج تک تو مجھے کچھ تکلیف نہیں ہوئی برس روز رنگ او سکوند اور ہمارے منہ بہت وق کیا لیکن رحمت نے کبھی اون کا مقابلہ کیا ایک روز اس نے سنا کہ دو پادشاهان میں رحمت کے لینے کو ڈولی آنے والی ہے تو بہت گھبرائی اور جانا کہ میں نے جتنا اس کو ستایا ہے وہ جا کر سب نچا مان سے لے آئی اب کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ یہ نوبت نہ ہونے پاد سے یہ سوچ کر ایک عورت کو سکھایا کہ تو آج شام کے وقت میرے گھر آنا اور یوں کہتا کہ میں رحمت کے میکے سے آئی ہوں اور سب کی طرف سے سلام کہتا اور خیر و غافیت بیان کرنا آخر وہ مکارہ عورت شام کو رحمت کے سامنے آئی اور سارا حال جیسا اس نے بیان کیا سکھلایا تھا اس کے روبرو بیان کیا رحمت نے سن کر بہت خوش ہوئی اور اپنی ماں اور چھوٹے بھائی کا حال پوچھا پھر اس مکارہ نے رحمت کو ایک کونے میں بیٹھا کر کہا کہ یہ تو کہو کہ تھری سال اند کا منہراج کیسا

ہر مہینے سنہار کو دے ۱۰۰ روپے بٹیرا لیا گیا سی اور یہ سارا سونا ہی ان کی ہستی
 میں کہ رحمت کو باوجود ستمایا کہ تو میری لڑیلیہ تمہاری انماست ہے مجھے چاہئے
 کہ رحمت جو احوال کہنے آکر وہ مجھے پہنا یہ شکر بہت ہو واپس دیا نہ تھا تو میرا بہت
 بہت سنا پہنا پیر کہنا کہ برتن مجھے بیان دے ہو گیا تھا کہ کوئی نہ بیان دے لی بہت چاہتا تھا
 اگر دہلی بھیج تو بہتر ہو اور جو کہ پیر تم سے بولہ ان نے میری ساس نہ کی نہ لائی بیان کی
 سو سب جھوٹ ہی انہوں نے ہمیشہ میں اچھی طرح رکھا اور کسی بات کی تھکین
 نہیں دی جو آپ کھایا سو مجھے کھلایا اور جو آپ پہنا اوس سے
 بہت مجھے پہنایا اور میں بہت اون سے خوش ہوں یہ سکر وہ بکوار
 عمرت باہر نکلی اور اوسکی ساس اور زند کو جب ایجا کر بیسا رحمت
 کے مہنہ سے سنا تھا سب بیان کر دیا اس بات کے سنتے ہی اوس
 سے گدل بڑھیا کا دل موم ہو گیا اور آگھوں میں آبنو بھر مائی اور کہنے
 لگی کہ آج میں نے بیشک جانا کہ میری بہو بڑی نیک بخت ہوا فوس
 کہ میں نے کبھی اوسکی قدر نہ جانی پھر وہاں سے نکل کر رحمت کو اپنے
 گلے لگایا اور بولی کہ کون جیسی میں کہ بخت نالائق تھی ویسی تم نیک بخت ہو
 آج میں نے تمہاری خوبی آزمائی خیر جو قصور منو اسو ہوا معاف کر دے آگے تمہارا
 گھر ہے اور تم میری سگی بیٹی کی برابر ہو جاؤ اس کے ساس جو بگہ گون میں جیتا
 کی تعریف کرنے لگی تو اوسکی نیک بختی ساری بستی بلکہ اوردس پانچ گانوں میں
 ایسی مشہور ہوئی کہ آج تک جو کسی کی بہو نیک بخت ہوتی ہو تو لوگ کہتے ہیں کہ
 یہ رحمت ہو جب رحمت اپنے میکے گئی تو مانے سارا احوال پوچھا اوسنے

سوچا کہ میں ساس کا حال بیان کروں تو سو اسے اسکے کہ انا کو رنج ہوا اور
 کچھ فائدہ نہیں اسکے علاوہ جو میرا دشمن ہو وہ سنکر خوش ہو گا بولی کہ
 بہتر ہے مگر وہ میں روز ساس نزد کا بیٹھا اور کچھ خزانے لڑائی اور تھکا
 نصیحتی ہوا کرتی ہو شکر خدا کا کہ میں اون بھون سے زیادہ آرام میں ہوں
 اور یہ سارے کپڑے اونھوں نے بنا دیے ہیں اور کھانا ہانڈی میں سے
 پہلے مجھے نکال دیا پیچھے آپ کھایا اور میں بھی ہمیشہ اون کے کہنے پر چلی
 لیکن خلاف شرع باتوں میں کبھی اون کا کہنا نہیں مانا اور سوچ لیا تھا کہ
 جو جو ناموسو مولیکن ایمان میں خلل نہ پڑے پھر تین مہینے کے بعد رحمت
 شمس ال کو گئی بعد اسکے دس برس تک اسکی ساس زندہ رہی
 لیکن سپر کسی کسی بات پر ناخوش نہ ہوئی بلکہ ہمیشہ روز بروز زیادہ
 راضی ہوئی اور رحمت نے بھی اسکی ایسی تابعداری کی کہ ساس
 کو مفت میں بغیر دام کے باندی بنا لیا ساس کو ستر دیکھنے کی بیماری
 تھی اس حالت میں رحمت کبھی کبھی تمام رات جاگا کرتی اور
 اسکے ایک پائون میں بھی ہمیشہ درد رہتا سو رحمت روز دو گھڑی
 تک اسکا پائون دبا کرتی ایک دن کسی نے جا کر رحمت کی ماسکے کہا
 کہ تمہاری لڑکی ہمیشہ ساس کا پائون دابتی ہو یہ سنکر رحمت خوش ہوئی
 اور بولی خدا رحمت کو اور زیادہ نیک کام کرنے کی توفیق دے گا کی
 خدمت تو لطف علی کے ذمے واجب ہو لیکن اونکو فرصت نہ ہو
 تو اونکے بدلے رحمت جتنی خدمت کرے گی اسکا ثواب لطف

کو ہو گا اور جو کوئی اپنے میان کے ساتھ ایسا سلوک کرے تو اس عورت
 کی بڑی نیک نیتی ہو اور نیک کام کبھی ہر باد نہیں جاتا جب کبھی رحمت بیمار
 ہو جاتی تو اسکی ساس غم کے مارے رو پیا کرتی اور اس دنل برس کے
 اندر رحمت کے دو لڑکے پیدائے اور ایک لڑکا پیدا ہوا اووی اولہ لڑکوں کو
 بہت چاہتی اور جب کبھی کسی لڑکے پر رحمت خفا ہوتی تو وہ دای کے پاس
 جا کر فریاد کرتے ایک روز کسی حلال خورن کو رحمت کی لڑکی کہنے لگی کہ تو دور
 ہو جا سے گھر مست آیا کر یہ بات سنکر ماہست خفا ہوئی اور کہا کہ اوسکے سامنے
 ہاتھ جوڑ کر اپنا قصور معاف کر و لڑکی اوسکے روبرو ہاتھ جوڑے کھڑی تھی کہ
 اتنے میں داوی آپونچی تو بولی کہ تم بھی عجیب آدمی ہو حلال خورن کی کیا حقیقت
 جو لڑکی اوسکے سامنے ہاتھ جوڑے رحمت بولی اسی طرح میں نے ایک دفعہ
 لڑکپن میں ایک چار لہا کو دُر دُرایا تھا میری ماں نے اوسکے روبرو مجھ سے
 ہاتھ جوڑوایا اوس روز سے آج تک پھر میں نے نکار کے کسی سے بات نہیں
 کی بابا پ لڑکوں کو تعلیم نکرین تو شریعہ جاتے ہیں اور جہان جاتے ہیں سارا
 عمر سو ا رہتے ہیں بعد اوسکے ساس کی بیٹھہ پر ایک بڑا چوڑا ٹکڑا اور اوس
 انتقال کیا مرتے وقت لطف علی سے کہنے لگی کہ بیٹا دھن نے میری اسی
 خدمت کی کہ کوئی نکر لیا تم سے بہت خاطر داری سے رکھنا کبھی کچھ جو کھنے دینا
 پھر اوسے اپنی دیورانی اور بیٹھائی کو بلایا اور رو کر کہنے لگی کہ میں تو خدا کے
 یہاں جاتی ہوں لیکن رحمت کو تم دونوں کے سپرد کرتی ہوں اسکا ہاتھ کڑ
 اسکی عمر میں برس کی ہوگی لیکن دینا کا فن فریب بالکل نہیں جانتی لالچ

اس میں چھپن گئی شہم اتنی ہو کہ آج تک گھر کی یا جبر و ستم سے کہیں
 یا نہ نہیں جھانکا تو گھری کے بھتیخہ زنجیر لگا کر نہاتی سے کہیں یا نہ پاپا
 کی آڑ میں اور آسمان کے تلے نہیں نہاتی شہم کے مار سے ناسن
 سے پانوں میں نہاتی آج تک میرے اوڑھنی اوتار کے کہیں میں
 اوسکو نہیں دیکھا اپنا اوتا۔ اکبر ایسا چھپا کر کوٹنے میں نہاتی سے
 کہ ہر دکا کہ کیا ذکر کہیں کسی عورت نے بھی سوا سے دھوپن کے نہیں
 دیکھا کہیں آگاہ اوٹھ کر میرے سامنے نہیں بولی بات ایسی آہستہ کرتی
 ہو کہ کہیں یا نہ آواز نہیں جاتی۔۔۔ سے کہیں کسی کو نہیں پکارتی یا تو اشار
 سے بلاتی ہو یا پاس جا کر بات کرتی ہو کیت کی آواز سن کر کان میں ہونگلی
 والی ہوتی ہے اور زمین معلوم کر لہ اس کے بابا پ کیسے نموش و نرم
 یہاں میرے یہاں رہی سو بھی خوشی سے کھایا کی اور ہمیشہ میری ہانی
 میں نہاتی مجھے کھلایا پیچھے ہو کہ پیسہ آپ کا یا پیچھے کپڑے کا اور گناہ نہ ہو کا یہ کہ
 شوق نہیں اسکی نگاہ میں سوتی کی پیوندگی ہوئی ازار اور گلبدن کا یا حجامہ براہ ہوتے
 جب اطہر علی کے باب جیتے تھے تو جب کہیں کچھ آفت مصیبت آئی تب پاس آگنا
 جواب کے یہاں سے لائی تھی اوتار کر میرے رو پر رکھ دیا کہ آست
 پیچ کر کام چلاؤ گناہ اسی وقت کے واسطے ہے لیکن لطف علی کے
 باب نے کہیں نہیں لیا لیکن قسم کا کا نہیں ٹلتا یا رسال جب
 میرے گھر سید ہو گئی تو چور سب نکال لئے گئے پھر ایک چور جو پکڑا گیا تو
 اوس سے سوا سے ایک کڑے کے کچھ ہاتھ نہیں آیا اوس وقت شہم

لوگوں کو تو تیرا بیٹا ہوا لیکن رحمت کو کچھ افسوس نہ آیا پھر رحمت
 کی ساس نے اپنی دیوارانی بیٹھانی سے کہا کہ جو کچھ اسکے ساتھ سلوک
 اور کی سب مجھ پر احسان ہو گا بعد اسکے سناں نے اپنی بیٹی کو اوسکی
 سسرال سے بلایا اور کہا کہ جب کبھی رحمت کو کچھ دیکھو تو تم ضرور
 آکر دیکھو نہ مک ہو نا اور تم یہ سمجھو کہ اوسکا کام نہیں بلکہ میرے ساتھ
 رہنے کے لیے پیچھے سلوک ہو اور بیس روپے میرے پاس تھے سو پانچ پانچ
 روپے تو میں نے رحمت کے تینوں لڑکوں کو دیے ہیں اور پانچ روپے
 تمہارے لڑکے کے واسطے رحمت کے حوالہ کیے وہ ٹکودے دیوے گی ساس
 کے مرنے کے چار مہینے پیچھے گھر میں ایسی آگ لگی کہ بدن کے کپڑے کے سوا
 کچھ نہ بچا ایک روز لطف علی گھر میں بیٹھ کر مال اسباب کا افسوس کرنے
 لگا وہ بولی بڑے تعجب کی بات یہ کہ خدا کی ساری نعمتوں کو سہول کہنا شکری
 کرتے ہو یہ نہیں سمجھتے کہ اگر انکے نہ گھلتی تو پانچون آدمی جل کر کباب ہو جاتے
 خدا کا شکر ہے کہ جان کی نوبت نہیں آئی مال تو ہاتھ کاٹیل ہی کبھی آتا ہے
 کبھی جاتا ہے پھر تمہو سے دونوں میں اوس بیک بخت نے چرہ کات کات
 کر اپنا اور لڑکوں کا کپڑا بنایا یہ تباہی تو تھی ہی اسی عرصے میں لطف علی کو
 ایک ایسی بیماری ہوئی کہ اوسکے ہاتھ پاؤں بالکل سیکام ہو گئے چنانچہ پتلا
 تو کیا اوٹھ کر پاخانے تک نہ جاسکتا بیماری سے پہلے پانچ روپے مہینے کا
 مہجدار تھا اب نوکری چھوڑ گئی اور تکلیف سے گزرنے لگی اس نے یہ
 رحمت کے بابا پنے ہیں اتنا لطف علی نے کہا تمہیں وہاں لانا ہے

کو ضرور ہو وہ بولی کہ جتنی تکلیف تمہاری قسمت میں لکھی ہے میرے یہاں
 رہنے اور خدمت کرنے سے کم نہوگی لیکن ایسی حالت میں تمہیں جو کچھ
 چاہی جاؤں تو خدا کو کیا موندہ دکھلاؤں گی وہاں تو جو ہو جاتا تھا سو ہو چکا
 رحمت کو اپنے بابا کے انتقال ہونے کا بڑا رنج تھا لیکن لطف علی گڑ
 سائے ظاہر کیا فقط اس خیال سے کہ میرے رنج سے ان کو بھی رنج
 ہو گا کچھ دن پیچھے رحمت بابا کے ماتم پر سے گوا اپنے بڑے بھائی کے
 یہاں گئی تو بھابی نے اسی وقت طعنہ دیا کہ تمہیں یہاں کی اتنی محبت
 ہو کہ تم نے اپنے بابا کے مرنے کو کچھ نہ گناہ اتنی رات پیچھے نہیں یہاں
 آنا کیا ضرور تھا پھر رحمت کا بھائی باہر سے گھر میں آیا تو بی بی نے سنا
 سے جا کر کہا کہ تمہاری بہن کی برابر پتھر جہان میں نے نہیں دیکھا
 غرض رحمت وہاں دو چار دن رہی اس عرصہ میں رحمت کی لڑکی
 اور بھابی کی لڑکی سے ایک چڑیا بکڑنے پر تکرار جو ہو گئی تو بھابی نے آخر
 میان سے کہا کہ تمہارے بھانجہ بھانجی جب تیرا آئے ہیں تب
 سے شرارت بہت کرتے ہیں ان کے مارے کچھ خراب ہو رہا ہے دیکھا
 چاہیے کب جاوین رحمت کو جب یہ خبر ملی تو بھابی سے رحمت مانگی
 اور کہا کہ وہ بہت بیمار ہیں اور سوا سے ایک جولان کے جوڑوس
 میں رہتی ہے اور کوئی خبر لینے والا نہیں بھابی بولی میرا دل تو نہیں
 چاہتا کہ تمہیں جوڑو نہ لار جب سے تمہارے لڑکے یہاں آئے ہیں گھر کی
 بڑی رونق ہو تمہارے جانے کے پیچھے گھر سو نا معلوم ہو گا لیکن خیر تمہارا

جانا بھی بہت ضروری غصت ہونے کے وقت رحمت نے ارادہ کیا کہ بھائی سے کچھ قرض مانگوں لیکن بھائی کی طرف سے اسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور یہ بھی جانتی تھی کہ بغیر بھائی کی صلح کے بھائی قرض نہ دیں گے یہ سوچ کر چکی ہو رہی اور اپنے گھر علی آئی لطف علی کے یہاں باپ دادے کے وقت سے دس نیکیے زمین معافی تھی شتم پشتم اوس سے گزارہ ہوا جاتا تھا لیکن اوسکے نیسے لنگڑے ہونے کے دو برس پیچھے دشمنوں نے عامل کو رشوت دیکر زمین اپنے قبضہ میں کر لی اب اوسکے یہاں کوئی سہارا باقی نہ رہا ایک روز لطف علی نے اپنے لڑکے کامیلا کپڑا دیکر بہت رنج کیا اور کہنے لگا کہ خدا نے عین تاجدار کر دیا نہیں تو ہمارے لڑکے ایسا کپڑا کا ہی کیونہی رحمت نے کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون اس وقت تمہنے ایسی ناشکر لگا کلمہ منہ سے نکالا کہ دیکھا چاہیے اسکا کیا انجام ہو خدا کے سامنے تو یہ کرو اور ایسی بات منہ سے نہ نکالو اب بس میں ایمان جانے کا خطرہ ہو چکا ہے اپنے پاپ بچ ہونے کو چاہتے ہو شکر کرنا کہ لڑکے بھرے نہیں ہوئے اور تم تندرست بھی ہوئے تو کیا لڑکوں کی قسمت تمہارے ہاتھ میں تھی دیکھو تم خوبا جو لاسے کو کہ بہت اچھا تھا کتنا تندرست ہو لیکن تمہارا لڑکا تو مینلا کپڑا پہنے ہوا اسکے لڑکوں کو پھٹا کپڑا بھی اچھی طرح میسر نہیں اور دیکھو اپنے بھائی کو سی دلا درخان پہیاج خورے کو کہ ہزاروں روپے گھر میں بھرے ہیں لیکن کنجوسی کے مارے سواسے عید بھر عید کے اونکے لڑکے ہمیشہ لگوتی بات ہے رہتے ہیں اور دیکھو عیدی نانن کو کہ اب اوسکی بھائی باقی نہیں رہی تب بھی اوسکا لڑکا ہمیشہ نینو میں سکھ رہتا ہے

تم خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو اگر تندرستی کام آتی تو خواب کے لڑکے پھسکا کر لیا
 کیوں پہنتے اور دولت کام آتی تو دلاور خان کے لڑکے ننگے نہرتے اور
 مفلسی بڑھی ہوتی تو غیری کے لڑکے اچھا نہ پہنتے سچ تو یوں ہی کہ آدمی اپنی
 قسمت پر شاکر رہے خدا کے فضل سے میں ہمیشہ موت کا تھی ہوں اور
 سبائی بھی کرتی ہوں اب لڑکیاں بھی کاٹنے لگیں پانچ روپے مہینہ تو بھوکو
 گھر بیٹھے پڑ رہا ہے اور اس بستی میں ہزاروں خدا کے بندے ایسی ہیں
 جنہیں ایک روپیہ مہینہ بھی میسر نہیں اور ایک بات اور سنو کہ میری آنانے
 باوجود جان کی صلاح سے ہزار روپے کی ایک تھیلی بڑی بہن کے ہاتھ میں
 پڑ گئی تھی لیکن زیور کے ساتھ وہ بھی چوری کئی پھر میں نے تم سے اداس
 ہو کر کہیں اس لیے نہیں کیا کہ تمہیں رنج ہو گا لیکن اس روپے کے جانے سے
 مجھے یہ بڑا فائدہ ہوا کہ قسمت کا یقین خوب دل پر جم گیا جاتی ہوں کہ
 تقدیر میں تکیہ نہ لکھی ہو تو روپہ کچھ کام نہیں آتا غرض اس نیک بی بی
 کے سمجھانے سے بیان کو بڑی تسلی ہوئی جب رحمت کا بیٹا بیس برس
 کا ہوا اور اسکی شادی کر دی تو یہو ایسی نیک بخت آئی کہ رحمت اس
 سے بہت خوش ہوئی اور لڑکے کے پانہنے کے بعد رحمت اندھی ہو گئی
 تو اسکی پونے اپنی اندھی ساس اور نینجے سسر کی ایسی خدمت کی کہ
 دونوں اپنے دل سے اسے دعا کرتے پھر تھوڑے دنوں کے بعد رحمت

اور لطیف علی نے انتقال کیا

حاصل حکایت دوم

کہ جو مرد یا عورت محنت اور جفا کشی کی عادت کرے اور سب کو سب آدمی اپنے
 بیگانے عزیز نہ کہتے ہیں اور اسکی تعریف و توصیف کرتے ہیں اور وہ
 شخص کسی کا احسان بردار نہیں ہوتا اور اپنی سعی و کوشش سے حاصل
 کر کے دوسرے شخص کا دست بگڑ نہیں ہوتا پس ہر انسان کو ضرور چاہیے
 کہ اپنے امور لاحقہ کو بذات خود انجام دے یا کرے اور خاص و عام کی
 زبان سے سو تجسین و آفرین رہے۔

حکایت چہارم روضہ ولی میں ایک شخص اسد علی نامی بڑا مالدار اور لکھنؤ کے
 پادشاہ کے یہاں پانسور و بے مہینے کا اولاد تھا ایک ہاتھی اور سات
 گھوڑے اس کے دروازے پر بندھے رہتے اسکی سواری کے ساتھ ہمیشہ
 چالیس بچاس خاص بردار راہ میں چلتے اور سنے ایک مکان اپنے رہنے کا
 بہت تحفہ بنوایا اور مکان کے دھن کی طرف ایک بڑا مالہ لٹھا اگر اس میں ٹھیلواری
 لگائی طرح طرح کے پھول اور ہر قسم کے سیوے اور مین موجود تھے
 دور دور کے لوگ اس کے تماشہ دیکھنے کو آتے اور مکان میں ٹھیلواری
 کی طرف ایک ایسا دروازہ نکالا کہ رات کو غور تین حبیب چاہیں باغ
 میں چلی جاویں اور پھر علی آدین اسکی شادی حبیب ہونے والی تھی تو خود
 اسنے نائٹون سے کہا کہ مندرجہ میں کوس کے گرد سے مین ساری برابر
 کی لڑکیوں کو نگاہ کریں جب کسی بہت خوبصورت کا پتا معلوم ہو تو اس کے
 باپ سے پیغام سلام کیا جائے گا نائٹون نے انجام کرام کی امید میں ایک
 ایسی خوبصورت لڑکی کا پتا لگایا کہ اس علاقہ میں اس سے بڑھ کر کوئی

نتھا اوسکا نام محفوظ تھا جب اولشدار نے پیغام دیا تو لڑکی کے باپ نے
 خوش و خرم گھر سمجھ کے کہا کہ کیا مضائقہ بعد اوسکے تھوڑے دن پیچھے نکاح
 بھی ہو گیا اور بی بی تھریں آئی چوتھی کے دن جب رخصت ہوئی تو اولشدار
 نے ایک کنواری کے بوس میں چالیس روپے بھر کر محفوظ کے سپرد کیا اور
 کہا کہ یہ سب تھریں میں لڑکوں کو بانٹ دینا اور خبردار ایک کوڑی پھیر کر نکلتا
 اور مخلو معلوم نہیں کہ تم کون ہو تم اولشدارن ہو ہزار آدمیوں کی پلٹن تمہارے
 تابع جو جس سے کچھ کہلا بھیجو اوسکا مقدور نہیں کہ تمہارا کہا نام محفوظ
 تین دن بیہوش رہ کر پھر سسرال کو آئی میان نے جب بی بی کا مونہہ دیکھا
 تو اوسپر ایسا عاشق ہو گیا کہ ہر وقت اوسی کے پاس بیٹھا رہتا اور کسی کام
 کو باہر آتا تو جلدی سے فراغت کر کے پھر گھر میں چلا جاتا جیسے بھر کے بعد
 اولشدار کو لکھنؤ جانے کی ضرورت ہوئی اپنی ماسے پوچھا کہ ہو اتنا ہم اپنے
 ساتھ محفوظ کو بھی لیتے جاوین یا نہیں اوسکی ما بڑی عقلمند تھی سوچی
 کہ اگر میں منع کروں تو یہ نامنے گا پھر خیال کیا کہ لیجانے کو کہہ دوں تو نادانی
 لوگ کہیں گے کہ ابھی سے ہو کو باہر بھیجا یا آخر کو اوسنے منع کیا لیکن
 وہ کئی باتوں کا بہانہ کر کے کہنے لگا کہ اسکا تینا ضرور ہی وہ چپ ہو رہی پھر
 جب اولشدار نے بی بی سے کہا کہ تمہیں چاہتا ہو گا تب اوسنے رونا پسینا
 شروع کیا اور کہا کہ میری لاش جاوے تو جاوے میں تو ہرگز باہر نہ جاؤں گا
 اور اسقدر ہٹ کی کہ میان ناچار ہو کر چلا گیا جب لکھنؤ پہنچا تو
 محفوظ نے اپنی ساس سے کہا کہ تم خط لکھو اگر تمامہ بھیجو کہ وہ جلدی

اگر مجھے لے جاوین ساس اپنے دل میں سمجھی کہ اولشدار کا آنا اب کہاں
 ہو سکتا ہے بولی کہ دو چار مہینے پیچھے وہ آپکنے والے ہیں تب تم اوس کے
 ساتھ حساب لایا شستے ہی محفوظین چلا اوٹھی کہ بھلا بڑھیا تو چپا ہ
 ہم آپ قاضی بھیمین گے ایک دھوبن جو اوس کے پاس بہت آتی جاتی تھی اور
 اوس کے موٹھ لگی تھی اوس سے کہا کہ تو ابھی جا کر میرے بھائی کی طرف
 سے میانجی سے خط لکھو اگر سدھونالی کے ہاتھ روانہ کر اوس دھوبن
 نے ویسا ہی کیا جب سارے کا خط اولشدار نے پڑھا تو اوسمین لکھا
 تھا کہ جس روز سے تم یہاں سے گئے ہماری بھین بہت تکلیف میں ہو
 تمکو جاتے دیری نہ ہونی کہ تمہاری مانے اوسکو ستانا شروع کیا گیا
 ہو کہ بس طرح ہو سکے خط دیکھتے ہی ایک دن کے واسطے یہاں آؤ اور
 اپنے گھر کا بند و بست کر کے چلے جاؤ اولشدار تو اپنی بی بی پر جان تیا
 تھا خط دیکھتے ہی ٹپ گیا چھٹی لیکر وہاں سے راتوں رات گھر داخل
 ہوا مانے خیر و عافیت پوچھی تو جواب دیا کہ تمہاری بدولت اس نصیبت
 میں دو منتر لے کر کے آیا ہوں پھر پوچھا کہ محفوظین کہاں ہر اتنے میں
 ایک نائن دوڑی آئی کہ میان جلد اوجھڑاؤ بی بی بلاتی ہیں وہ اوسی دم
 اوتھ کر دوڑا گیا بی بی کو دیکھتے ہی ہنس کر پوچھا کہ کہو جی اچھی طرح
 تو ہو وہ ناک سکوڑ کر بولی کہ تمہیں کیا شہری ہی میں اچھی ہوں تو کیا اور
 اچھی ہوں تو کیا تمہاری برابر بے مروت آدمی کم ہوتا ہو وہ بولا کہ میں تو
 تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا تھا لیکن تم آپ سے یہاں رہ گئی ہو وہ بولا

کہ تم نے چلتے وقت ٹوک دیا تو اسکو لیجانا نہیں کہتے اگر تم دل سے کہتے تو میں منور
چلتی وہ بولا خیر اب چلو وہ بولی کہ میں تو چلنے کو تیار ہوں لیکن تمہاری ماکو میرا
جانا منظر نہیں وہ بولا کہ اس بڑھیا کو کہنے دو اسکو کیا اختیار ہو وہ بولی کہ بڑھیا
کو تو اتنا اختیار ہو کہ گھر کی مالک ہو چاہتی ہو سو کرتی ہو تم نے تین تھان گلاب کے جو
بھیجے تھے سوا اونھوں نے پایا مجھے تو مجھ بنوا دیے لیکن تینوں چٹین جوتیوں
تھان میں سے چار چار انگلی کی چوڑی کی تھان اپنے دونوں نواسوں کے لیے
اونکا کٹھنپ بنوا دیا اور سرمہ سلانی کنگھی سبھی ڈوری آدھا بھیجے یا اور آدھا آپ
لیا یہ سننے ہی اولشدار کو غصہ آیا اور جوتا تھامین اسکا کر کے مکان کی طرف
دوڑا تب محفوظ نے اپنے سر کی قسم دلائی اور کہا کہ تم آگے جاؤ تو میرا ٹوک پو
سجاری بڑھیا کو کیا مار ڈالو گے مجھے کیا معلوم کہ تم ایسے جنونی ہو میں نے تو
دنیا کی بات کہی تھی سبھی کوئی اپنی آلہ کو پاتا ہے اسونوں نے اپنے نواسے کو
چاہا تو کیا بڑا کیا پہلے ہمیشہ اولشدار جب گھسراتا تو متخوہ کے روپے اپنی
ماکو دیتا اور وہ بڑی گریست تھی سب کاموں میں موقع سے خرچ کرتی اس قسم
دو تئو روپے بی بی کو دیے اور کہا کہ جس کام میں چاہو خرچ کرو اور پندرہ
روپے ماکو دیکر کہا کہ اس پرانی دیوار کی مرمت کرانا اور ہیرا ہیر کو پانچ
گھی کی بابت دنیا اور کہیں نیوے کا کام پڑے تو اس میں سے خرچ کرنا لیکن
خبردار وہی تباہی کاموں میں اور است دنیا محفوظ کو جو یہ خبر پونھی کہ
ماکو سب پندرہ روپیہ دیے اسی وقت دو تئو روپیہ کی تحویل لاکر اولشدار
کے سامنے جھڑپے پھینک دیا اور بولی کہ یہ بھی بڑھیا کے حوالے کرو وہ بولا

خیز تو ہی اتنا کیوں خفا ہو وہ بولی کہ تمہیں اپنے گھر بار کی کچھ سوچ فکر نہیں وہ تمہارا
 پیچھے تمہارا گھر برباد کرتی ہے پراٹھا جو گھر میں پکاتا ہے تو سب لوگوں میں
 مشہور ہے کہ دلہن کے واسطے پکاتا ہے سو میں تو ایک آدمی ہوں نہ کھاتی ہوں
 باقی بھائی بھائی بھائی بھائی ہیں وہ بولا کہ بچا بچا کیا دین تو کیا مضائقہ یہ سنتے ہی
 اوسکا چہرہ لال ہو گیا اور بولی کہ آج سے میں کبھی پراٹھا کھاؤں تو سو رکھ
 بولی کھاؤں غرض سات آٹھ روز تک وہ گھر میں رہا لیکن گھر کے جھگڑے
 کیخبر سے اسے اتنی فرصت نہ ملی کہ باہر آوے بستی کے لوگ اوسکے گھر
 کو جوتے پھر پھر جاتے اور بعض وقت اولشدار کہتا کہ میں باہر جاتا ہوں
 تو محفوظ اوسکا دامن پکڑ لیتی اور کہتی کہ میں نے تمہیں رات کو اچھی طرح
 نہیں دیکھا اسوقت تو میں نہ جانے دون کی تپ وہ جو روکا غلام ہنس کر پھر پیچھے
 جاتا اور اپنے دل میں سوچتا کہ محفوظ مجھ کو بہت چاہتی ہے آٹھویں دن اولشدار
 کے پاس سرکاری ہرکارہ آیا کہ جلد تم کو آؤ جلدی میں سنو بھی محفوظ ساتھ نہ جا
 بعد اوسکے مہینہ بھر بھی نگذرا ہو گا کہ اولشدار کے پاس سائے کی طرف
 سے غلطی خطا ہی پڑتی جانے لگے کہ جلد گھر کو آؤ اولشدار جو انہر د اور پڑا قدر اور
 اور سپاہی میں بہت مشہور تھا لیکن بی بی کے سامنے ایسا جیسا بی بی
 کے سامنے چوہا اور سبب اسکا یہ کہ اوسکی ظاہری خوبصورتی پر مرتا تھا
 اور اوسکی طبیعت کی بُرائی اور شرارت کی طرف نگاہ نہ کرتا تھا غرض وہ عقل
 کا اڑھالک ہو چھوڑ کر بھڑوڑا آیا آتے وقت راہ میں سانس کا مکان ملا
 تو پہلے وہاں گیا وہ رو کر کہنے لگی کہ بھیا گھر کی محبت ایسی چھوڑ دی کہ مہینہ

بھر گزر گیا اور تمہارے پاس خط نہ آتا تو شاید اب بھی نہ آئے اور کیا تمہیں

یہاں نوکری نہیں ملتی کہ سدا پردیس میں رہتے ہو کیا تمہیں کسی کی میا نہیں
لگتی پھر آنسو پونچھ پانچھ کے کہنے لگی کہ بند رہ روپے جو تم اپنی ماکو دے گئے تھے
سو دو تین روپے اور محفون نے خرچ کیے باقی سب روپہ اپنے پاس رکھ
چھوڑا لیکن تم اون سے حساب مانگنا تو میرا نام نہ لینا اور بدیا تم نے سب
ہو تمہیں گھر بار کی خبر نہیں کہاتے تم ہو اور اتے اور لوگ ہیں ذرا ہوش پکڑو
اور محفون کے واسطے تمہاری مانے جب گوٹہ دار اور ہنی بنائی تو او سمین

رو پہلا چٹا لگا یا ہے شہر نہیں لگایا اور اوسکا رنگ بھی بہت دھما ہے اور
تمہاری چھوٹی بہن تو ہمیشہ یہیں رہتی ہی بڑی بہن بھی آئی تھی اب تمہارے
آنے کی خبر سننی تو کلمہ جانے والی ہی لیکن تمہارا چھوٹا بیجا بڑا شہر ریو پون
اوسنے کو ترسٹریٹ ڈھیل پھینکا تو محفون کی آنکھ کے پاس ہو کے نکل گیا
خیر ہوئی کہ آنکھ نہیں پھوٹی اور تمہاری مانے تمہارے چھوٹے بھائی کر اسٹے
کے واسطے ملل کا تھاں لیکر چار انگر کے بنوائے او سمین سے کپڑا جو بیچ رہا تھا
محفون کو تین دوپٹے بنوا دیے خدا کر امت علی کا بھلا کرے کہ اوسکی بیوی سنی
محفون کو بھی کپڑا سیسروا نہیں تو کیلادی کے واسطے کا بیکیلیا جا اور روز پونچھ پانچھ

میوسے کی آئی ہیں سو محفون کو چار ڈالیاں ملتی ہیں اور ایک تمہاری بیٹی
بھانجہ راہ میں چین کر بانٹ لیتے ہیں وہ ڈالیاں محفون تک آتے بھی نہیں
پاتی آج میں نے تمہارے بھانجے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہوا ایک بڑا سا اور
مکروڑ رہا تھا پھر آدھا کھا کر آدھا پھینک دیا یہ سب شکر اولشہ دارا دھما

اور ایک ایک بات کو یاد رکھا چلتے وقت ساس رونے لگی اور بولی کہ کبھی
 یہاں بھی ذرا صورت دکھا جایا کر دجیب وہ اپنے گھر پہنچا تو لاکھو مطلقاً خبر
 نہ تھی کہ اولتہ آئے واسے میں اور محفوظ کے سکھانے سے ایک دن
 نے اس سے یہ کہہ دیا تھا کہ اولتہ دار کے پائون میں بڑا پھوڑا شکلاہم
 خیر شکر و ٹکین او داس ایک کو نے میں بیٹھی رو رہی تھی کہ لتنے میں وہ
 گھر میں آکر داخل ہوا سب سے کے مکان میں اپنی ماکو نکلا تو سیدھا محفوظ
 کی طرف چلا گیا وہاں پوچھتے ہی خیریت پوچھی تو وہ بولی میں تو اچھی طرح
 ہوں لیکن آتا بہت رنج میں دو منزلہ پر بیٹھی میں اولتہ دار نے سبب پچھا
 تو اس نے بیان کیا کہ کل تمہاری بیوی بہن شہسار لی جاسے والی ہو اور سکا
 غم جو غرض محفوظ سے دو چار بات کر کے پھر ران کے مکان میں آیا تو
 سلام کیا اس نے دعا دیکر پوچھا کہ بیہ یا تمہارا بچہ بڑا ایسا کیسا ہو اولتہ دار
 بولا میرے تو نوئی پھوڑا شہن و کلانا کیا شہن نہ ہوئی جو بیٹی کہہ جانے
 کا ٹکوا ایسا غم ہی کہ مونہ سے کہتی کہہ ہوا رنڈا پچھڑا زباز زیادہ مت
 کہو و چکی ہو رہی لیکن عقل مند تھی پیدا کو پا گئی دوسرے روز اسے کہنے
 لگا کہ تیرے پاس جو روپے ہیں انہیں سے سات روپے گھوڑے
 سکھانے کے واسطے بچو او وہ بولی کہ تمہارے سہ جمانے سہ بیچ پانچ
 روپے نہی واسے کو دیے اور تین روپے میں ساتھ نقری مردور نکال کر پھر
 نئے سرے کیوڑی کی دیو اور او اسکی چھت بنوالی اور ایک روپی
 کاتیل سیکر و کھن کے مکان میں رکھ دیا ہی کہ وقت پر صبر نہ ہو اور سارے

تین روپے کامل کا تہان لیکر ایک چوتھائی مین کراست علی کے چار انگلے بھجوا
 باقی مین گھن کے تین دوپٹے بنے اور پیرسون اس ٹوٹے کی نانٹن نے دھن کو
 آئینہ دکھلایا او سکواونون نے چار آستے مجھ سے لیکر دیے اور گل کے روز بون
 نے قصائن سے کہلا بھیجا کہ اولشدار جو لکھنؤ سے دو روپے کی مصری میرے
 واسطے لائے ہیں سونگ او سکادرا سرنی بیٹے جو اچھی نہیں ہر تم بازار سے سفید
 قندنگوا ودا سیلے آج مین نے اونہین دور روپے کا سفید قندنگوا دیا اب چاہ
 آنے میرے پاس اور باقی ہیں وہ بولا غیر چار آستے تم دے دو باقی ہم اپنے پاس
 سے دیوین گے لیکن تم بڑی فضول خرچ ہو تمہارے ہاتھ مین روپیہ نہیں ٹھہرتا
 اولشدار اپنی ماسے باتین کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک قصائن کا لکرا ہاتھ مین بڑا
 ساؤ لا مصر دیکھا لیے ہوئے محفون کے مکان سے نکل کر باہر جاتا تھا اولشدار
 نے پوچھا کہ یہ مصری تو نے کہاں پائی وہ بولا لکھنؤ کی مصری بی بی نے مجھے اور
 پن بھرن کی لڑکی اور کچی آومیون کو بانٹ دی یہ کہہ کر وہ توجہ لگایا لیکن
 اوس وقت اولشدار کا چھوٹا بھانجا جو اسکے روبرو کھڑا تھا کہنے لگا کہ
 مامون ہمیں بھی تھوڑی مصری دے اونہنے ٹٹیکہ کہہ جواب نہ دیا پھر اپنے
 بہنوئی کا نام لیکر کہا کہ اون کے لڑکے سارے بیٹے لالچی ہیں معلوم ہو گیا ہے
 کہ اپنی نانی پر بیٹے مین جب اولشدار نے یہ بات کہی اوس شخص نے اوس کی بھائی
 بھائی کے دیکھنے کے شوق سے آکر شرم کے ماسے ایک کونے سے اوسکی صورت
 جھانکتی اور دیکہہ دیکہہ خوش ہو رہی تھی یہ بات سنکر اوس کی کونے مین روٹنے
 لگی بعد اوسکے اولشدار باہر گیا اس وقت اولشدار جو کچھ خرچ لایا سب

چپکے سے بی بی کے حوالے کیا اور کہا امانہ سُننے پاوین محفوظین کے میان ہو
 کہا کہ ایک روپیہ اور ایک جوڑا پدا لئی کا اپنی بہن کو دو وہ بولا جیسا مناسب
 ہو ویسا کرو میرا دل تو انا کی طرف سے بالکل کہتا ہو گیا غرض محفوظین کے
 بہت سمجھانے بوجھانے سے اولشدار نے ایک روپیہ اور ایک جوڑا امانہ کے پاس
 بھیج دیا تب محفوظین نے نائن اور دھوپن اور پن بھرن وغیرہ سے کہا کہ ہمارے
 برابر نیک بخت ہو کسی کے گھر میں نہو گی دیکھو میں ساس مند کو کیسا مانتی ہوں افسہ
 اونکا زور چلے تو مجھ مرتے وقت بوند بھریانی بھی ندین نائن وغیرہ سب
 کی سب ایک زبان ہو کر بولیں کہ بی بی تمہاری نیک بختی میں تو کچھ شہ بہ نہیں
 لیکن تمہاری ساس جیسی بد ہو ویسا اپنے خدا سے پاوسے کی بھلا وہ مجھ کی
 نبوتی تو اولشدار کے سامنے نہ رو رو کا سیکو ہوئی ساری خلقت اونکو تھوڑی
 تھوڑی کرتی تھی اور تمام زمانے میں تمہاری تعریف ہی یہ سُنکر محفوظین بہت
 خوش ہوئی اور اکثر جو کوئی خوشاد سے اوسکی تعریف کرتا یا اوسکی ساس مند
 کی غیبت کرتا اوسے اپنا دوست سمجھ کے پلاؤ تو رہ وغیرہ ہمیشہ سچا یا سچے
 سے اوشاد یا کرتی اور جو کچھ اور اسانجھی سمیٹ جاتا یا اوسکا رنگ اونتر جاتا
 تو اونہیں خوشاد ہون کے حوالے کرتی غرض تھوڑی دیر کے بعد محفوظین اپنی
 مذکور شخصت کرتے گئی تو بولی کہ تمہارے بھائی نے جو جوڑا بھیجا ہے اوسکو پہن
 لو کہیں برادری میں بھائی کا نام روشن ہو تم رکھو سوڑو گی تو بولی کہ ہاں
 دن کے بعد اولشدار نے کچھ ماننے کی پکاری کی اور محفوظین کو بھی اپنے ساتھ لے چلا چلتے وقت
 اپنی ماسے کہا کہ پانچ روپیہ دے دو میں کیا کر لیا اوسمیں تم اپنے کھانے اور کپڑے

کاگز ارہ کرو اور برادری میں نبوت کا گلہ پڑے یا مکان میں کچھ مرمت کی حاجت
 ہو تو اسی میں سے خرچ کرنا مائثری و انانیت ہی بولی بہت اچھا جب مضمون لکھنے
 کو چلی تو راہ میں اکثر پالکی کی دراز میں سے باہر جھانکتی ناہر پھل میں بیٹھتی تو پردہ
 کے سوراخ میں سے سرک باغ تالاب گائون بستی جو کچھ راہ میں آتا دیکھتی چلتی
 اور دل میں سمجھتی کہ مجھے کوئی دیکھتا نہ ہو گا لیکن راہی مسافر کی عادت ہوتی ہے
 کہ دو بیہل پالکی پر منہ و رنگہ کرتے ہیں بہتر سے اوسکی انگہ اور ناک اور بچنے تھا
 بھی دیکھ لیتے اور اوسکے ہمراہی سپاہیوں میں تو کوئی ایسا تھا جسے توھا
 نہ رہا فی اوسکا چہرہ نہ دیکھا ہو اور دھڑے اور تینان یا سجامہ کی مہری لٹکتی ہوئی
 تھا وہ ان لوگوں نے اکثر پھل کے باہر سے دیکھا اور کوئی کبھی اوسکے پاؤں
 ہاتھ کی اونٹلیاں دن کو سوتے وقت باہر ہلکے آتے تو نہ دیکھ سکتے تھے
 اور پھلوں کی بناوٹ و حیوان کے ایسی شربت میلے تمام کے وقت سراہی
 میں اوترتے ہوئے اور شہار بہت اپنی چوڑی جازم سے اوسکا پردہ کرتا تو
 سپاہی ہوگ اپنے دل میں ہنستے اور آپس میں کہتے کہ یہاں کی تو پٹنچی اور
 بی بی کا وہ حال پھر جب مضمون سراہی کی کوٹھری میں چلی جاتی تو اوسکے
 دروازے پر قات کھڑی کیجاتی لیکن جتنی بھی مٹی اور مٹی کے کھنڈ
 سب کھینچی بی بی بد وقت بد وقت ہنستے ہنستے ہنستے ہنستے
 کی جگہ اوسپر چھاتی جب وہ اکثر ہنستے ہنستے ہنستے ہنستے
 اوسکی خدمت اور سنگار کرنے کو لوگوں
 ہنستے ہنستے ہنستے ہنستے

میں ہوا۔ وہ پٹے کا کپڑا جو اولشہار نے نوچ کر ہوٹ اور سپاہیوں کی تنخواہ میں
سند آئندہ آئے جمع کر کے بنوایا تھا اپنے ہوسے بیٹھی رہتی بااجراہ سے لیکر سنگار
نے وہ اسٹیل نوکر تھی وہ مکمل شوکی مغلائی تھی سنوا۔ نے کہ جسے محفوظ رکھے رنگ
روپ کی تصرف کرتی تو وہ خوشی کے مارے بھول جاتی اور کسی بھی چیز پر ہاتھ پیرا
وخیرہ او سے افعام میں دیتی اور اکثر وہ مغلائی داہی بتا ہی قصہ کہانی اور
بعضی گیموں کی شان و شوکت کا حال اوسے سنا یا کرتی اس سبب سے
اوسکی طبیعت اور بگڑ گئی اور محفوظ لیکن اگر یہ شریر تھی لیکن پھر بھی کانٹون
کی رہنے والی بیوقوف تھی اوس مغلائی کی دم بازی میں ایسی آگئی کہ وہ ہر
کل سے اسے اوتھا تا بٹھاتی اوسی کل میٹھی تھی کئی بار اوسکے کہتے سے کبھی
نکال دیا کبھی سانپ اور کبھی بازگیر کا تماشا کروایا اور آپ پردے کی آستین
بیٹھی لیکن گھنٹوں کے لئے شہدے سانپ کا تماشا چھوڑ کر اوس پردے کی طرف
نگاہ کرتے اور تھوڑے بہت اوسکی چور یوں کی آواز سنتی اور دھوپ
اوس رخ پر ہوتی تو اوسکی صورت کی جھلک بھی دیکھ لیتے جب محفوظ نے
دو مہینے خوب کھا پایا تو روز زیادہ بد مزاج ہو گئی اور اکثر کھانے پینے کی
برائی کرتی کہ سیلو کو کتنی کہ نک پیسا کنو سیلو کو کتنی کہ مصالح کہ ہے کہیں کہیں
کہاں نہ ہو کہ سیلو کو کتنی کہ نک پیسا کنو سیلو کو کتنی کہ مصالح کہ ہے کہیں کہیں
کہاں نہ ہو کہ سیلو کو کتنی کہ نک پیسا کنو سیلو کو کتنی کہ مصالح کہ ہے کہیں کہیں

ایک ہی ٹھکانہ فتنی ہی کہ تیسرے چوتھے دن ایک ناکہانا پکانے والی بدلی جاتی
جب اولشدار کو لکھنوا آئے ہوئے چہ چہ گزر گئے تہ کھرمین ماکو خیر کے واسطے
حیرانی ہونے لگی اور کرامت علی ماو سکا چوٹا لڑکا اکثر چیزیں کھانے پینے کی مانگا
کر تا اولشدار کے بہرہ سے پر پلے اوسنے قرض وام سے کام چلایا آخر کانونو کو
خط بھیجا اوسنے محفوظین سے کہا کہ امانے خرچ مانگا ہی اور کچھ ضرر بھی دیکھیں
ہیں وہ بولی یہ سب جوٹ لکھا ہی اونکو خرچ کی کیا حاجت میرے ساتھ ڈیڑھ من
ماش اور پانچ من گیہوں اور دس سیر گڑ کھرمین و صرا تھا وہ کتنا کہاتی ہیں
کہ سب اوتھ گیا لیکن اصل مطلب تو یہ ہے کہ کسی بہانے سے منگا کر اپنے نواسہ
نواسی کو کھلا دین پلاوین اس عہد میں اولشدار کو نوکری میں بہت کام پڑنے
لگا صبح کو گھر سے نکلتا تو دوپہر کو آتا پھر کہا نا کہا کر جاتا تو چار گھنٹی ات گزرے
آتا اس سبب سے محفوظین گالیاں دیا کرتی کہ خدا اوس نکوڑے مائی سے کا
موتھ کا لاکرے نیسے عین یہاں لاکر اکیلا بھلا دیا وہ ہر چند سمجھتا نا کہ مجھے ہنسی
نہیں ملتی مگر وہ کاسیکو سنتی اسی عرصہ میں ایک بات اور بھی ہوئی کہ درج طرح کے
کھانے سے وہ بیمار پڑ گئی اولشدار بہتر سے حکیموں کا علاج کراتا لیکن پتہ پیری
سے کچھ فائدہ نہوتا دوا پینے کے وقت بھی بہت ناز و غمرہ کرتی کسی دو لکڑی
بتائی کسی کو کہتی زہر کھجور کھتی کہ یہ بہت گرم ہی بدن پہونک دے گی اور
کسی دو اکو سو بتائی کہ مجھے موافقت نہ کیے گی کہی کہی اولشدار مایوس
محبت کے اپنے ہاتھ سے دوا پیتا تو پچھلے چکے وہ مغلائی سے کہتی کہ یہ ہے
احق بن ناحق محبت کرتے ہیں میں تو نہ پونک اسی بہت کچھ کہتے ہیں

دو مہینے اور بھی گزر گئے بعد اس کے محفوظین نے یہ وتیرہ اختیار کیا کہ جب
 سیان گھڑین ہو تا تو مونہ پھلائے لیٹی رتی اور کبھی سیدی بات نکرتی
 اگر وہ کچھ کہتا تو بولتی کہ میں اپنی جان سے مری ہوں تبھیں اپنی پرتی ہو لیکن جب
 وہ باہر جاتا تو یہ پلنگ پر سے اٹھ بیٹھتی اور ماما سے یا مغلانی سے ہنسی
 خوشی کی باتیں کیا کرتی اور اکثر باتوں میں ایسا زور سے ٹٹھا مار کے
 ہنستی کہ ڈیوڑھی کے سیاہی بخوبی آواز سننے لیکن کسا مقدور تھا کہ اوشدار
 سے کچھ کہتا لیکن جب وہ آنکھ میں چلتی تو گھونگر دیا چھڑے یا بازب
 کی چھچھہا بہت مسکرا بعضے شبہ کرتے تھے کہ شاید اوشدار ذات کے بھلے آدمی
 نہیں ہیں شاید اپنے دیس میں کسی طوائف سے نکل چڑھا لیا ہے
 ایک مہینے کے صحیحے اوشدار نے رفتہ رفتہ معلوم کیا کہ یہ میرے سامنے
 نگاری سے بیازتی ہو تب تو اس اوجہ سپاہی کو بڑا غصہ آیا لاٹھی لیکر
 مارنے کو دوڑا محفوظین بولی سنو اوشدار تم مجھے اور کوئی نہ سمجھنا بہت
 ستاؤ گے تو زہر کھانوں گی پھر ابھی مشکین بندے ہوے بندی خانے
 کو جاؤ گے تمہاری ساری شیخی دم بھر میں نکل جاوے گی اگرچہ ہونٹ پر
 اوشدار نے اوسکو اوجہ وقت بہت بڑا بھلا کہا لیکن دل میں عزت
 کے خوف سے ڈر گیا ایک مہینہ اور بھی اسی معیبت سے کٹا اس کے بعد
 محفوظین نے ہر روز کہنا شروع کیا کہ مجھے گھر بھیج دو اور کئی خط چیکے
 اپنے باپ اور بھائی کے نام مغلانی کے معرفت لکھوا کر اس مضمون
 کے بھیجے کہ اوشدار نے یہاں لا کر مجھے بہت وق کیا اور ایسی معیبت

میں ہوں گا اگر اور دو ایک ہینے گذر بن گے تو تم میری جان سے صبر کرنا
 اوسکا باب اگر چہ پڑھا لکھا اور بہانہ دیدہ تھا لیکن نہ باموقوف اور نہ
 احمق محفوظ کی مانگے کہنے سے ایک بہت بڑا خطا شاوہ شکایت کا اور شاید
 کو لکھا کہ مجھے جیسا کہ تم نے مانا کیا ویسی سزا پائی یہاں روداد میں تمہاری
 مافی نالافتی سے لڑکی کا گذرہ نہیں اور گاہوں میں تم مستاتے ہو خیر اور یہی
 قسمت میں جو لکھا تھا سو ہوا اب بسطرح بن پڑے اسے جلد ہی بعد از
 اولشدار اس سے بہت وق تھا تب بھی اوسکی جدائی منطوق تھی لیکن
 ناچاری سے رخصت کیا روانگی سے ایک دن پہلے مغلائی جو دوسلی خدمت
 کرتی تھی رازدار رہنے لگی کہ مجھے تمہاری جدائی کا بڑا رنج ہے کیونکہ اپنی ناشانی پس
 دی جاوے جسکو دیکھا کوں اوسنے اچھے اچھے دو تین حورے کپڑے اور آٹھ سو روپے
 کا ایک بازو بند اور کئی من عمدہ چاول اور شکہ اور گھی اور مصالح وغیرہ
 کھانے پینے کی چیزیں اوسکے حوالے کیں اوسنے دعاؤں کے سب سے لیا اور
 اپنے گھر بھجوا دیا پھر دوسرے وقت موقع پاکر سو روپے کی سونے کی
 چنیا کئی اور دو سو روپے نقد اور پانچ اشرفیاں جو محفوظ نے مغلائی
 کی صلاح سے میان سے فخر کر جمع کیا تھا اوسکے صندوق میں سے نکال لیا
 اور وہ بھی پیکر کر اپنے گھر لے گیا اور دوسرے دن مغلائی اپنے گھر کو جا
 لگی تو محفوظ نے اوسکی جدائی میں روتی ہوئی پلاکی پر سوار ہو کر گھر کو علی باب
 وطن میں پوچھی روپیا اور اشرفی صندوق میں نہایا اپنے تو مغلائی پر غصہ
 کیا پھر یہ خیال کیا کہ وہ تو میری مشیر و دوست تھی

تھی ایسا نکرے گی شاید اور کوئی سے گیا یا اہ میں جس روز صندوق کھولا
تھا شاید سہرائی میں تھیلی چھوٹ گئی وطن میں پونچھا کہ مخفون ساس کو سہرا
گالیان دیا کرتی اور ہر روز اولشدار کو ساس کرتی اور اسکو کبھی کو بھڑا
کہتی کہ مخفی قصائی بنائی اپنا اولشدار کی ماکوٹرا نصف آتا یہاں تک کہ کبھی
کبھی اس سے لڑنے لگتی اولشدار کی مخفون میں رو دینی سے دین کو
بہر ایک گاؤں میں یہاں تھی بھابی کے آنے کی خبر سنکر نہ چہ جانے
کار اوہ کیا لیکن میان بھیجنے پر راضی نہ ہوا پھر بھی اس نے ہر طرح
میان کو ناراض کر کے جانے کے واسطے بہتیرے بہانے کیے اور جسطرح
بن پڑا اس سے رخصت ہائے کر نہر کو آئی اور بھابی کو دیکھ کر بہت
خوش ہوئی لیکن مخفون نے کئی باتیں ایسی کہیں کہ وہ اپنے آنے سے
پچھائی دین دن رہ کر جب پھر وہ اپنی سسرال کو گئی تو مخفون نے
لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ میری خند ایک بازو بند آٹھ روپے کا اور
ایک سونے کی چنپا کلی چڑانے لگی خدا او سکوت پڑ روزی نکرے اور یہ وہی چنپا
کلی تھی جو مغلانی نے لکھنؤ میں چڑائی تھی سو مخفون نے اپنے عیب چھپانے کو
واسطے مذکورہ الزام لگایا اتفاقاً اپنی سسرال میں جا کر کسی بیماری سے
مر گئی تو مخفون نے محلے کی عورتوں سے کہنا شروع کیا کہ جو کوئی سسرال
چڑا دے گا اسکو ایسی ہی حال ہو گا یہاں مخفون کا تو یہ حال ہوا آب الشہار
کا حال سنو کہ وہ بے نمازی آدمی تھا اور شرع کی باتوں پر بہت کم
چلتا اکیلے پردیس میں رہنے سے وہ تپہ ہو گیا اور ایک طوائف گھر

میں ڈال لی اوسنے اولشدار کو اتنا اپنے بس میں کر لیا کہ محفوظین کو بھول گیا
 برس کے بعد جب وہ اپنے گھر آیا طوائف کو بھی ساتھ لایا طوائف کے
 آسمانی محفوظین نے نتھہ اوتار ڈالی چھاتی کوئی سوختہ پیاسہ سر کے بال کھسکے
 سیکڑا کھینچ کر لڑی کا کرتہ کالی ہوس سی کی ازار پہن کر بیٹھی جو کوئی اولشدار کے
 آسمانی کی ادسکو مبارکبادی دیتا تو کہتی تھی میں انڈیوہ ہو گئی تم اوس طوائف
 کو مبارکی دو باوجود ان سب باتوں کے اولشدار نے اوسکی طرف کچھ
 دھیان نہ کیا اور نہ اوسکی خیر و عافیت پر بھی بلکہ بولا کہ لکھنؤ میں تم نے
 زہر کھانے پر مجھے دھمکایا تھا سو اب جب تمہارا دل چاہے کھاؤ اور
 طرح طرح کی مٹھائی جو لکھنؤ سے لایا تھا تمام گھر کو بانٹی لیکن محفوظین کو
 کچھ نہ دیا یہ دیکھ کر اولشدار کی ناکو افسوس آیا اور ایک طباق اپنے
 حصے میں سے چھپا کر محفوظین کو دیا اور اوسکی بہت تسلی اور دلاسا کیا
 دوسرے روز محفوظین وہ مٹھائی نکال کر کھا رہی تھی کہ آسمانی میں اولشدار
 آگیا دیکھتے ہی جھٹ طباق اوسکے سامنے سے اٹھالیا اور بولا کہ یہ مٹھا
 سڑی ہوئی ہے میں بدبو آتی ہو تمہارے کھانے کے لائق نہیں تم مت
 کھاؤ اب محفوظین پر مصیبت کے دن آئے لیکن جو پیدائشی شریر ہوتا
 ہو وہ غلابازی سے نہیں چوکتا وہ اپنی ساس کو ہمیشہ گالیاں دیکر کہتی کہ یہ مٹھا
 بڑھیا کے سکھانے پر جانے سے گھر میں آئی ہو اسی طرح چار برس گزر گئے
 طوائف کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اور محفوظین کے ایک لڑکی اور ایک لڑکا
 بیٹے کا نام شیر علی رکھا گیا اور بیٹی کا نام عمدہ رکھا کبھی کبھی شیر علی اپنی دادی

کے پاس پہنچ کر کہا ایتنا تو محفوظ ملے کہ جی بڑھیا کہیں زیر بندے دیوے اس سبب
 سے ہادی اوس کے نکو کو بھی اپنے ساتھ کچھ نکملائی اور نبلا کر اپنے پاس
 بٹھلائی اس شے سے کہ خدا نخواستہ کچھ نیکی بدی ہو تو مجھ پر ناحق الزام
 آوے اس سبب سے محفوظ ملے اور اولشہادہ دو نو پہنچنے کے ہمارے گھر
 میں نہ اس کے برابر پڑا پوتی کی قدر نہیں ہے جب عمدہ نو برس کی ہوئی
 تو ہادی کے بھتیجے اچھے چاولشہادہ کے گھر کی خرابیوں کی طرف نگاہ نہ کرتے
 بلکہ صرف اوس کے ہاتھی گھوڑے گھنے زیور کو دیکھ کر بڑا امیر اور خوش و خرم
 سمجھتے تھے اوصحون نے محفوظ ملے کے بھائی کی سونت اپنے بیٹے کی شادی کا
 پیغام بھیجا تو محفوظ ملے نے کئی حقے اور سرپوش اور عطر دان اور گلاس
 اور تحالی وغیرہ چاندی سونے کے برتن بھائی کے سامنے لا کر کہا کہ جسکے
 یہاں ایسا سامان ہو وہ ہمارے گھر بیانیے کے لائق ہے اور جسکے گھر چارل
 کی کھیتی اور ہزار پانسوں غلے کے سواے اور کچھ نہیں ہے میری بیٹی اون گھوڑوں
 کے یہاں نہیں جاسکتی اور جسکی تم اتنی تعریف کرتے ہو ویسے زیندار تو لکھنؤ
 میں اولشہادہ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہیں جب شیر علی پندرہ برس
 کا ہوا تو اوسکی شادی بڑی دھوم دھام تاج رنگ کے ساتھ ایک تحصیلدار
 کے یہاں ہو گئی اوسکے کچھ دن پیچھے اولشہادہ کی مانے انتقال کیا بعد اوسکے باوجود
 کی خھکی سے اولشہادہ کی نوکری جاتی رہی گھر کا سارا مال اسباب ہاتھی گھوڑا
 وغیرہ ضبط ہو گیا سپاہیوں نے محفوظ ملے کا زیور وٹ لیا اوس جلدی
 کی فوج کھسوت میں کسی سپاہی سفدور سے محفوظ ملے کی تھک چینی تو ہاک پستکی

اور سید ہی با سرنکل آئی اب ایک ایک پیسے کی گھڑی میں محتاجی آئی طہ امر
 انچہ وہ دنوں لڑکیوں کو لیکر رات کو کہیں نکل گئی ہر چند وہ جوڑا مانپا یا ایک بڑا
 محنت اور بہت رویوں سے طیار ہو اتھا اور تین چار مالی اور سکی دوستی میں
 لگے رہتے تھے اب ابھڑ گیا اور جا بجا سے مکان کی دیوار پر بوجھتا ہے حدیثی کے
 سبب تو کہ بڑی خوشامدی عورتیں جو محفوظین کے پاس آتی باقی تھیں
 نے آنا چھوڑ دیا اب گھر میں پانچ آدمی رہ گئے اولشدار اور محفوظین اور محمد داو
 شیر علی اور اوسکی بی بی جسکا نام فضیلت تھا لیکن اوقات بہت تنگی ترشی
 سے گذرتی اور جوگی روٹی بہت بڑی نعمت سمجھ کر کھاتے ان دنوں میں محفوظین
 نے اپنے دیوار کراست علی سے ایسی ایسی بدسلوکی کی کہ پاپار ہو کر وہ گھر سے
 نکل گیا جاتے جاتے لاہور میں اپنے ماموں کے پاس پونہ چارہ وہاں بڑا سو اگر
 تھا اور وہو ای ایک بیٹی کے اور کوئی آل اولاد نہ تھا وہ کراست علی سے بیاہ
 دی اور ساری جمع پونجی داماد کے نام لکھ کر آپ انتقال کر گیا اب عہدہ کی عمر
 زیادہ ہو گئی پاپاری سے ایک مفلس آدمی کے ساتھ ہوا رقی میں شادی کر دی
 رخصت کے وقت محفوظین نے عہدہ سے کہا کہ خبردار ساس نند اور میان سے بھی
 دب کر نہ مٹا اگر کوئی تجھے ایک بات کہے تو اس کے بے چارے کم نہ مٹنا شیر علی
 پڑھا ہوا تھا ایک کچھری میں تلو روپے چھینے کا ناشی ہو گیا لیکن کا تھون کی طرح
 نہ کری کہ اونی فارسی پڑھ لی تھی دین کا علم قرآن و حدیث جس سے آدمی نیک
 نصرت اور اچھے چال چلن کا ہوتا ہے کچھ نہیں پڑھا تھا اب وہ وقت آیا کہ محفوظین
 نے یہ بات اپنی ساس کو سنا یا تھا اور اولشدار نے اپنی ماکی بقیدی کی تھی اوسکی سزا

پادین شیر علی منشی ہوتے ہی بی بی کے واسطے کہنے لگا اور ہر کام میں پہلے
 فضیلت سے صلاح لیتا پیچھے کام کرنا فضیلت لئے سامن کو ایسا ستانا شروع
 کیا جسکی جہنمیں اوسہی سے گھر کا سارا کاروبار کراتی کام کرتے کرتے کتنا ہی تنگ
 جاتی تہا بھی وہ رحم نہ کرتی آٹا موٹا پستیا رولی میں سنیکتے وقت کہیں چٹی لگ جاتی
 تو ساس کی کینختی آتی اس مصیبت میں اوپر دو برس گزر گئے ایک دن محرم
 دو روٹیاں بھوکے گھر سے بھر کر کھا گئی اس پر فضیلت نے اتنی جوتیاں اوسکے
 سر پر لگائیں کہ جو اس بھوکے ہر چند اوسنے بھوکے سامنے ہاتھ جوڑے اور کہا
 تم یہ سمجھو کہ دو روٹیاں کسی فقیر کو خیرات میں دین لیکن اوسنے کچھ نہ سنا اور
 خوب پیٹا اولشدار نے جب یہ خبر سنی تو فضیلت سے لڑ کر کہنے لگا کہ شیر علی
 لکھنؤ سے آئے تو دیکھنا اگر تجھے طلاق نہ دلو اوں تو اپنی وارہی مندو اوٹو
 وہ بولی بہت اچھا جو تم سے ہو سکے سب کچھ کرنا جنبشی لکھنؤ سے آیا تو بی بی نے
 بابا پ کی طرح سے اوسے ایسا بد کر دیا کہ وہ اونکو دشمن سمجھنے لگا مہتموم ہر چند
 اوسکے روبرو رولی بیٹی اپنا حال بیان کیا اور کہا کہ بیٹا بڑھاپے کے وقت میری
 مٹی خراب نہ کرو اوسنے جواب دیا کہ فضیلت نے تمہیں جوتیاں ماریں تو تم اسی
 لائق ہو میں ہوتا تو اور بھی مارتا فضیلت نے اپنے سر کو کھلا بھیجا کہ دیکھو
 نے میں تو ننچوڑا بلکہ ہمارے واسطے تمہیں کو چھوڑ دیا اب تم نے جیسا قول کیا
 تھا داڑھی مندو اوڈا وہ توڑا او جیسا ہی تھا اوسی وقت نائی سے مندو اسنے
 لگا لیکن لوگوں نے اوسے روکا اور سمجھایا کہ نالائق عورت کے کہنے پر نجاؤ اور
 بھلا یہ تو کہو کہ تم نے اپنی ماسے کیا سلوک کیا تھا جو آج اپنی اولاد سے احید

کہتے ہو کئی دن کے پیچھے منشی دو تین خدمتگار ساتھ لیے ہوئے کسی بل کھیلون
 سیر کرنے کو چلنا جاتا تھا راہ میں اپنے باپ کو دیکھا کہ ایک شخص یکے بہانہ مزدوری
 میں کام کر رہا ہو دیکھتے ہی بولا کہ ہمارے گھر میں کھانے پینے کی کیا کمی ہوگی تم ضرور
 کر کے ہلکے بی نام کرتے ہو سنتے ہی باپ کو بڑا غصہ آیا اور نزاروں گالیوں اور سکو
 اور اوسکی بی بی فضیلت کو دینے لگا منشی کے ہاتھ میں ایک بڑا مضبوط پیر سے
 کا چابک تھا باپ کو بے تحاشا مارنے لگا اوسنے لپک کر منشی کا کلا بکڑا لیکن بیٹا
 زبردست جوان تھا اور باپ بوڑھا باپ کی وارہی نہ دے پکڑ کے کھینچتی تو
 ساری اوکھڑائی پھر دے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور کہا کہ مارو انوں گا
 آج تجھے جتنا چھوڑوں گا اور مونہ میں تھوک بھی دیا اس میں لوگوں نے اگر چھڑایا
 اور دونوں کو الگ کر دیا پھر منشی غصے میں بھرا ہوا اپنے گھر آیا اور ماسے کہا کہ
 نکل کتا ہمارے گھر سے باہر جا جیسے تیرا میان نا لائق ہو ویسے ہی تو بھی جیت
 لیکر اوسکے جھوٹے پکڑ کے باہر گھسیٹ لایا اور دروازے کے باہر کر کے کیوڑا
 بند کر لیا اور فضیلت سے کہا کہ خبردار یہ ڈانٹ کبھی ہمارے گھر میں گھسنے
 نہ اوسے اتفاقاً اوسکا باپ اولشزار بیمار تھا اور مر گیا اور تھوٹھن اپنے بہن
 کے گھر چلی گئی لیکن سب ابھی سے موافقت نہ ہوئی تو اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی جس کا
 نام عمدہ تھا آٹھ دن پیچھے پاشی میں ایسی لڑائی ہوئی ہاں سے بھی ٹکنا پڑا آخر
 کلی کلی بھیک مانگنے لگی اگر کبھی شیر علی کے محلے میں آئی تو وہ دیکھ کر لوگوں سے کہتا
 کہ یہ بیٹھیا اپنی نالائقی سے خراب ہو چکی اچھی چال ہوتی تو گھر میں کیا کمی ہے
 ہمارے یہاں تو دس پانچ بھائی ہر روز باسی پکی چوٹی بھٹک کر دے دیتے

ہمیں دال سڑ جاتی ہو تو گئے کے سامنے ڈال دیتے ہیں جس زمانے میں محفوظین کی یہ حالت تھی اونھیں دنوں اولشدار کا چھوٹا بھائی کرانت علی اپنی بی بی لیکر بیٹن چمکڑے مال اسباب سمیت بڑی دھوم دھام سے روڈ ولی میں داخل ہوا محفوظین کی یہ حالت دیکھ کر بہت رویا او سکی تسلی اور تسکین کر کے اسے گھر لے گیا اور اوسکا بڑا انا چھٹھرا اوتار کر اچھا نیا کپڑا پہنایا اور اپنی بی بی سے کہا کہ ان کو تم ہماری مالی جگہ پر سمجھو لیکن محفوظین کی زندگی پوری ہو چکی تھی ایسی بیمار ہوئی کہ کسی کو صیغے کا بھر و سانس نہ رہا تب شیر علی نے فضیلت کے سکھانے سے ناک کے سامنے آکر ہاتھ جوڑے کہ ہمارا قصور معاف کرو ہمارے گھر خانہ میں تو لوگ ہمارے موغہ میں کالکھہ لگاویں گے یا کو اپنی آل اور اولاد سے بڑی محبت ہو ہے محفوظین اوسکی عاجزی اور منت سماجت دیکھ کر اوس وقت سارا قصور بھول گئی رونے لگی اور شیر علی کو گلے سے لگایا لیکن کہا کہ فضیلت کے ساتھ میرا گزارہ مشکل ہو آخر بہت سمجھانے بچھانے کے بعد اوسکے ہم میں آگئی اور ڈولی پر سوار کر کے وہ اپنے گھر لے گیا دوسرے دن مغرب کے وقت بیماری کی حالت محفوظین کو بھوشی ہوئی اور آدمی رات کو دم نکل گیا فضیلت نے اپنے دل میں کہا کہ ابھی سے دو گون کو خبر کرو گئی تو مجھے ساری رات جاگنا پڑے گا یہ بات سچ کر اپنے بچہ کو نے پر جا کر چپکی سو رہی صبح بڑے اوتھہ کر اوسکی چار پائی کے پاس کھڑی ہو کر پکارا کہ آنا آنا جاگو تو جاگو تو اب نہاری بیسٹ کسی ہیچہ آتا کہا پھر چلا کر رونے لگی محلہ والیان آواز سن کر دوڑی آئیں تو اون کے رو بہ نصیحتہ ہاک سے اوتار کر دوڑ پھینک دی چوڑیاں ہاتھ کی پتھر سے توڑیں اور ہاٹے

اور پانی زور زور سے کھینچتا رہتا تھا۔ پھر پانی چھوٹ گیا اور وہ اپنا زمین پر سے
 دھارنے لگا بعد وہ نیٹے پٹے کے بندہ ہو کر لاکر کھن پہنکا اور شادی کی قبر کے

پاس میں دفن کر دیا۔

حاصل حکایت موم

از جو عورت اپنے شوہر کو تاراضی رکھتی ہو اور وہ سلوانیہ یا خوشحالی جو آخر کو فاسل
 ہوتی ہو اور سب لوگ اس کو لعنت مانا کرتے ہوں اور کسی کے نزدیک اس کی
 عزت اور توقیر نہیں رہتی اپنے بیگانے سب اس سے بیزار ہوتے ہوں اور
 اللہ کے غضب میں بھی گرفتار ہوتی ہو اس واسطے کہ عورت پر تابعداری اور
 اطاعت شوہر کی واجب ہے پس برعزت کو مناسب ہے کہ اپنے شوہر کو ہر طرح
 سے اپنی اور خوشنود رکھتی کہ دین اور دنیا دونوں کی بھلائی حاصل ہو۔
 حکایت سندیلے میں دو لڑکے بھائی تھے بڑے کا نام احمد اور چھوٹے کا نام
 محمود لڑکپن میں یہ دونوں کبھی نہ کھیلتے اور علم کا اتنا شوق کہ کچھ میں تل نہوتا
 تو کسی مسجد میں پرانے کے سہارے آدھی رات تک بیٹھ کر پڑھا کرتے جب ایک بیٹ
 برس اور دو سہرا سترہ برس کا ہوا تو آپس میں صلاح کر کے لگے کہ شادی کرنا خدا کا حکم
 ہوا اسکی بھی تلاش چاہیے محمود بولا میرے نزدیک عبادت بہتر ہے رتوں کے پہنڈے
 میں پڑنا تو بے نفع نہیں اتم نے کہا نیت اچھی ہو تو نکاح بھی عبادت ہو اور بے نیاز ہے کا
 دل جوانی میں ٹھکانے نہیں رہتا آدمی اکثر گناہ میں پھنس جاتا ہے محمود بولا آپ
 نسخ فرمایا لیکن بڑی عورت سے سابقہ پڑے تو ساری عمر کی مصیبت ہے

اور نیک عورت کا لونا بہت مشکل احمد نے کہا کہ عورت کی بڑائی سب تین طرح ہے
 ایک وہ جو پیدائشی شہریر ہو اور سکا علاج کچھ نہیں خدا اس سے بچا دے اگر اتفاقاً
 ایسی عورت سے کام پڑے تو سوائے طلاق کے اور کوئی صورت بچاؤ کی
 نہیں دوسری وہ عورت جس کے بابا باپ بھائی اور میان بھی جاہل و کمبخت
 درست نہیں ہو سکتی تیسری وہ عورت جو باپ کی جہالت سے بے تعلیم اور
 تربیت رہی ہو پھر اگر کسی پڑھے لکھے دیندار سے اس کی شادی ہوئی تو وہ
 اس کی تعلیم اور تربیت کرتا ہی اور اپنے مزاج کو اس کے سامنے ایسا رکھتا ہے
 کہ نہ بہت عورت کا سار پایا جاوے اور نہ بہت بے پردائی ظاہر ہو ہمیشہ
 پہلے بڑے کام اس کو تبتلاتا رہتا ہی اگر کچھ قصور کرے تو لوگوں سے چھپا کر اس کی
 سزا کرے جس میں وہ ڈرے اور لوگوں کے سامنے بے عزت بھی نہ ہو خصوصاً نکاح
 باتیں بہت اچھی طرح سمجھاوے پہلی بات ہمیشہ نماز روزے پرست قدر
 اور سدا کام چھوڑ کر اول وقت نماز پڑھ لیا کرے دوسری بات میان
 کی تابعداری کرے اور ساس شہسوار کا بخوبی ادب رکھے اور کبھی کسی بات میں
 ان کا مقابلہ نہ کرے ہاں اگر خلاف شرع یہ لوگ کچھ کہیں تو البتہ کہا نہ مانے تیسری
 بات اپنی ساس اور شہسوار پر تندرہ اور دیو را در چٹھہ اور اون کے لڑکوں
 کی میان سے چٹلی نہ کہاوے غیبت نہ کرے بلکہ ہمیشہ اپنے میان سے اون کا عیب
 چھپا کرے چوتھی بات کبھی کسی کو کسی طرح پر گانی نہ کرے اور نہ گوسے طعنہ
 تشنیع کی بات مومنہ سے نہ کہے بلکہ سب سے نرم بات کو کہہ کر اپنے
 جاننے والی عورتوں کی خاطر داری کرے پانچویں بات ہندوستان

میں جو رسم کر کے عورتیں دیو رسے اور مامون خالہ چچا بچہ بھی گئے بیٹوں سے پردہ
 نہیں کرتیں سو ان سبھوں سے بلکہ سارے نامہ مہمون سے ہمیشہ پردہ کہتے اور
 میان کو چاہیے کہ عورت کی ظاہری خوبصورتی پر عاشق نہ بلکہ اس کی اچھی
 خصلتوں کی تعریف اور مجرب عادتوں کی مذمت کرے سنوار سنگار کے
 وقت وہ بھلی لگے تو اس کے سامنے ہنس نہ پڑے بلکہ اپنے تئیں ایسا رکھے
 کہ جسمیں عورت یہ سمجھے کہ ان کے نزدیک گناہ اور بے گناہ برابر ہیں اور سنگار اور
 میلہ کپڑے یکساں ہیں جب کبھی اس کو اچھا کام کرتے دیکھے یا اس کے اچھے
 کام کی خبر یادے تو تھوڑی سے تعریف کر دے جسمیں اس کا دل بڑھنے لگیں
 بہت تعریف بھی نہ کرے کہ مغرور ہو جاوے جو میان اپنی عورت کو بریں
 دو برس اسی طرح تعلیم کرتا رہا کہ عورت نیک بخت ہو جاوے پھر
 میان کی ساری عمر آرام سے گئے گی محمود بولا جو کہ آپ نے فرمایا ساری برائی
 میں اپنی تماشادیکھتا ہوں کہ اکثر عورتیں اپنی نادانی اور ماباپ کی موبالت اور
 میان کے بے علم ہونے سے خراب ہوتی ہیں جاں مرد کا یہ قاعدہ ہے کہ عورت
 کا پرہیز اور اس کا اختیار شروع میں بہت بڑھا دیتا ہے جو کہ بی بی نے کان
 میں چپکے سے کہہ دیا سب سچ جانتا ہے پھر سب بی بی نے اسے سنوار میان کو
 اپنے بس میں کر لیا تو چاہتی ہے کہ ان میں گھر کی مالک بنوں جس قدر میان کہا وہ
 باز میں یا معافی ہو سب میرے قبضے میں آجاوے اگر میں ساس کو کہہ باتھاؤں
 کے دونوں تو احسان مند ہو کے لیے لیوے اور میری تابعداری کرے گھر میں
 میری حکمت ہے پھر اگر کبھی میان اپنی سسرال گیا تو ساس بھی اس کی

بہکاتی ہو ایسی حالت میں دو تین گھروں کا یہ انجام دیکھا کہ دن رات لڑائی
 رہتی تو ایسے گھر میں سانس ہو کو میں نے کبھی آرام سے نہیں دیکھا باوجودیکہ
 اس گھر میں کھانے پینے کی کچھ کمی نہیں لیکن اس گھر کی ساری نعمتیں
 مٹی زمین پھر لڑائی جھگڑے میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سانس یا ہتھوڑوں یا
 سرے اور جو لوگ نہ گنوار اور محض احمق ہیں باوجودیکہ ساری عمر مصیبت
 میں رہتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے کہ اس مصیبت کا سبب کیا ہے اور اگر کوئی حال
 پوچھے تو یہی جواب دیتے ہیں کہ ہمارے باپ بڑے غصہ ور ہیں یا ہماری بہنیں
 لڑا کرتی ہیں یا ہمارا بھائی دشمن ہے یا عورت ہماری کہنے میں نہیں ہے غرض ہر شخص
 ایک ایک بات کہہ دیتا ہے دوسروں کو الزام لگاتا ہے اور یہ کوئی نہیں کہتا کہ
 ہمارے بی بی کے رکھنے کا قاعدہ نہیں آتا اس سبب سے گھر کی تباہی ہو رہی
 ہے ایسے مرد و نکو نیک بلکہ نیل سے بھی بدتر کہنا چاہیے پھر چاروں وہ مٹی یا قاضی
 یا مولوی کہلاتے ہوں یا ناظر اور سررشتہ دار یا تحصیلدار یا جہدار یا کوتوال یا مال
 یا چکارے دار یا شخص صاحب کہلاتے ہوں یا میر صاحب یا خاں صاحب یا مرزا صاحب
 یا قند والی صاحب خواہ زمیندار یا معافی دار یا چودہری صاحب ہوں یا سپہی صاحب
 یا شاہی صاحب ہوں اور اگر ایسے نالائقوں کو جو عورت کو اپنے پس میں نہیں کر
 سکتے کوئی شخص چڑھا یا زنا نہ کہے تو بچائی اور محبت تعجب آتا ہے اور بغیر توں سے جو منہ
 پر ڈاڑھی مونہہ لگا کے ٹوٹوں کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم عورت سے ناچار ہیں اور ہم
 تو بہت چاہتے ہیں لیکن بی بی نہیں مانتی اتنی بات کہہ کر پھر محمود نے کہا کہ جہاں آپ
 سے نزدیک مناسب ہوا وہ سبھی تہہ کیچھے احمد نے بہت بڑی تلاش اور دریافت

کے بعد برادری میں دو جگہ شادی کا پیغام دیا اور عیسا کر چار بیٹے آئے اور سب بیٹوں کی دعا مانگی چند روزوں کے بعد نکاح مختار ہو لیکن لڑکیوں کے بچے باپ پر بے بس نہ آتے تھے اگرچہ فارسی کاتھون کی طرح دینا کمانے کے واسطے بہت کچھ بڑھی تھی لیکن قرآن و حدیث نہانتے تھے کہنے لگے کہ ناچ اور آتش بازی اور رزم رسوم کا ہونا بہت ضروری اور اگر تم جانتے کہ احمد و محمود باپ کا نام ڈبو کر ختم کیا دار ہو تو کاہے کو نانا کرتے محمود نے احمد سے کہا کہ اب اس مقدس میں آپ کیا فرماتے ہیں وہ بولا کہ میرے نزدیک شادی موقوف رہے تو بہتر لیکن رسموں کا ہونا بہت بُرا بعد اس کے احمد نے کئی آدمیوں کو دریاں میں ڈال کر لڑکیوں کے باپ کو سمجھایا اور ایک مہینے تک اسی کی گفتگو رہی لیکن انہوں نے سرگرمی نمانا اور بالکل انکار کیا اور بولے کہ یہ غیر محتاج میں کر لڑکی کو یون ہی نکاح پر جا کر حوا کی برائی ہم تو ڈنکا بجا کر بیاہیں گے محمود بولا ہماری برادری ساری جاہل ہیں یہ لوگ سرگرمی غامضین کے اسلئے مناسب ہو تو آپ انکا کہنا مان لیجیے مملوک ہمیشہ ہزارا گناہ کرتے ہیں ایک دن کے واسطے ایک گناہ یہ بھی سہی نکاح کے بعد ہم دونوں آدمی توبہ کر لیوں گے اور آئندہ سے پرہیزگاری اختیار کر شکے احمد کو اس بیہودہ بات پر بڑا غصہ آیا لیکن عقلمند تھا جانا کہ غصہ کرنے سے دوسرا آدمی کم ہمت ہو جائے گا سے زیادہ سمجھتا ہے اسلئے اسنے اپنا غصہ ضبط کیا اور آہستہ سے کہا کہ اگر ہم برات میں ناچ دیکھنے کے وقت چراوین تو کہو کہ ہمارے بدلے کون توبہ کر دے گا محمود اس بات سے جواب ہو کر چپکا ہو رہا پھر احمد نے کہا کہ تم یہ سمجھ کر بیرون ایک دن کا گناہ ہو بلکہ اسے توبہ برس کے گناہ کرنے سے بھی زیادہ سمجھو اسلئے کہ

لے ہم عین زینت دار ہیں

۱۰ تینا سب جتنی رہیں جا رہی ہوئیں سب اسی طرح سے کہ ایک سے دو جس نے دیکھا اور دوسرے سے تیسرے نے سوچنے لوگ ہا جاو دیکھ کر کہیں گے اگناہ اولن کو تو ہو گا لیکن سب لوگوں کا گناہ ملا کہ ہمارے تاہم کا ہا جاو گا اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ بستی کے سارے لوگ جھکو اور ٹھکو دین وار سمجھتے ہیں اور کیا تم نے فتح علی کی بات نہیں سنی جب وہ کہہ رہا تھا کہ غلام نہ مینا بھی بھی بہت پڑھے اور غلام نے فاضل اور غلام نے بڑے غازی تھے لیکن سمجھون نے اپنی اپنی شادیوں میں رسم رسوم بخوبی ادا کی اگر وہ بڑی بات سمجھتے تو کاہے کو کرتے اسی طرح جتنے لوگ ہیں اور تہین دیکھیں گے کہیں کہ احمد اور محمود بھی پڑھے تھے اور سمجھون نے بھی ایسا کیا پھر جتنے لوگ ہنگ کہ گمراہ ہوں گے سب کا گناہ ہم پراور تم پر پڑے گا پھر چند دنہ کہ کا یہ تو آخرت کا گناہ ہوا اب دنیا کی مصیبت کا حال سنو کہ جس کام کی بڑ بڑی ہوا و کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا بھلا کبھی کسی نے بول کا بیج بو کر آم کہا یا جو اسی طرح جب پہلے پہل شادی میں سارے بڑے کام ہوئے تو اوسکی بے بکئی گھڑیں ایسی اثر کرتی ہو کہ چند روزوں کے بعد لڑائی جھگڑا پھیلتا ہے اور وہ عورت کبھی میان کی تابعدار نہیں ہوتی اور اس رسم کے گناہ سے مرد کا دل بھی سیاہ ہو جاتا ہے کہ عورت کے رکھنے کا قاعدہ اوسکو نہیں چھوڑنا تھا وہ بول اصل شادی تو نکاح ہے تو ہو سکتا ہے کہ عین نکاح کے وقت کنگنا کھولا جاوے لال کپڑے اوٹارے جاوے ناچ ہونا تقارے کا پہنا گیت گانا سب ہو تو نہ کرو یا جاوے یہ فرمائیے کہ اس میں تو بے بکئی ہوگی اتھو نے

کہا تمکو معلوم ہو کہ روزہ رکھنے کا کیا طریقہ ہو وہ بولا کہ ثواب کے واسطے صبح صادق کی قیامت سے شام تک کھانا پینا سو قوف رکھے یہی روزہ ہے اس پر احمد نے کہا کہ اگر کوئی سحر گئی کے وقت سوز کا گوشت کھا کے اور پے شراب پی لیوے اس نیت سے کہ روزہ رکھنے کی طاقت آوے پھر تمام دن روزہ رکھے اور شام کے وقت گانچ یا بھنگ یا چرس یا حقہ سے افطار کرے تو کیا تم اس پر رکتے ہو کہ اس کا روزہ قبول ہو گا محمود بولا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایسے روزہ سے تو نہ کھنا بہتر ہے تب احمد نے کہا کہ ناچ یا بجے کے ساتھ شادی کا یہی حال ہو اگرچہ نکاح کے وقت کچھ بُری بات ہو اور لال کپڑے بھی اوتارے جاویں لیکن نکاح کے پہلے اور پیچھے جتنے بُرے کام ہوتے ہیں وہ نکاح کو نفع کرتے ہیں اور اصل نکاح ایسا بے برکت ہو جاتا ہے جیسے بے جان آدمی کی لاش کہ دیکھنے میں ہاتھ پاؤں ناک کان سب درست ہیں لیکن اصل چیز جو جان زدہ آدمین نہیں محمود بولا آپ نے سب سے فرمایا میں ایسی سمجھتا ہوں کہ تاہوں انشا اللہ تعالیٰ خلاف شرع باتیں ایک بھی نہ کرنے دوں گا چاہے نکاح ہو چاہے نہ ہو و دون بھائیوں کے نکاح کی تاریخ پہلے مقرر ہو چکی تھی لیکن رسم رسوم کی تکرار سے دون بھائی چپکے ہو گئے اپنے گھر بیٹھ رہے عین نکاح کے دن ٹر کیوں کے باپ گھبرائے کہ برات نہ آنے کا کیا سبب ہوا ایک شخص جو احمد کے پاس اکثر جایا کرتا تھا بولا کہ ہنسے تو تم سے صبح ہی کے وقت کہہ دیا تھا کہ برات نہ آوے گی لیکن تم نے ہمارا کھانا مانا بے فائدہ دوسرے دن آگیا کوڑا لا آخر دوسرے دن سسرال والوں نے کئی آدمیوں کو بھیجا تھا

کو مجباً یا کہ جیسا تم کہو ہمیں منظور ہے احمد نے کہا کہ اس ہفتے میں ہر روز تمہارا
گھر ڈھول بجاتی اور بہت سی واہیات زمین ہونے آج سے سب موقوف کر دے گی
جمعرات کو شام کی وقت چار پانچ آدمیوں کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ہم
آویں گے اور تم بہت سا کھانا مت پکوانا لیکن ایک بات اپنے دل میں ابھی
طرح سوچ بچار کر سمجھ کر کہو کہ اب اس سات دن کے اندر تمہارے یہاں کسی
سیا کام کی جگہ خبر ملی تو ہمارے آنے کی امید نہ رکھنا چونکہ دونوں بھائی اپنے دل
کے بڑے لگے تھے اور خدا کی راہ میں مضبوطا سیلے خدا کی طرف سے اون کی
ایسی مدد ہوئی کہ سسرال والے ڈر گئے لیکن احمد کے سسر نے غلین اپنی
بی بی کے پاس جا کر سارا حال بیان کیا تو وہ رونے لگی اور بولی کہ اسکا
عذاب تمہاری گردن پر ہو گا کہ جان بوجھ کر لڑکی کو ڈوبو دیا خدا کسی ٹپ سے
لکھے سے پالانہ ڈالے گا میں تو سمجھتی تھی کہ مولوی لوگ بڑے سیدھے ہوتے ہیں مگر
تو تمہارے چچا نے جھوٹ موٹ اور سلی نیک بختی اور بھلہ سناسنت بیان کر کے دغا
دی لائے پیچھے دونوں شخصوں کی سسرال والوں نے ساری زمین گھر سے
موقوف کر دیں لیکن عورتوں نے البتہ چھپا کر کئی زمینیں ادا کیں پھر اگلی جمعرات
کو چار پانچ آدمیوں کے ساتھ دونوں بھائی پہلے وہاں گئے جس گھر میں
احمد کی شاہی شہری تھی پھر رات گزرے احمد نے کہا کہ نکاح میں جلدی
کر دو کہ اس سے فراغت کے بعد آج ہی محمود کا بھی نکاح ہی قاضی نے دریا
کر کے احمد سے کہا کہ پانسو روپے کا ہر مقرر ہو گا وہ بولا مجھے اس قدر مقدور
نہیں ستر روپے نقد البتہ میرے پاس موجود ہیں اوہ زمین سے چھپس روپے

اپنے مہر میں دسے سکنا ہون اور پچیس روپے معمول کے مہر میں اور باقی
 اور کئی کاموں کے واسطے رکھا ہی سو پچیس روپے حاضر ہیں کن ہو
 نکاح پر حدود و تعینوں نے کہا جب مہر ادا کر دیا تو چھ لڑکی کا تم پر کیا حق
 رہ گیا وہ بولا مہر جدا حق ہی اور ساری عمر کا کھانا کپڑا اور سب طرح کی
 خبر گیری جدا حق ہی ایک احمق بول اٹھا کہ یا نسو مہر کی کیا حقیقت
 لوگ تو لاکھوں روپے کا بندھو اسے میں اور مہر لیا کچھ دینا پڑتا ہو اور
 ہماری بستی میں مہر لینے اور دینے کا کہاں دستور ہے قولاً حدیث میں یا
 ہی کہ جسکی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ حیدر مرہٹہ کا حرام کار مرہٹہ کا دوسرا
 کوئی بیوقوف بول اٹھا کہ اشراقون کو تم نے کیسی دیکھا ہی کہ نکاح ہوتے
 ہی مہر حوائے کر دین احمد نے کہا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نکاح بی بی فاطمہ کے
 ساتھ ہوا تو ان کے پاس اس وقت مہر ادا کرنے کو کچھ نقد موجود نہ تھا پہلے
 حضرت علی نے اپنا مال بیچ کر مہر ادا کیا اس پر ایک تیسرا لڑکا بولا کہ اس رات
 میں شہر بے پر کون چلتا ہی احمد کو یہ بات جہالت کی بہت بڑی لگی اس کو حق
 سمجھ کر کچھ جواب نہ دیا لیکن احمد کے ایک ساتھی نے جواب دیا کہ جب تم نے شہر
 کو بالکل چھوڑ ہی دیا تو نکاح پڑھانا بھی کیا ضرور ہو لڑکی کو یوں ہی حوالے
 کیونکہ نہیں کر دیتے احمد نے یہ بات سُن کر اپنے ساتھی کو روکا کہ ایسی بات
 مست کہو جاہلون کے ساتھ تم بھی جاہل مت بنو ایک شخص نے کہا کہ تم مار
 یہاں معافی میں دو ستور روپے سال کی آمدنی ہی یا نسو روپے کا ادا کرنا
 کیا مشکل احمد نے کہا کہ آمدنی ہی تو خرچ بھی ہی اگر میں بہت کفایت سے خرچ

کروں تیب ہو چاس روپے سال سے زیادہ نہاد اگر سکون کا اس موت
 میں پانسدہ سہ ادا ہوئے کوئٹہ میں چاس روپے سو بھیجے بے ضرورت اپنے
 دے قمر من منظور نہیں موت سر پر کھڑی ہو ایک گنوار بولا کہ تمہیں میری
 کہو تو ہم لوگ دل دل پانچ پانچ روپے ملا کر جمع کر دین وہ بولا کہ بھیک مانگ
 کر بھیجے نکاح پڑھا منظور نہیں ایک شخص جو لڑکی کا مامون تھا بولا کہ تم خاطر
 جمعی سے نکاح پڑھا لو میں تم کو مہر معات کر دوں گا احمد نے کہا اللہ تعالیٰ
 نے قرآن میں مردوں کا درجہ عورتوں سے بڑا فرمایا میری طبیعت یہ ہے
 کہ عورت کی بخشش قبول کروں اور جیسے تم بخشائے گا اقرار کرتے ہو تو
 کیون نہیں کرتے کہ اسی وقت گھنا دو پہلے زیادہ مہر باندھنا پھر بھیجے سے بخشو اب ہم
 کیا فائدہ غرض وہ چار گھڑی تک اسی کی بحث رہی اس درمیان میں بعضے جاں لڑنے
 بھی مستعد ہوئے لیکن احمد ایسی نرمی اور آہستگی اور عقلندی سے لوگوں کو سمجھا
 کر بولتا تھا کہ کچھ لڑائی نہو نے پائی آخر گھٹتے گھٹتے تنور روپے مہر کے مانگے احمد نے کہا
 میرے کوئی سے پچاس روپے نکلے اب چھپتیس کی امید مت رکھو آگے تمہیں اختیار
 اس پر لڑکی کا باپ قسم کھا گیا کہ اس سے ہرگز کم نہو گا تب احمد اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے
 ساتھیوں سے کہا کہ چلو میان مبارک کے گھر محمود کا نکاح ہو مبارک پہلے ہی کسی نے کہا
 تھا کہ میری تکرار سے احمد کا نکاح نہیں ہوا اور اب تمہارے بیان آتے ہیں پھر جب احمد
 وہاں پہنچا تو مبارک نے قاضی سے کہا کہ چھپتیس روپے مہر پر میری لڑکی کا نکاح محمود
 کے ساتھ ہو وادہی وقت نکاح ہو گیا لوگوں نے مبارک کی دی سیج کو بعضی
 عورتوں نے کہا کہ وہ لڑکی کو گھر میں آنا چاہیے محمود نے انکار کیا کسی نے محمود سے

پوچھا کہ لال کپڑا پہنا تو منع ہو لیکن تم نے سفید جامة سے کیوں انکار کیا وہ
 بولا کہ ہندوستان کے اگلے راجہ لوگوں کا پہنا دیا یہی جامہ ہے پھر سبکا بیاہ ہوتا تھا
 اور اسکو وہ لوگ خوشی سکے مارے کہتے تھے کہ یہ اڑھائی دن کا راجہ ہی ایسے اسکو
 جامہ پہناتے تھے وہی چال کہیں کہیں آج تک جاری ہے بعد اسکے ہندوستان
 کے نادان مسلمانوں نے بھی وہی پہنا دیا وہ لٹاکے واسطے پسند کیا اور اسکو
 بادشاہ ٹھہرا کر اسکے رنگین کپڑے کا نام شہانہ رکھا (شہانہ کے معنی بادشاہ کے
 لائق) پھر اسکا ایک وزیر بنایا اسکا نام شہباز رکھا سو وہ دولٹا بادشاہ تو
 نہیں ہو سکتا مگر بند رکاتا شایا بھان متی کا سوا لگ البتہ ہو سکتا ہے ایسے بڑے
 کو اگر کوئی شخص دیوانہ یا سٹری سوداچی کہے تو بچا ہے لیکن جس عیب میں ہزاروں
 آدمی گرفتار ہوں پھر اس عیب کو بڑا نہیں سمجھتے بعد اسکے دولٹن اپنے
 سیکے سے بدابو کر محمود کے گھر آئی دوسرے روز احمد کی سسرال آئی
 نے کئی آدمی منائے کو بھیجے اور کہا کہ تم آؤ اور تمہاری مرضی ہو تو پانچ روپے
 کا ہر ہو سکتا ہے اور لڑکی کے باپ کو تو کچھ کہیں انٹھو زنتھا لیکن بعضے لوگ
 برادری کے چودل میں دشمنی رکھتے ہیں اور ظاہر میں دوست اعلیٰ بکارتے دے دے
 کھا گیا تھا اور ان لوگوں کا مطلب تھا کہ کسی طرح بات بگڑ جاوے تو انکی منسی ہو
 احمد بولا یہ بات اسی وقت میں اپنے دل میں سمجھ گیا تھا لیکن میرے ہونے کا موقع
 نہ تھا کہ کہہ سکتا اور حیب آدمی کو اپنے بھلے بھسے کی خبر اور دوست دشمن کی پہچان
 ہوتو اسکو سمجھنا بھی حاصل ہے پھر احمد نے کہا کہ مجھ دن کے بعد مہجرت کی تمام
 کو انشاء اللہ میں آؤں گا پھر مجھ دن کے بعد وہاں گیا اور یہاں لایا لیکن

احمد اور محمود کی ساس بیاہ کے بعد کئی دن تک رویا کین اور اکثر اپنے محلے والوں سے
 کہا کرتی کہ کس الفت سے میں نے لڑکی پالی پرورش کی لیکن ایسے منونی سے
 کام پڑا کہ کوئی بات حسب حوصلے کہنے پائی میں یہ سمجھتی ہوں کہ لڑکی دُوب
 گئی عورتوں نے سمجھا یا کہ قسمت کا جو بڑا تھا سو ہوا اب تم بہت رنج و گمراہی
 نکاح کے بعد ولیمہ کا کھانا پکا کر دوست آشنا فقیر فقرا کو بلا کر کھلایا انہی کے
 کئی دن پیچھے محمود نے کہا کہ اب دونوں عورتوں کا نام بدلنا چاہیے اس واسطے
 کہ پہلے نام اچھے نہیں ہیں احمد کی بی بی کا نام گھسیٹی تھا اور محمود کی بی بی کا نام
 سمجھتی اب بڑی کا نام کافیہ رکھا گیا اور چھوٹی شافیہ سمجھو دونوں بھائی اس
 بات پر مستعد ہو گئے کہ انھیں تعلیم کرنا چاہیے لیکن احمد کے بابا پہلے انتقال
 کر چکے تھے ایک بڑی بہن التبتہ تھی جو اپنے میان سے دو چھینے کی رخصت لیکر
 بھائیوں کی شادی میں آئی تھی بھائی کے کہنے سے اس نے سب سے پہلے تو دونوں
 کو نماز سکھائی اوس کے بعد الفت بے پڑھائی اور کھانا پکانا اور سینا اور ساڑے
 کام کرنا کافیہ اور شافیہ کو پہلے سے آتا تھا کچھ دن بھیجے بہن تو انہی سسرال علی
 گئی اب وہ دونوں مل کر صبح شام گھر کا کام کرتی اور دوپہر کے وقت احمد اور
 محمود جیسے جیسے مکان میں کافیہ اور شافیہ کو قرآن پڑھاتے اور انہی اچھی
 باتیں سکھاتے اگرچہ یہ دونوں لڑکیاں انجے بابا کے گھر میں محض بد مزاج
 تھیں لیکن اصل انکی طبیعت میں شہادت تھی اپنی ماں بہن کی صحبت میں
 خراب ہو رہی تھیں اب برس روز سسرال میں رہ کر ایسی عاری نیک
 بن گئیں اور محنتی ہو گئیں کہ میری بات سے دور بھاگتیں چھوٹا بولنے والے بھائی

کہیں بالکل چھوڑ دیا جو کوئی بڑی بوڑھی عورت اولیٰ کے لئے کو آتی اور سکا بہت
 ادھاکرتی جب وہ کہہ کر پوچھتی تو جواب نہیں دیتیں تو اوہ کے ساتھ چپ بیٹھی
 تھیں اور جب تک وہ بیٹھی رہتی اور ٹھکڑا لیں نہ جاتیں اور اگر کوئی سمجھتی تھی
 کو آتی تو ہنسی شہسکی بات کسی سے نہ کرتی کسی کے میان کا حال نہ پوچھتی
 اور جو باتیں شرم کی ہیں اگر کوئی عورت اولیٰ سے پوچھتی تو چپ ہوتی تھیں کوئی
 عورت کسی کی غیبت کرتی تو اوہ سے سمجھتی تھیں کہ یہ کتنا ہر سال بعد کے بعد شافیر
 کے گھر سے ڈولی آئی محمود نے خدمت کیا کہ جاؤ ایک مہینا مانہن کو دیکھو او
 جب وہ اپنے سیکے آئی تو ایک قرآن اور ایک جاننا زبھی ساتھ لائی تھیں
 لکھو یہ خیال تھا کہ دیکھیے شافیر پر وہاں کیا کیا مصیبت گذری ہو رہ کر حال
 پوچھنے لگی شافیر نے سچ سچ بتایا کہ بہت تھمتہ تھمتہ اسی طرح اپنا حال بیان کیا
 کہ مان ٹھنک رہت خوش ہوئی اور جانا کہ وہاں بہت آرام سے رہی کو یہ تکلیف
 نہیں اور تھائی اور کسی پوچھی ساتھ بیٹھی تھی بولی کہ دشمنوں نے یہ جبر اور تھائی
 تھی کہ محمود پہلے شافیر کو نماز پڑھا دین کے پھر وہ نہ پڑھ سکے گی تو تلو اور سے او
 گلا کاٹ ڈالیں گے دس بارہ ولی کے عرصہ میں مریم کلثوم آسیہ آمنہ شافیر
 کی چچی اور پوچھی اور خالہ کی بیٹیاں جو سب اوہ کی بیوی تھیں لئے کو آئیں
 ہ اوہ سب سے بہت اچھی طرح ملی لیکر جب کسی نے میان کا کہہ مال
 یا اور کوئی شرم کی بات پوچھی تو چکی ہو رہی ایک روز رانی برسے لگا تو حرم
 نے کہا کہ میں "قبضہ نیم پھولا پڑا ہی چلو جو ملین اور گرت گلوین آمنہ بولی
 چہہ سینے ہوئے میں نے ایک بہت اچھی دھوکہ مند بھائی تھی لیکن آج تک

کسی کا بیاہ نہیں بھلا کہ میں کتنی بجاتی اور میں تو دوقین گیت بھول بھی گئی ہوں
 لیکن شافیہ تو بڑی ہوشیار ہے نہ بھولی ہوگی وہ بولی شکر خدا کا کہ گانے کے
 بدلے میں قرآن کا پڑھنا نصیب ہوا اور نون جہان میں اس کا بھلا ہو
 جس نے ہمارے گانے سے توبہ کر لیا یہ شکر شافیہ کی بھابھی بولی کہ اللہ تبارک و
 تکریم تو کیا ہوتا ہے سو کہ اگر کہیں بیٹو دو پہر بیٹھ کر گایا کرتی تھیں شافیہ نے اس
 بات کا کچھ جواب نہ دیا چکی ہو رہی ایک روز آمنہ کہنے لگی کہ کیوں ہیں تم اپنے
 میان اور بیٹیہ اور چٹھانی کی تعریف تو بہت کرتی ہو لیکن یہ بتاؤ کہ ان کو
 نے تمہیں کیا دیا تمہارے پاس تو سو اے ایک جگنو اور نوں بالیوں کے
 اور لکلی میں چھلکا تک نہیں سونہ بھی نہ ہر کامی میان تمہیں چاہتا تو گنا کیوں
 نہ کر دیتا اور ان کو تو اتنا مقدور ہے کہ تلو دو سو روپے کا زور بڑا دے سکتے
 ہیں شافیہ بولی کہ افسوس تم نے اچھی باتوں کی قدر کیجئے بھائی اور تم پر کیا جن
 کر کیوں کو کوئی سکھانے والا ہو وہ بھاریاں کہاں سے جاتیں گی اور تمہارا
 حال ایسا ہی جیسا ان لڑکیوں کا جو ساتھ بلکہ گڑیاں کسیتی تھیں آئندہ
 ان کا قصہ ہو تو میں جانو شافیہ بولی بنارس میں سات لڑکیاں بھولی آئیں
 میں انہی محبت رکھتی اور ہمیشہ گڑیاں کھیلا کرتی کوئی گڈے کی اڑا رہی تھی
 کوئی دو پہر کوئی اور میں گونہ لگاتی اور کوئی کشیدہ کارہ کے اسکی بڑی بڑی
 آنکھیں بناتی کوئی رائے کا گنا اور پتی پٹکا کر کاہار جوتی پہنتی اور کبھی ایک
 لڑکی اپنی گڑیاں بیاہ دو سو روپے کے گڈے کے ساتھ کرتی جب وہ سیاتی ہوتی
 تو کسی کسی کی شادی کا پیغام آنے لگا ایک نے ان میں سے کہا کہ آج تک تو ہم

کھیل کو میں ہم سمجھوں گی بہت آرام سے کئی ایک بوٹوں کی بیابان جا سے اور سکھ
 نعمت کہاں سٹکی اس لیے آؤ ہم سب بلکہ اقرار کریں کہ گلیاں کھیلنا کبھی نہ چاہیے
 اور جس کا بیاد ہو وہ جب پھر نہیں آوے تو اپنی بیویوں میں یہ سنا کر کہہ دیا
 کر کے یہ سن کر سمجھوں نے حامی بھری اور بولیں کہ ہم ایسا ضرور کریں
 اس میں ہرگز فرق نہ ہو گا اتفاقاً اول میں سے ایک کی شادی ہو گئی اور شہینہ
 اپنے میان کا مومنہ دیکھا تو اس کی الفت محبت میں ایسا ڈوب گئی کہ دل میں
 کبھی گریہ کا خیال بھی نہیں آیا جب کہ دن بھر شہینہ آئی تو یہاں بھی میان کی یلین
 بیٹھی رہتی بیویوں نے پوچھا کہ ہمارے ساتھ گزریاں تم کیوں نہیں کھیلتی ہو
 اوسنے جواب دیا کہ جب اصل نعمت ملی تو نقل کی کیا حقیقت جب تمہاری
 بھی شادی ہوگی تو گزریاں بھول جاؤ گی پھر شہینہ نے کہا کہ شہینہ آؤ
 آگے مجھے بھی اچھے کپڑے اور گھنٹے کی ٹبری ہوس سٹی اور اوسکو تیری نعمت
 سمجھتی لیکن شکر خدا کا جب سے مجھ میں عقل آئی کسٹار سنو اور میری نگاہیں
 بے حقیقت ہو جو بد مزاج اور بد خصلت والی کہنے سے لدی ہو وہ صرف
 اپنے میان کو بھلی لگے گی لیکن سب لوگ اوسکے دشمن ہوں گے برا کہیں گے
 اور نیک عادت والی کے پاس چاہے کھوٹا چھٹا بھی ہو لیکن سب اوسے
 چاہیں گے اور تعریف کریں گے اور کیا تم مریم کا حال نہیں دیکھتی ہو یہ تو
 چاہتی ہو کہ میان کی ساری کہانی کا میں کہنا کر سناؤں اور اوسکی ساس
 کہتی ہو کہ کہنا ہے گا تو گھر بار کا کام کہاں سے چلے گا اس سبب سے ہمیشہ
 دونوں میں لڑائی اور ٹھٹھا خنیت رہتی ہو ہمیشہ یہاں کا شکوہ وہاں جاتا ہو

و ان کا کہہ بان آتا ہے میری سیر چاندی تو لادے ہو ہے ہر لکین اور
 سے چھپ کر کہ سسرال میں کبھی اسے آرام بھی ملا ہو میری کہ برسوں
 تک تو مجھے وہاں سبھوں نے ماما ساں لوگوں سے میری نیک نیتی کی
 تشریف کیا کرتی لیکن جب سے لہنا کر طعننا شروع ہوا تب سے ہمیں ہر
 بیان تو چین سے بیٹھی ہوں وہاں جاؤں گی تو دن رات مصیبت کا
 سامنا کرنا شروع ہوئی ہے مصیبت ہو چاہے آرام لیکن جو اچھا اور
 پہننے ہوگا اسکو لوگ اشرف جانیں گے اور ٹیلا کھیلنا پہننے ہو تو اس میں
 اور سون میں کیا فرق ہے شافیہ نے جواب دیا کہ اسی کا نام شرافت
 ہو تو اہی جان طوائف جسکے پاس کئی صندوق کپڑے ہیں اور ہزاروں
 روپے کا نر اسونے کا گھنا اور ناک میں دو تلو روپے جوڑی کا موتی ہر
 سب سے بڑھ کر اشرف ہی لیکن اسکو تو کوئی اشرف نہیں کہتا اور
 دیکھو اپنی پردوں میں بڑھیا کو جسکے کپڑے میں دس پونڈ سے کم ہوں گے
 سب عزت دار سمجھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ عزت بھلے آدمی کی
 کہنے اور کپڑے سے نہیں بلکہ جن باتوں سے لوگوں کی نگاہ میں عزت
 ہوتی ہے وہ اور ہی چیزیں اور جن باتوں سے اپنے بیگانے سب دوست بن
 جاتے ہیں اسکی تمہیں خبر نہیں آئے ہو لی کہ اور کچھ ہوا یا ہو لیکن سنو
 سنگار اور کہنے سے میان بہت چاہئے لگتا ہے شافیہ نے کہا یہ بات
 تمہاری بیشک سچی ہے لیکن ذرا دھیان لگا کر اسکا جواب مجھے پہلے تم
 یہ بتاؤ کہ جو ہار برس دو برس خد چار پانچ برس تک رہے وہ بھلا یا

وہ پیار جو ہمیشہ اور برابر رہے آئندہ بولی پیار تو وہی ہے جو ہمیشہ رہے
تہہ شافیہ نے کہا کہ جو چاہے جابل اور قرآن و حدیث کے موافق عورتوں
کا درجہ اور ان کے رکھنے کا قاعدہ نہیں جانتے جو ان کے عالم میں بی بی کا تو
دیکھ کر ایسے سہو محو ہو جاتے ہیں کہ اوسکا گنا اور لال اوٹھنی تو کیا اوسکی گالی
سجی انھیں بھلی لگتی ہے اور جو اوسکی بُرائی ظاہر کرے اوسکے دشمن ہو جاتے
ہیں بلکہ بی بی کے عیب کو نہر سمجھتے ہیں اوسنے مہمان کا مزاج ایسا
دیکھا تو کہتے اور کہتے کہ ساری نعمتوں سے بڑھ کر جمعیتی ہے اس نیت
سے ایمان کو خوب رجھاؤں اسلئے ہمیشہ اچھے کپڑے اور سرمہ مٹی
کا اوسپر اتھا کیا کرتی ہے اور وہ اسی فکر میں رہتا ہے کہ حلال حرام جیسا
مال ملے کسی طرح بی بی کو خوش کیجئے پھر جو بڑے گدے ہیں وہ بغیر
بی بی کے پسند کیے ہوئے کپڑا نہیں خریدتے اور اکثر کاموں میں باپ
بھائی کو چھوڑ کر بی بی سے صلاح لیا کرتے ہیں جب برس دو برس میں
میان کو کچھ ہوش آیا تو بی بی اُن کے کہنے پر کابے کو چلے کی دہ نو پیلے ہی
بکر دھکی ایسے لوگ مفلس ہوئے تو اکثر مصیبت میں رہتے ہیں اور جو
توانگر ہوں تو جب بی بی کی جوانی گھٹی اکثر لٹے اور شہدے ہو جاتے
میں بغیر عورتوں پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ کسی تو کوئی کسی گھر میں لانا ہی کبھی
اور کسی غیر قوم کو اور بیاہتا بی بی کی جو چلے پہل قد نمی وہ خواہ بخیل
ہو جاتی ہے پھر جس بی بی نے شہر عریاہ ہوئے دو چار برس تک میان
کے بھر سے بڑا عیش کیا تھا اوسکی نگاہ میں دنیا اندھیری ہو جاتی

ہو گیا یا پوشا بہت کا تخت چھن گیا پھر ساری عمر روتی ہی انہی بات کہہ کر
 شافیہ بولی اب کہو آئینہ جس گہنے پر وہ بھولتی تھی اوس سے کیا بھلا پایا
 مریم کو بی بی ہیراجی اس بات سے بہت ڈر گیا تم سچ کہتی ہو میں بھی گھر
 میں بھی آفت پھیلی دیکھتی ہوں پھر شافیہ نے کہنا شروع کیا کہ جو مرد عقل مند
 اور دین دار ہوتا ہو وہ بابا پ بھائی سین بی بی اور باندی سب کا درجہ
 جدا جدا پہناتا ہی خدا کے خوف سے کسی کے حق میں کمی اور زیادتی نہیں
 کرتا مریم کو بی بی ایسا آدمی بی بی کو نچا رہا ہو گا شافیہ بولی وہ فی ہرین تو بہت
 موضع نہیں لگاتا لیکن دل میں اتنا چاہتا ہے جس کا حساب نہیں اور اوسکو
 ایسی راہ چلاتا ہے کہ ساس تند بلکہ سار اگھر انا اوسکو چاہنے لگتا ہے اور چاہل
 اپنا پار بہت بڑھا کر اوسکو ایسا موضع لگاتا ہے کہ میان کے بھروسے پر وہ
 ہو کر ساس شہسوار کو برابر کا جواب دینے لگتی ہے آخر سار اگھر انا اوسکا
 دشمن ہو جاتا ہے جیسا کہ مریم تم سچ بتاؤ کہ ان دونوں میں کون سیان اچھا
 ہے اور عقل مند میان کو تم ایسا سمجھو جیسے کوئی اپنے بیمار بچے کو گڑی دوا دے
 اور اوسکے روتے پر رحم کرے پھر وہ نہ پیوستہ تو مارتا بھی ہے اسی طرح عقل مند
 اپنی بی بی کو بھی نصیحت اور کبھی سزا سے ایسی راہ پر لگا دیتا ہے کہ بی بی کسی
 حال میں ہو ہمیشہ اپنی عمر گھٹے سے گھٹے کسا ایسا نصیب جسکو ایسا سیان
 اور کتنی بڑی بات ہے کہ گھر گھر اوسکی نیکنای ہو پھر سستی پھر سکی تعریف کو
 اوسکا دل ایسا ہو گا کہ گزری کا کپڑا اپنے ہو اور ایک چھلکا بھی پاس نہ ہو سبھی
 خوشی کے مارے کپڑوں میں چھوئے نہ سما دیں آئینہ بولی سچ ہی جیسی لڑائی اور

بدنامی میں مصیبت ہوتی ہو ویسے ہی نیک نامی اور ملاپ میں حسین ہر کچھ شافیہ نے
 کہا ایک بات اور بھی سنو کہ عقلمند اور دین دار میان سوا سے اپنی بی بی کے
 اور کسی پر نگاہ نہیں ڈالتا کچھ اور شہدوں کی چالی نہیں چلتا یہ کتنی بڑی نعمت
 ہو ساری چھو لیاں شافیہ کی بات سنکر بہت خوش ہو میں اور بولیں کہ تمہارا
 طرح خدا سب کو نصیب کرے لیکن شافیہ جب سسرال میں تھی تب اوکی
 بھابھی بعضی بے وقوف عورتوں سے جب سنتی کہ محمود بہت تنبیہ سے رکھتا
 ہو تو اسکے دکھ کی خبر سنکر بہت خوش ہوا کرتی آج جب اسکے مومنہ سے
 یہ باتیں سنیں معلوم کیا کہ یہ تو بڑے سکھ سے رہتی ہو یہ سمجھکر دل میں جل گئی
 اور وہاں سے اٹھکر چلی گئی ایک روز کسی عورت نے شافیہ سے پوچھا کہ
 تم پرانے یا تمباکو کیون نہیں کھاتی ہو اور سیندھ اور رنگی دینا کیوں چھوڑا
 وہ بولی سیندھ اور رنگی ہندوؤں کی رسم ہے مسلمانوں کو نپا ہے اور پرانے
 کھانے سے کچھ پیٹ نہیں بھرتا ناحق اپنے پیچھے علت لگانے سے کیا حاصل
 اور تمباکو کھانے والوں کا مومنہ بدبو کرتا ہے لیکن اذکو خبر نہیں اور بولوگ
 نہیں کھاتے اسکے مومنہ کی بدبو سے گھناتے ہیں اسکے سوا بعضی مومنہ
 کو میں نے دیکھا کہ جسدن تمباکو نکلے ایک پولیا موت بچکر ضرور خریدتی ہیں
 اور ایک پیسے کا موت پنسارنی کو دے کر وہیلے کا تمباکو پاتی ہیں بڑی عادت
 اچھی نہیں ہوتی نہیں معلوم کس وقت کیسا وقت پڑے پھر وہ عورت بولی
 کہ تم ہاتھ میں منہدی کیوں لگاتے ہو شافیہ نے کہا عورتوں کو سفید خالی ہاتھ
 رکھنا کر وہی اور منہدی لگاتے سے کچھ عادت بھی نہیں ہو جاتی وہ بولی کہ سستی

لگانے کی بھی کوچہ عادت نہیں پڑتی تم نے سستی کیوں چھوڑ دی شافیہ بولی کہ
اچھا بھلا منہ کا لاکر نے سے کیا فائدہ اور وضو کے وقت بلکہ ہمیشہ مسواک
کرنا بڑا ثواب ہے سستی دانت کی ریخون میں جم جائے گی تو مسواک سے جلدی
نہ چھوٹے گی اس لیے میں نے بالکل چھوڑ دی جب شافیہ کو پچیس دن نہر میں
گزر گئے اوسکی ماں بولی کہ چار پانچ دن میں محمود کے یہاں سے دُولی آوے گی
تو میں بھیر دوں گی اور ابھی پندرہ دن اور بچے یہاں رکھوں گی شافیہ بولی
کہ ایسا ہرگز نہ کرنا تمکو اون کے مزاج کی خبر نہیں اگر رکھنے کا ارادہ ہو تو ابھی
سے نانی بھیج کر کہلا بھیجو تو وہ پندرہ دن کی جگہ مہینے بھر کے واسطے بھی
ماں کیوں گے اور اونکی بھیجی ہوئی دُولی پھر جاوے تو شاید برس میں مجھے بھی
نہلا ونگے آخر تمہیں آپ سے بھیجنا پڑے گا غرض نانی بھیج کر ایک مہینے کی رخصت
اور منگوالی چند روزوں کے بعد شافیہ کے چچا کی چھوٹی لڑکی کا بیاہ پھیلا تو
اسے بھی نیوتے کاٹا دیا شافیہ نے اپنی ماسے کہا کہ مجھے تم وہاں نہ بھیجو اس لیے
کہ وہاں دُھول بکے گی گانا ہوگا اور نیوتے والیاں خالی وقت میں کوٹے
پر سب جمع ہو کر کوئی تو اپنی بہو کی غیبت کرے گی اور کوئی ساس کی اور
کوئی بھامج کا گلہ کرے گی اور کوئی اپنی ننڈ کا شکوہ پھر جب یہ بات ہو چکی کہ
تو اپنے اپنے گہنا اور کپڑے کا بکھان کرین گی کوئی تو پوچھتا ہے کہ یہ سنکیا
کا تھان تم نے کہاں سے منگوا یا ہے تمہاری ازار بھلی اچھی ہے دوسری بولی
پار سال جیب وہ اپنی پلٹن سے رہنا لیکر آئے تھے تب یہ گہرا میرے واسطے
یتے آئے کوئی پوچھتا ہے کہ یہ باندھو تم نے کہاں بندھوایا کوئی بول اٹھتی

کہ اس کپڑے کی کمر بنی تھارے گھر دھری ہو تو چار اونٹوں کی چٹ مجھ بھی دیتا
 میں بھی تلاش کر دلی کوئی کہتا ہے کہ تم نے یہ چوڑی کا جو راکس منہ ان سے بنوایا
 دوسری بول اوٹھی کہ چوڑی تو اچھی ہے لیکن بندہ ذرا موٹے ہیں پار سال اس
 بیٹیا کا باپ ایک جوڑا لکھنؤ سے لایا تھا ویسا یہاں نہیں ملتا بعد اس کے ہر ایک
 عورت دوسرے کے گھنے کی گڑبٹ دیکھتی ہے اور اس کے دام پوچھتی ہے جب اس
 خراغت ملی تو کوئی تو پوچھتا ہے کہ فلاں نے کسے کوئی لڑکا بالا ہوا کہ نہیں دوسری
 نے کہا کہ آٹھ مہینے کی امید ہے جب یہ بیان بھی ہو چکا تو کوئی بول اچھی کہ فلاں
 کی شادی میں لکھنا تو بانٹا لیکن پلاؤ کی رکایاں بھری ہوئی نہیں تھیں دوسری
 بولی کہ ناں ایسی تھی کہ کوئی لکھو اور جاوے تیسری بول اوٹھی کہ قاضی نے ساری ساری
 کو لکھنا تو دیا لیکن رات بھر کھوایا میچ کو جب سڑنے لگا تو بانٹا کوئی بولی کہ میں
 تو اونکا بھرہ پھیر دیا مجھ میں اور اون میں تو دو برس سے ہارو جب یہ بات پوری
 ہو چکی تو کسی نے کہا کہ میرے گھرانے میں کالا رنگ نہیں چھایا جتا دوسری بولی
 نتھہ کے اندر کہہ کی کا ڈالنا ہمارے یہاں سزاوا نہیں تیسری بولی کہ ہمارا
 بستی میں کھیر مل نہیں چھایا کسی نے کہا کہ اوکھ بونا بھاجا ہے سلطان
 میں سزاوا نہیں دیکھو فلاں نے بے بویا تو اوسے روز اسکو خارشہ ہو آیا پھر
 جب سب باتوں سے چٹھی ملی تو پانچ چار چھو لیاں اکیلے مکان میں جا میں کہ
 بیٹھیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے میان کی چاہ و پیار اور محبت کا احوال
 اور اوسمیں بہت سی بغیرتی کی باتیں ایسی ایسی بیان کرتی ہیں کہ بھلے آدمی
 کو کہنے غصے میں شرم آتی ہے پھر شافہ نے اپنی ماسے کہا کہ مجھے تم وہاں نہ بھیج

کھلا

بابو لی سجاؤ تو تمہاری چچی بہت گلہ گیری اور مجھے لڑکے بابو ن سے وہاں سجا
 کی فرست نہیں اور تمہاری بڑی بہن بھی سسرال چلی گئی نہیں تو اوتی
 کو صحتی شافیہ نے اپنے دل میں سوچا کہ چاہے کچھ ہو لیکن گناہ کے کام میں
 شریک ہونا نچاہیے پھر مان سے کہا کہ تمہیں اون کے مزاج کی خبر نہیں
 اگر دس برس پیچھے ہی میرے بیوتے جانے کی بات وہ سنیں گے تو مجھے کو
 شبہ ہو کہ شاید چار پانچ برس میں بھی وہ راضی نہوں آخر مجھی کو اسکی حیرانی
 بھگتنی پڑے گی اور وقت آسنہ ہی سانسے بیٹھی تھی بولی کہ میان سے تم اتنا
 کیوں ڈرتی ہو ایسی ایسی تو بہتیری باتیں اس لڑکی کا باپ مجھ سے کہتا ہو
 لیکن میں بھی میرے عمل نہیں کرتی شافیہ نے جواب دیا کہ تمہارا بیاہ اون کے ساتھ
 ہوا ہوتا تو قدر عافیت معلوم ہوتی ساری شے بھی بھول جاتی بعد اس کے شافیہ
 نے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر دعا مانگی کہ یا اللہ مجھے اس گناہ سے بچانا خدا
 کرنا ایسا ہو کہ اسکا جانا موقوف رہا دو مہینے کے پیچھے محمود کے گھر سے
 ڈولی آئی شافیہ وہاں چلی گئی احمد کی بی بی کانہ نے بہت عزت اور توقیر سے اسکو
 ڈولی پر سے اتارا پھر خیر و عافیت پوچھ کر صحت پٹ کھانا پکا کر کھلا یا دوسرے
 روز کافیہ نے کہا کہ تمہارے پیچھے میرے پیہر سے بھی بلدا آیا تھا لیکن میں نے
 سوچا کہ تم وہاں ہو تو مردوں کے کھانے پینے کی خبر کون لے گا اس سبب سے
 گئی کل پر سون تک بھر ڈولی آنے والی ہو بعد اس کے تیسرے دن کافیہ کا بھائی
 بیٹے کو آیا اور احمد نے ڈیرہ چھینے کی رخصت دی جب وہ اپنے نہر پونجی تو نہنی
 اور نہنی اور شہزاد اور شہانی اسکو سمجھ لیا ان ملنے اور دیکھنے کو آئیں مٹی تے

پوچھا کہ کیوں بوجھ سٹی تمہارا نام کافیہ کیوں رکھا گیا اور تم کھسیٹی کے نام پر بولتی ہو ان
 نہیں ہو کی تمہیں بابا پ کا نام رکھا ہوا پسار نہیں وہ بولی کہ اگر کوئی قصے رانگے کا کہنا چھین کر
 اوسکے بدلے سونے کا زیور دیوے تو کیا تم راضی نہ ہو کی متنی بولی کہ سونا
 ملے تو رانگے کو سین گھوڑے پر پھینک دے، تب کافیہ نے کہا اسی طرح
 میرا برا نام موقوف کیا گیا اور اچھا نام رکھا گیا ایک روز شہر اتن سننے
 کہا کہ کیوں کافیہ تمام دنیا تو اونچی گرتی اور تہنباں پیا سچا پہناتی لیکن تلم
 اونھون نے لہنا کرنا اور چوڑی دار پیا سچا پہنایا اور گزی کی بولی بولی
 چادر بہت چوڑی چکی اور ہاکر مجن کی صورت بنایا کافیہ بولی کہ پہلے تم یہ تو بتاؤ
 کہ لوگ کپڑا کیوں پہنتے ہیں تنگے کیوں نہیں پہنتے وہ بولی کہ آدمی اور حیوان
 میں یہی فرق ہے کہ حیوان تنگارتہا اور آدمی حیا شرم سے بدن ڈھانکتا ہے
 کافیہ بولی کہ اب یہ بتاؤ کہ لہنی کرتی میں زیادہ پردہ ہی بالمل کی اس چھوٹی
 کرتی میں جسمیں تمہارا ازار بند بھی ڈھکا نہیں اور گزی کی چکی چوڑی چادر
 میں زیادہ پردہ ہی یا اس اوڑھوتر کی باریک اوڑھنی میں جو مکڑی کے جانے
 کی طرح تم اوڑھتے ہو اور اوجھی اتنی کہ گھٹنے کے تلے آو چا پیا سچا نظر آئی
 دیتا ہے یہ سنکر شہر اتن کو کچھ جواب نہ آیا اتفاقاً پورا ری میں کسی کے یہاں
 شادی ہونے والی تھی لیکن کافیہ نے وہاں جانے سے بالکل انکار کیا اور
 اپنے دونوں بہنوں اور ساری بھولیوں کے سامنے وہاں جانے کی قیادت
 بیان کیں مٹی نے کہا تم جو کہتی ہو کہ اپنے دیور اور سارے غیر مردوں
 کی طرف جھروکے یادروانہ کی دراز میں سے جھانکنا حرام ہے جہاں تم

قسم تو کھاؤ کہ میں نے اپنے دیور محمود کو کبھی نہیں جھانکا کافیہ بولی کہ قسم تو میں ہرگز نہ کھاؤں گی تم مانویا نماؤ اور جو بر بات میں قسم کھایا کرے وہ اکثر مجھوٹا ہوتا ہے لیکن یہ کہتی ہوں کہ سب سیرا یاہ ہوا شروع میں کہی با میرے دل میں یہ بات آئی کہ جانا کہ کر دیور کو دیکھوں لیکن موقع نہ ملا پھر کہہ دوں گے پیچھے تو اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کی تب یہ نہ نکلا ارادہ کیا کہ جو کچھ بھرسے نہ تھرم کا موہ نہ نہ دیکھوں مٹی نے کہا میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ دیور وغیرہ سے چھپا کروں لیکن ایک بات بناؤ کہ شادی میں جب وہ لہجہ کی فخر کو سسرال کے کھڑن جا کر چوکی پر بیٹھتا ہے تو دم بھر کے واسطے عورتیں اس کے دیکھنے کو جمع ہوتی ہیں اس میں اگر حرج نہ ہو تو وہاں جانے کو یہ ابھی جی چاہتا ہے تمہاری کیا مرضی ہو کافیہ بولی کہ اگر کوئی ساری عمر کٹھن اپنے اور کبھی کبھی ایک دم لوگوں کے سامنے نکلا ہو جاوے تو اسے کیا کہو گی وہ بولی اسے بے غیرت کہ میں نے کافیہ بولی کہ عورت کا پردے میں بیٹھنا اس کا کپڑا ہی جب وہ غیر مرد کے سامنے بیٹھی تو تنگی ہو چکی اور غیر کو موندھ دکھانا تو بڑی بے شرمی اور اپنی آواز بھی ضرور سنا نا مناسب نہیں جو عورتیں شادی میں گاتی بجاتی اور غیور نہ ہوں یا رارا سنا تا کی کسی کی شادی میں دو لہجہ کے سامنے جا کر ہنسی ٹھہرا کر مٹی میں ادا میں اور کسیوں میں کیا فرق ہوں عورتوں کو خدا نے اچھی عقل دی وہ اپنا کپڑا بھی دزیوں سے نہیں سلوا تیں اور کسی غیر مرد کی نگاہ اتفاقاً دن پر پڑ جاوے تو مارے شرم کے پسینے پسینے ہو جاتی ہیں جب کافیہ اپنے زیہر گئی تو اس کی گود میں تین جہینے کا لڑکا تھا اس کے طلق میں ایک ایسا چھوٹا

نکل کر دو دو چہینیا چھوٹ گیا اور چوتھے دن مر گیا کافیہ کو اس کا بڑا غم ہوا لیکن
سوا سے آنسو نہ پونے کے مونہ سے چلا کر نروئی عورتیں جو روٹیکے واسطے جمع
ہوئیں اون کو منع کیا اور سمجھایا کہ بے فائدہ کام نہ کرو رونے سے مردہ جی نہ ہٹتا
دنیا سے لڑکا تو چاچکا آخرت کا ثواب مست کھو، ایک نادان عورت کہنے لگی
کہ خدا کو ایسا بچا ہے کہ اٹھو تار کالے لیا یہ کفر کا کلمہ سن کر کافیہ کو بڑا غصہ
آیا بولی اونیٹک بخت خدا سے ڈرو اپنا ایمان نکھو دیکھ کہنے لگی کہ پیغمبر صاحب
وقت میں ایک عورت کا لڑکا مر گیا اوسکے میان نے باہر سے آکر پوچھا کہ اب
تیرے کسے کا کیا حال ہے تب بی بی بولی کہ ایک پڑوسن فلانی چیر مجھ سے عاریت کی
تھی اب میں مانگتی ہوں تو وہ غل مچاتی ہے اور نہیں دیتی میان بولا اوس کو ایسا
بچا ہے تب بی بی نے کہا کہ اللہ نے تم کو بیٹا دیا تھا سو ملے لیا اور وہ تو اوس کی
مال تھا تم غم نہ کرو انقص اس بی بی کا بہت بڑا حال ہے اس جگہ تھوڑا سا بیان کیا
ایک دن منی نے کہا کہ تمہاری بات مجھے بھلی لگتی ہے تم جلی جاؤ گی تو میں کس سے
پوچھوں گی مجھ کو کوئی ایسی نصیحت کرو جو ساری عمر کام آوے کافیہ نے کہا کہ اللہ
تعالیٰ نے نکاح کا حکم ایسے کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بڑھے خدا کی
عبادت کرے جو عورت نیک بخت ہو تھوڑی سی آمدنی میں اپنا گزارہ کرتی ہے
کہ میان پر زیادہ بوجھ نہ پڑے طرح طرح کے کپڑے گھنے شرمہ شستی کنگھی کی فیرا
نہیں کرتی ہر دن رات نوکری چاکری کھیتی باری وکانداری سوداگری میں مارا
مارا نہ پھرے اور سمجھتی ہے کہ میان پر میرا کتنا حق ہے اور اوسکے بابا بچا
میں کا کتنا حق ہے اور اوسکی دوسری بی بی کا کتنا حق ہے ایسے زبوز میں

سہانی مکان میں ولادت کی واسطے ناصح کسی سے نہیں لڑتی ہی اور تن پیٹ
 کو جو کچھ ملا اور سپہ قناعت کرتی ہی اور خدا کا شکر کرتی ہی اور اگر عورت
 لاجن لڑا کا بنے نمازی ناشکر ہوئی تو باوجودیکہ اسکی ساس اور سسر
 اور ستوت وغیرہ کوئی بھی نہوتب بھی ناشکری سے کبھی شکمہ نہیں پاتی
 اگر یہ کھانے پینے کو بہت کچھ پیش کر دے لیکن سمجھ داروں کے نزدیک سوکھا
 ٹھکڑا دیکھ کر اور آرام کا بہت بہتر ہی ہزاروں نعمتوں سے جس میں پریشانی
 اور رخ جو جب ڈیرہ مہنیا گذر گیا کافی اپنی سسرال چلی گئی اور کافی اور
 دونوں مل کر بہت اچھی طرح رہتیں کبھی آپس میں کچھ لڑائی جھگڑا نہوا اور
 خدا کے فضل سے دونوں کے لڑکے بڑے بھی بہت ہوئے اگر کوئی عورت اون
 کے ملنے کو آتی تو کچھ کہہ اچھی بات سیکھ جاتی جب زندگی کے دن پور ہوئے
 تو احمد اور محمود اور کافی اور شافیہ نے اپنے اپنے قوت پر استقلال کیا

حاصل حکایت چہارم

اگر جو شخص دنیاوی پرست ہو کہ کسی کو کبھی کسی کے کہنے سے اپنا ہوا یا سگانہ خلافت
 شرع کام نہیں کرتے اور اپنے اپنے کو محسوس کر خفتان کو ارا کرتے ہیں اور
 عوام لوگ اگر اون کے اوس فعل کے ترک کرنے پر معین و تشہیع کرتے ہیں
 تو وہ اون کے کہنے پر خیال نہیں کرتے دیکھو محمود کو ہر چند لوگوں نے اس
 بات پر ترغیب اور تحریص کی کہ یہ اپنے نکاح میں وہ رہیں کہ خلاف شرع
 زمانہ میں رائج ہیں بجالائے مگر اسنے نہ مانا اور اوس شخص کی لڑکی کے ساتھ

نکل کر ناقبول نکلیا کہ جوان سب زعمون نے رک پر راضی نہ تھا اگرچہ
اوسکے گھر سے بہت سا سامان اور زینیر ملتا تھا اسنے خوف خدا سے ایسی
جگہ کو چھوڑ کے ایک مفلس غریب کی لڑکی کے ساتھ نکلیا آخر کو اللہ نے
دونوں میان بی بی کو دنیا میں بھی نیکنام رکھا اور آخرت کے مواخذہ سے

بھی بچایا

۵

حکایت فیض آباد میں ایک شخص بہادر خان نامہ بی بی کی کریمہ بہت
خوبصورت اور نیک بخت اور دیندار میان کی بڑی تابعہ ار تھی اور وہ
بہادر خان کا حق تھا ہر چند اوسنے کریمہ کا دلاریا بہت کیا لیکن وہ تو
اپنے بابا کی تعلیم کی ہوئی تھی کبھی اپنے دربار سے زیادہ قدم نہ پڑھایا
اور ہمیشہ میان کا ادب اور لحاظ رکھا لیکن اوسکے کوئی لڑکا بالانہوتا تھا
آخر تین برس کے بعد میان نے وہ سہرا نکالے کیا اس بی بی کا نام ہو
تھا وہ ایسی شیریں کرد تمام دن کریمہ کو گالیاں دیتی اس سبب سے کہ
میان کا دل نئی بی بی پرانہ نون میں جموع ہو گیا تھا اور کریمہ کے یہاں
کبھی کبھی دو چار گھڑی کو جاتا اور پھر دلا آتا جب میان کے جانے کی خبر
کریمہ کے یہاں کبھی بدھو کو مل جاتی تو بہت دایہ تباہی بکتی پھر جب میان
اوسکے پاس آتا تو مومنہ اپنا بڑا بنا کر مکان کی ایک کونٹھری میں چلی جاتی
جب وہ بار بار بہت خاطر داری سے احوال پوچھتا تو کہتی کہ مجھے بہت
دق نکر وہاں سے اٹھ جاؤ اپنی کریمہ کے پاس بیٹھو میں پر جان دیتی
ہو یہ بات سیکڑوں جگہ دیکھنے میں آتی ہے کہ جو جاہل بی بی کے رکھنے کا

قاعدہ نہیں جانتا چاہے وہ میدان میں ہزاروں کا مقابلہ کرنا ہو لیکن گھر میں
بی بی کا غلام بن جاتا ہی اور باہر اوسکو کوئی ٹکار کے پچاس تو اوسکو تلواریں
مارے لیکن بی بی کے سامنے ایسے معذرت بن جاتے ہیں کہ وہ اون کو بلکہ
اون کے بابا پ بھائی بہن کو بھی گالیاں دے تو چون نہیں کرتے عرض حسب
بدھو میان کو در درایتی تو وہ چپ چاپ باہر چلا جاتا بہادر خان سے ایک
دن کسی نے پوچھا کہ تم سمجھاتے کیوں نہیں وہ تھو گالیاں دے رہی ہو
وہ بولا کہ وہ مہرین تیرے اوسکے موندھ کون لگے لیکن یہ بات فقط ظاہر میں
کہنے کی تھی اور دل میں اوسکو اچھا جانتا اور خیر خواہ سمجھتا روپ چھپا
جو کچھ ہاتھ آتا سب اوس کو حوالے کرتا کچھ دنوں کے بعد بہادر خان نے لکیر
کے یہاں آنا جانا بالکل موقوف کر دیا ایک دفعہ صدر کے مارے بدھونے
چاہا کہ کریمہ کو کچھ عیب لگاؤں اور موندھ سے بیان بھی کر دیا لیکن اوسکی
نیک بختی تو لوگوں نے ہمیشہ دیکھی تھی بہادر خان کو اوسکی ماننے بلکہ سارے
گھر والوں نے اور محلے کے لوگوں نے بہت قائل معقول کہا کہ یہ ہرگز ایسی
نہیں ہی اور یہ ساری شرارت بدھو کی ہی اور اوس روز ساس نے کریمہ
سے کہا کہ میرا چھوٹا بیٹا جو کچھ خراب دیتا ہے میرے اور تیرے کھانے کو
بہت ہی تو کسی طرح کا غم مت کر کریمہ بولی اللہ تعالیٰ نے دوسرا
نکل چلا لیا کیا ہیں کیوں بڑا مانوں کہ اپنی عاقبت کھوؤں وہ چاہیں
دو شادیاں اور کریمہ میرے یہاں کبھی نہ آوین اسکا غم نہیں دینا تو ایک
نہ ایک دن کٹ جاوے گی میری خوشی وہی جو بس میں وہ خوش میں ہر

سبب سے اون کی کسی بات میں حرج نہ ہو خدا کرے کوئی لڑکا بالابو جاسے
تو اون کی آنسو بھی پوری ہوا ایک روز کسی عورت نے گریہ سے پوچھا کہ تم
سنگار کا بڑا شوق رکھتی ہو لیکن بہادر خان تو کبھی اس مکان میں آتے بھی
نہیں اور جس دن بدبو بیاہ کر آئی او اس روز تم نے بہت عرصہ جوڑا پہنا تھا
اس کا کیا سبب وہ بولی خدا کے فضل سے کپڑے کی کمی نہیں ہے اور میں اچھا
کیون نہ پہنوں مجھے کس بات کا غم ہو جو نصیب میں لکھا ہے ضرور ہو گا چاہوں میں
خوشی سے رہوں یا ناخوشی سے اور وہ میرے مکان میں نہیں آتے تو کیا
ہوا بہتیروں کے مروود و دوچار چار برس پر و پس میں رہتے ہیں اور لوگ
بدحو کو بے فائدہ بدنام کرتے ہیں اوسکے اختیار میں میری بھلائی برائی ہوتی
تو وہ آپ دن رات مصیبت میں کیوں کاٹتی اب بھی خدا کے فضل سے اوس
سے زیادہ جھکو چوگنا آرام ہے پھر اوس نے پوچھا کہ اون کی بدائی کا کیا تھیں
بچ نہیں ہوتا گریہ بولی شکر اور صبر کرنے والوں کو کبھی رنج نہیں ہوتا اور
ناشکر سدا دکھ میں رہتے ہیں تم اپنی پرو سن بھلائی کو دیکھو جب مرزا بابا پر نوکر
تھا تو یہی کہا کرتی کہ پر و پس میں تو کوری کے واسطے رہتا کچھ نہیں آوری اپنے
گھر میں رہ کر جو روکھا سوکھا ٹکڑا ملے اوس پر صبر کرے یہ بہت اچھا ہے
پھر جب مرزا موقوف ہو کر گھر آیا تب سے یہی رویا کرتی ہو کہ نوکری جاتی رہی
شادی کے تیرھویں مہینے بدحو کے ایک بیٹا پیدا ہوا بہادر خان کو بڑی
خوشی ہوئی بدحو نے ایک برہن بولا کہ پوچھا تو اسے سننے کہا یہ لڑکا بہت
بخشتا اور ہر لاکھوں روپے اپنے ہاتھ سے اٹھاوے گا اور سارے

و شمنون کو زیر کرے گا اب بدھو کو لڑکا ہونے سے اور زیادہ غرور ہو گیا
 کہ یہ کہ بہت حقارت کی نگاہ سے دیکھتی اور ایک نائن جو بدھو کی خدمت میں
 رہتی تھی اوس سے کہا کرتی کہ کرمہ میرے لڑکے کو دیکھ کر جانتی ہو نائن بولی کہ
 وہ تو اپنی بیٹی سے بانجھ کی بانجھ ہی ہے تیروں لون نہ آگے ناسختہ نہ پیچھے
 گیا یہ بدھو منسکر بولی کہ خدا گنیجے کونا خون نہ ہے ہی اوسکے حق میں بھلا ہر
 قسم وہ لڑکا پانچ برس کا ہوا تو ایک دن بدھو کی ماں سمجھتی اپنے نواسے
 کو بیکشیتے آئی اور اپنی سجدہ کے ملنے کے وقت اوسکی نگاہ کرمہ پر پڑی تو
 دیکھا ہرے گلبدن کا ایک پایا جاہ پہنے ہوئے اور سرخ ٹول کا ایک لبنا
 کرتا گلے سے پائون تک اور اوڑے ٹکلاٹ کی چادر جس پر طرح طرح کے پھول
 کڑھے ہوئے ہیں سر سے اوڑھے ہوئے اور آنکھوں میں سرسہ لگا
 ہاتھ میں مینھدی رہی ہوئی ایک چھوٹی سی چوکی پر صاف شطرنجی بچھا کر
 بیٹھی ہوئی بنرزنگ چھوٹی پر گلاب کے پھول کا کشیدہ کار جو رہی ہے
 اور چار پانچ رنگ کار شیم سامنے دھرا رہی اور وہ بہت خوشی سے بیٹھی
 ہوئی اپنے کام میں مشغول ہو یہ دیکھ کر سمجھتی اپنے دل میں حل لہی پھر یہ
 نے ساس کے اشارے سے دو پیرے پان کے لگا کر بہت ادب سے
 سمجھتی کو سلام کر کے خاصدان اوسکے رو برو دھرو یا اور پیچھے ہٹتی سمجھتی
 نے کہا بیٹھ جاؤ ہمارے خان کی ماں بولی اسکی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جس
 چار پائی پرین بیٹھتی ہوں اوس پر یہ نہیں بیٹھتی میرے رو برو یا تو زمین
 پر یا دوسری چار پائی پر بیٹھتی ہے پھر سمجھتی نے اپنی سجدہ سے کہا کہ تمہاری

مرآة النساء
 پانچویں حکایت

یہ توجہ بڑی شہرہ مند ہو پھر کریمہ کو پکار سکے کہ اگر ذرا اپنا کشیدہ کاٹھا مٹا دیا
 اور لانا میں بھی دیکھوں کر میرے اپنے ساس کی طرف سے انعام اور شکر دیکھو اتنے
 اوس سے ناشہ اوس سے منع کر دیا پھر بھلاو خالان کی بابولی کہ نعم کو معلوم
 ہو کہ کریمہ کا باپ آگے چلے داری کیا کرتا تھا اب بھی ہزاروں روپے دے دیتا
 گھیر میں یہ جو اچھے کپڑے پہنتی ہو سب نہیہ کا ہی محبت اتنا تمہارے کہان کرالسا
 بنوادون پھر سمجھتی ہے پوچھا کہ تمہارے سہیل ان کیا نا کون پکاتا ہے وہ بولی مسکرت
 سے کریمہ اور میں اس مکان میں رہتی ہوں یہ ہمیشہ سے دو گھنٹی رات رہے
 اوٹھ کر چلے نماز پڑھتی پھر سارے گھر میں جھاڑو دیتی پھر برتن مانج کر
 کھانا پکاتی جو سب چٹنی ملی تو میلے کام کا جی کپڑے اور تار کے مران کپڑے
 پہن کر یا تو قرآن پڑھا کرتی یا کچھ اپنا کپڑا ستی یا اور اسکو اپنی چھوٹی منہ
 سے بڑی الفت و اسکو دیکھ کر وہ بھی بڑی نمازی ہو گئی جب وہ سسرال
 سے میرے یہاں آتی ہو تو کسی وقت گھنٹی دو گھنٹی تو التبتہ میرے پاس
 بیٹھتی یا باقی وہ دن رات کریمہ کے پاس بیٹھی رہتی ہو اور اسکی عادت
 یہ کہ جو نیا بھول اپنے دل سے نکالتی یا اسکی ایک نقل منہ کو بھیج دیتی ہو
 اسکی صحبت میں اسکو بھی بہت ہنر آگیا اس دفعہ سسرال جاتے وقت
 وہ کہہ گئی ہو کہ اب جو آؤں گی تو بھابھی سے قرآن پڑھو گی اور پھر گھر واپس
 گوڑہ دو ٹہر پر لگانا سیکھ لو گی سمجھتی ہے یہ سب سنکر معلوم کیا کہ ساس اسکو
 بہت چاہتی ہو اسکی صحبت میں بدھو گی قدر نہ ہو گی سمجھ میں سے رخصت ہو کر گھر
 کے مکان میں جا کر گھنٹی بھر تک رویا کی پھرنائن سے کہا ہاے قسمت

کہا لکھا کہ یہ تو چھین کر کے اور بدستواس مصیبت میں رہے آب وہ اس
 ٹھنڈی پانی نہ اُمید کو کسی طہارت مار ڈالوں تو تیرا بی بی کا سا بھی اور کوئی
 نہ ہے بھائی غلام اس وقت سے بچھو سے بیان کیا وہ بولی میں مدت سے اسی
 غلام میں یہ بگڑ کوئی نہ قہر نہیں بلکہ اندھون پانچ دن سے کریمہ اوس
 کو مری میں سوتی جس میں بہت سی لکڑیاں اور اوپے بھرے میں دل میں
 اتنا کہ رات کو وہ سنے گھر جا کر سوتے وقت آگ لگا کر باہر سے کوٹھری کا
 دروازہ بند کر بولن کہ وہ اسی میں جل جھن کر رہ جاوے مگر یہ خطرہ ہو کہ
 وہ چلا دے گی تو ساس آگن میں سوتی ہی اوتھ کر کہو اہ لہول دے گی سختی
 بولی اس کی تدبیر بہت آسان ہی میں اوس پر فوراً اسکی ساس کو کسی بہانے
 سے یہاں بلاؤں گی پھر اسکی فریاد کون سنے گا یہ تدبیر ٹھہرا کے سمجھتی تھی
 بہادر خان سے کہا کہ میں نے خواہ سے کی تندرستی کے واسطے سیدہ سلاما کی
 منت مانگی تھی سواب کرنے کا ارادہ تمہاری ماکو بھی میں بلاؤں گی اور
 کریمہ تو ایسے کام کو گناہ سمجھتی ہے وہ کلے کو آوے گی وہ بولا بہت خوب ہے
 تمہاری مرضی ہو غرض ایک دن مقرر کر کے وہ اپنی سہمن کو آپ جا کر بلا لیا
 اور کہا تمہارا رہے پوتے کی منت ہی جس مکان میں بہادر خان اور بدحدود کو
 آدمی رہتے تھے اوس میں بہت سی بیوتے والیاں جمع ہوئیں تو بہادر خان
 کپڑوں کے دوپٹارے جو بدھو کے پہننے کے تھے اور زیور کا صندوق
 وہاں سے نکال کر اوس کو ٹھری میں لایا جہاں کریمہ رات کو سوتی تھی
 اور اوس سے کہا کہ یہ عامل کا مال ہے قلعہ پر سے سپاہی لائے ہیں اسے بہت

خبر داری سے رکھنا پھر اس خوف سے کہ شاید رات کو کوئی چور نہ لے جاوے
 بڑے بڑے لکڑ اور کندھوں سے ڈھانک کر اوسکے اوپر بہت سا اویلا چمن
 دیا کریمہ بولی آج اکیلی میں ڈرون گی تمھاری مرضی ہو تو رات کے وقت
 گھر کی کی راہ سے چما کے مکان میں چلی جاؤں اور وہیں سوؤں وہ بولا
 کچھ مضائقہ نہیں اتنا کہہ کر چلا گیا بدبو نے میان سے پوچھا کہ تمہارا کیا
 رکھ آئے اوسنے اپنے دل میں سوچا کہ کریمہ کا نام ہوں تو یہ بہت نقصان ہوگی
 اور نوتے والیوں کے روبرو غل مچا کر مجھ رسوا کرے گی اس ڈر سے بولا کہ
 چما کے گھر رکھ آیا بہادر خان ایک امیر کا رفیق تھا چالیس سچاس روپے
 کے انداز سے وہ امیر ہر حسینا سکودیتا تھا اوس روز بہادر خان انہی
 نوکری پر جانے کے وقت کہا کہ آج رات کو وہاں کچھ کام ہی کل صبح ہونے کا
 پراؤں گا جب پھر رات گزری تو کریمہ نے سوچا کہ میں مال چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں
 خدا بخواتم کوئی چور نہ لے جاوے تو اوان کے ذمے حاکم کا الزام آوے اس سے
 سوچ میں بے چارہ گئی کہے ہوئے انہی کو ٹھہری میں سو گئی بدبو نے چپکے سے آکر دیکھا
 تو اوسے غافل پایا اپنے گھر آگ لینے گئی لیکن وہاں کسی کام میں ایسی بھنسی
 کہ جلد آنے سکی اس عرصے میں ایک سانپ چھت کے سوراخ سے نکل
 کے کریمہ کی چار پائی کے پاس ایسے زور سے گرا کہ اوسکی آنکھیں گئی دیکھتی
 ہی باہر بھاگی اور میان سے تو حکم نے ہی چلی تھی سیدھی چپکے گھر چلی گئی اور
 گھبراہٹ میں کوٹھری کا دروازہ بند کرنا بھول گئی پہلے ارادہ کیا کہ سانپ کا
 حال چما کے گھر کے لیکن سوچی کہ لوگ کوٹھری میں اوسکے مارنے کو گھسیں گے

شاید عامل کا صندوق کہیں دیکھ میوین اسلیے چسکی سو رہی پھر رات باقی رہے
 بدحو ایک آنسو سے مین آگ سے کر کریمہ کی کوٹھری میں گئی تو دیکھا کہ چراغ گل ہو
 جانا کہ کریمہ سوتی ہو دے پاؤں تین چار اوپلوں پر وہ آگ ہو اسکے منہ سے دھڑک رہی تھی
 سے کیوڑ بھڑک رہی تھی اسے زنجیر لگا دی اتنے میں چونکٹ کے پاس ایک سانپ
 نے اس کے انگوٹھے میں کاٹ کھایا کہ بے تحاشا اپنے گھر کو بھاگی اور جا کر چار پانی
 پر بدحو اس گر پڑی وہ سانپ بہت زہر دار تھا اس باعث سے یہ ہوشی ہو
 لوگوں نے حال پوچھا تو جواب دیا کہ پاخانے میں کسی جانور سے کاٹ لیا تھا
 بولیں کوئی چوہا ہو گا تم سو اس نکرہ واوٹھ بیٹھو آج لڑکے کی مست اور
 خوشی کا وقت ہو اس وقت وہ زخم سے بہت بے چین ہوئی لیکن اس بات سے
 بہت خوش کہ صبح کو کریمہ کی لاش جلی ہوئی نکلے گی جب بدحو آگ لگا کر جلی آئی
 تو گھڑی بھر کے پیچھے کوٹھری کی ساری لکڑیاں اور اوپے بھڑک اٹھے لیکن
 سوائے اولی پٹارون اور صندوق کے اور کچھ اسباب نہ تھا کہ کریمہ کا چھاننا
 کے واسطے اٹھا تو گھڑی کی روشنی نظر آئی اپنی بی بی سے کہا کہ دیکھو یہ کیا
 پھر ایک بار گی غل مچا یا آگ لگی آگ لگی لوگ چاروں طرف سے دوڑے
 لیکن کوٹھری تو بالکل آگ سے بھری تھی کسی کا مقدور نہوا کہ اس کے اندر
 گھسے اتنے میں بہا درخان بھی آگیا اور یہ حال دیکھ کے کپڑے اور
 زیورون کا خیال کر کے غش کھا کے گر پڑا لیکن لوگوں کے سامنے
 اس پر سارے اور صندوق کے نام نہ لیا لوگوں نے کہا کہ تین روپے کی
 لکڑی کا کیا افسوس کرتے ہو شک کرو کہ کوئی آدمی نہیں جلا حب کریمہ کی

زندگی کی خبر بدھو کو پونچھی تو اسے غم کے اپنا کلیہ بہ بکڑ کے بیٹھ گئی لیکن موقع سے
 کچھ نہ کہا گھر میں یہ مصیبت دیکھ کر ساری نیوٹے والیان اسی روز خست
 ہوئے دوسرے دن آگ ٹھنڈی ہوئی تو بہادر خان نے زلیہ رکاوٹ نہ دینا
 شروع کیا اوسکی ساری چاندی اور سونا مل کر ایک تھکانا ہو کیا تھا اور
 دوسرے روپے کا ایک بگنو جس کے بیچ میں ایک براہرہ رکاوٹ کے موتی جڑے ہوئے تھے
 اور وہ کریمہ سے چھین کر بدھو کو دیا تھا سو وہ نہیں اور موتی مل کر بدھو کو ترکا ہوا
 یہ دیکھ کر بہادر خان پھٹا یا اور دل میں سمجھا کہ یہ کریمہ کا سہرا اور اس کے
 آہ کی آگ پر جسے گھر برباد کیا اور جانا کہ کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دینا
 اچھا نہیں ہوتا بدھو نے جب اپنے میان سے پٹارے اوگھنے کی خبر سنی
 رنج کے مارے ایسی بُری فوبت ہوئی کہ سوای مرنے کے اور کچھ باقی نہ رہا
 چار پانچ دن کے بعد سانپ کے کاٹنے سے بدھو کا پاؤں سڑنے لگا اور
 بہتر علاج کیا لیکن اچھا نہ ہوا پھر لوگوں نے صلاح دی کہ اسی طرح سڑنے
 دوڑ کر میر جاوے گی مناسب ہے کہ پاؤں جلد کاٹا جاوے آخر کاٹ کر تیل میں تلا
 گیا اوس روز بدھو کی جان پر ایسا مدمہ ہوا کہ رو رو کر موت کی آرزو کرتی
 تھی پھر چھ مہینے تک وہ اسی دکھ میں رہی جب جنگلی ہوئی تب بیٹھے بیٹھے جلتی
 تھی جو کوئی یہ حال نہ گھبرا کر بدھو نے ساری عمر کے لیے بدھو سے تو بہتی
 ہوئی لیکن پیدائشی شہر ریون جیون گنگا کے تہ تیون تیون اوسکا دل ایسا سخت
 اور سیاہ ہوتا جاتا ہے کہ اچھی بات اوس میں اثر نہیں کرتی اوسکی عادت تھی کہ کڑوا
 اور ساس کو ہزار ہا گالیان دیتی ایک دن بہادر خان نے کہا کہ اٹا اور کریمہ

بہادر خان نے زلیہ رکاوٹ نہ دینا
 شروع کیا

سے تو آج تک تیرا کچھ قصہ نہیں کیا یہ سنتے ہی آگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ اگر میں تصور
ہوں تو لوگوں میں دو بتی ہوں یہ کہہ کر کھسکتے کھسکتے کوئٹن کے پاس جا پہنچی
اور جیسے گرنے کا ارادہ کیا ویسے ہی سیان نے لپک کر جھوٹے پکڑے کتار
کیا برس دن کے بعد ایک دفعہ سختی اپنے نواسے اور بیٹے کو دیکھنے آئی تو بدھو
اوس سے کہا کہ کریمہ جب تک جیتی ہی تب تک مجھے چین غمی گی وہ بولی کہ کسی طرح
اوسے زہر دے دو تو گھر پاک ہو جاوے بدھو بولی کہ اؤنگوڑی سمیتیا پٹر پیل کٹی
موڈو ٹڈی خدا تجھے غارت کرے تو نے آگے صلاح دے کے میرا گھنا اور کپڑا
میں ملا دیا اور سانپ سے کٹیا لہجی لنگڑی ہو کے بیٹھی ہوں آگے مجھے کھانے آئی
ہو تو کھائے پھر اوس وقت باپٹی میں ایسی لڑائی ہوئی کہ کوئٹن قصائن بھی اتنا
نڈرے گی تیسرے روز سختی نے چپکے سے بڑھو کے کان میں کہا کہ میں تنوڑا سنکھا
جیتی آئی ہوں کریمہ تو اکثر روزہ رکھتی ہی جو پن بھرن افطار کے وقت شربت
پیتا ہی اوسے پانچ روپے دیکر زہر ملاو او را رسیدی کہ وہ کہنا مان لے بدھو نے
پن بھرن کو بلا کر سمجھایا کہ تو ایسا کام کرے تو جو در ماہہ تجھے وہاں ملتا ہی
اوس کا ونا میں تجھے دیا کروں گی اور ساری عمر کو تیری احسان مند ہوں گی
اوس آج یہ پانچ روپے تو اسکا چھٹہ بنو اگر پہنو غرض پن بھرن نے لالچ میں
اگر اوسکے شربت پن شام کے وقت زہر ملا یا لیکن ڈری کہ یہ حال کھلے
تو میرا گھر بار تباہ ہو جائے گا پھر سوچی کہ مصری اور کیوڑا تو ان کے گھر کا ہی
مجھے کیسے الزام ہو گا پھر خیال کیا کہ کریمہ نے میرے ساتھ بڑے بڑے سلو
کیے ہیں آج تک کبھی مجھے گالی نہیں دی کوئی کڑی بات نہیں کہی بلکہ قصور

ہوا معاف کیا اور میری طبیعت ماندی ہوئی تو میرے بدلے آپ سارا
 پانی بھر لیا ایسے آدمی کو زہر دیکر خدا کو کیا مومنہ دکھلاؤں گی وہ شربت
 لیے ہوئے اپنے دل میں یہ سب شوق رہی تھی کہ کریمہ نے شربت مانگا
 وہ گھبرا کر بولی کہ بی بی ذرا ٹھہر جاؤ اس شربت میں کچھ نہ لگایا جو اسے
 دروازے کی چمارن کو دیکر میں ابھی آتی ہوں یہ کمکر جلدی سے باہر جا کر
 ڈیوڑھی کے ایک کونے میں مٹی کا بدھنا چھپا کر اس ارادے سے رکھ دیا
 کہ فرصت کے وقت پھینک دوں گی پھر گھر میں جا کر دوسرا شربت بنا
 کر اسے پلایا اتفاقاً اسی وقت بدھو کا بیٹا گولی کھیلتا ہوا ڈیوڑھی میں
 آیا تو اسکی گولی اس کونے میں جا گری جہاں وہ شربت ڈھانکا ہوا تھا
 تھا دیکھ کر اسنے تھوڑا سا پیا تو میٹھا معلوم ہوا اور بھی پیاجب آدھا رہا تو
 اٹھا کر مکان میں لے گیا اور وہ اپنی نانی کو بہت ہلا ہوا تھا اس نانی
 میں نے کیا جہاں وہ بیٹھی تھی اور پیائے میں ڈال کر نانی سے کہا کہ تو
 آمانے تمہارے واسطے بھیجا ہوں وہ بولی کہ خدا تیری عمر زیادہ اور تیرے
 دونوں دشمن جادی اور کریمہ کو غارت کرے لاؤ میں اسوقت پیاسی بیٹھی
 تھی اور جی مارے گرمی کے گھبرا رہا تھا دل چاہتا تھا کہ تھوڑا شربت
 ہوتا تو پتی آج کل جٹھک کی گرمی میں نگور سے دن پہاڑ ہوتے ہیں آدمی کہاں
 تک پانی پیا کرے میرا پیٹ تو پیتے پیتے پھول کر ڈھول ہو گیا اتنا کہہ کر
 پی گئی وہ شربت بہت ٹھنڈا تھا اور خوشبودار تھا پی کر بہت خوش ہوئی
 اسی وقت بدھو سامنے آگئی تو اس سے کہا کہ اس وقت اسکے پینے

سے میرا کلیجہ پھٹتا ہوا قال تو اچھی ہی آج دشمن نہ بچے گا بدھو سنکر سانس نہ
 لگی لیکن اوسکو شربت کی خبر تھی جانا کہ شاید ٹھنڈا پانی پی لے پھر سچائی سے
 کہہ لیا ابھی سے کھانا کھا تو اچھا ہی اسیلئے کہ گھڑی دو گھڑی میں کریمہ مر جاو گی
 تو تمام رات بلکہ کل نہ رونا پڑے تھک کھانا نصیب ہو گا دو گھڑی کے بعد سچائی
 بیہوش ہو گئی اور دروازہ پر وہ لڑکا ہی کھینچا ہوا گھبرا کر گر پڑا اور گھڑی
 بھیر میں تڑپ تڑپ کے دونوں مر گئے لیکن بدھو کو معلوم نہوا کہ کس سبب
 سے ہوا رونے اور نہ بیٹھنے اور اپنے بال کھسوٹنے لگی تمام محلے کی عورتیں
 دوڑیں آگیاں ہو گئیں کہ کریمہ اور اوسکی ساس نے جادو کر کے میرے
 لڑکے اور مانگو مار ڈالا غرض ساری رات واوہا چار باہا درخان آدھی
 رات کو اپنی نوکری پر سے دوڑ آیا اوس بڑھیا کا بدن زہر کے اثر سے
 پھول کر ساری رات میں گٹا ہو کر جا بجا سے پھٹ گیا تھا محلے کی بعضی
 عورتوں نے شبہ کیا کہ بدھو کی نگاہ میں غصے کو وقت دوست اور دشمن
 برابر ہر شاید اوسنے مانگو زہر دے دیا کوئی کہتا کہ مانگو دیتی تو تعجب نہ تھا
 لیکن اپنے بیٹے کو کیوں دیتی کوئی بولا اوس پر کریمہ کا صبر پڑا ایک دھوپ
 جو پڑوس میں رہتی تھی بولی کہ خوب ہوا اوسکا بیٹا مر گیا پر سنون کے دن
 میرا لڑکا اور وہ ساتھ کھیلتے ہوئے لڑنے لگے تو بدھو نے ناحق مجھے پکاس
 لگا لیا ان دین سو یہ میرا صبر پڑا جب بیٹا مر گیا اور بدھو لہجی لنگہ دیا ہو کر
 بہت بد صورت ہو گئی تو بہادر خان نے اولاد کی امید پر تیسری دفعہ شادی
 کی اس بی بی کا نام شہزادہ تھا اور یہ ایسی شریر نکلی کہ بدھو کی شرارت

اوسکے ساتھ پانگ میں تھی نکاح کے دن لوہین شہین بہادر خان سرکار کے
 حکم سے لکھنؤ کو گیا تو یہاں شہزادہ نے بدھو کا دم ایسا ناک میں کیا کہ وہ اپنے
 سرے کی آڑ رو کرنے لگی لیکن موعضہ مانگی موت کہاں ملتی تو ایک دن بہت
 ناچار ہو کر بدھو نے ایک موقع پا کر شہزادہ کے کھانے میں زہر ملا دیا اور اسی
 دن شہزادہ نے بھی اوس سے کہا کہ سنو سہن میں نے تمہیں بہت سنا بہتر
 قصور معاف کر دیا پھر بہت لکھو تو اوس کے رو برو کر کے اوسکو کھانا کھلایا لیکن
 اوسہیں وہ تو راللا دیا جب وہ یہ ہوش ہوئی تو یہ ڈری کہ ہوش میں آویگی
 تو مجھے جھوٹین رسوا کرے گی اس ڈر سے اوسکے موعضہ میں پیلے گیلی سی
 بھری پھر کھسیٹ کر اوپلے کے مکان میں لٹا کر اوسہیں آگ لگا دی اور
 دروازہ باہر سے بند کر کے آپ جلدی جلدی وہ کھانا کھانے لگی جس میں بدھو
 پیلے زہر ملا چکی تھی کھانے کے بعد سوچی کہ وہ تو جل گئی لیکن لوگ مجھے
 کو کڑا ٹیلے اسیلے کہ گھر میں سوائی میرے اور اوسکے کوئی نہیں چاہا کہ یہ بلا کر یہ
 کے سر پر پڑے تو خوب ہی اوسہی دم اوسکے آگے جا کے ہاتھ جوڑ کے کہنے لگی
 کہ بہن آج بدھو کو نہیں معلوم کیا ہوا اور وہ فلاں کو ٹھہری میں پڑی ہو اس
 وقت میرے ساتھ ذرا وہاں تک چلو تو اچھا کہو وہ بولی اسی کے دکھ درد میں
 شریک ہونا تو بڑا ناپ ہی لیکن اپنے بیان کے پیر مناشہ کر کے کہا کہ سات
 برس ہوئے ہوں گے کہ انھوں نے مجھے ادس ٹھہر میں جانے سے منع کیا ہی
 اب میں بڑے حکم کیسے چلوں پھر شہزادہ نے ساس سے کہا کہ تم کرید کو حکم دو
 اوسنے پہلے تو مجھے بتائے انکار کیا اور کہا کہ یہ وہی بدھو ہے جس نے ناحق کرید کو

ہوئے ستایا اور جلانے اور زہر دینے کا ارادہ کیا تھا خدا اوسکو نجات
 دے گا لیکن جب شب براتن بہت ہاتھ جوڑنے اور پائون ٹپنے لگی تو کہتے
 تھے کہ انا کہ تو جا کر ذرا دیکھ آ لیکن بہت نہ بیٹھنا وہ بولی میں تو سبے
 اوبائی کیونکہ حکم کے اس گھر کے باہر پائون نہ دھرون گی ساس کو کئی دفعہ
 اس بات کی آزمائش ہو چکی تھی کہ بے میان کی مرضی کے چوٹ سے
 باہر تھم رکھنے کو یگانہ سمجھتی ہی چپا چپ جب کرمیہ کے نکاح کو برسوں
 گزر چکا تھا ایک دن اوسکا چہرہ ٹا بھائی ڈولی لیکر دوڑ آیا کہ جلد سوار
 ہو کر چلو آنا اس وقت بیماری سے بیہوش ہو گئی تھی لیکن سہا بھائی
 اوسوقت کھڑے نہ تھا ساس نے ہر چند سمجھا یا کہ تو چلی جائیں اوس سے
 کھدوون گی وہ خفا ہو تو میرا ذمہ ہی لیکن وہ ہرگز گنگنی دوپہر کے بعد وہ گھر میں
 آیا تو ادب سے جانے کو کہا اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہمیشہ کے واسطے جب کوئی ایسی
 بات ہو تو بے میرے پوچھے اپنی امان کے گھر چلی جایا کر دیکھو جب دیکھو گئی اور اوس
 باپ اور ناکو دیری کا سبب معلوم ہوا تو وہ تو بہت خوش ہوئے باب
 بولا کہ کہ یہی راہ پر ہمیشہ چلے گی تو انہی دنیا اور آخرت سنواری گی غرض
 شب براتن ناامید ہو کر اپنے گھر چلی گئی پھر کرمیہ نے اپنی ساس سے پوچھا
 کہ اوس نے تو مجھے کبھی نہ ہر نہیں دیا اور نہ کبھی جلایا یہ کیسی بات ہے جو شب براتن
 سے تمہارے کہی تھی وہ بولی تو تو اپنے خاں روزے میں لگی ہو تجھے دنیا کی خبر نہیں
 کہ کیا ہوتا ہے لیکن جو خدا کے بھروسے پر رہے اوسکا وہی نگہبان ہے شب براتن
 نے اپنے مکان میں پہنچ کر سوچا کہ بڑی مشکل ہوئی خیر اب بھی یہ ہو سکتا ہے

نرسکی لاش کوٹیا میں ڈال دوں پھر پھولنے اور پھٹنے کے چھپے جب وہ نکلی
 جاسے لی تو میں لوگوں سے کہوں گی کہ جب میں سوئی تھی شاید اس وقت
 کوٹیا میں گر پڑی یہ خیال کر رہی تھی کہ کیا رگی سیوشی آئی اور پار کھڑی میں
 کھڑی ایک دھوبن کا گھر بدھو کی دیوار سے ملا تھا مرنے دقت بدھو اور شہزادہ کے
 بگلی سے زور زور سے خرمزماٹ کی آواز اسے سنائی دیتی تھی اور جانا
 اتنے کے ان کچھ نہ کچھ اسکے گھر میں آفت ہونے کی ہوا اپنے لڑکے کی طرف دار ہو کر
 ہمیشہ دھوبن کے لڑکے کو گالیاں دیا کرتی تھی اس سبب سے وہ اپنے گھر
 میں چسکا ہو رہی تھی کے وقت پہلے پن بھرن آئی تو دروازہ بند پایا ہر چند پکارا
 تا جو اب دینے والا کون تھا پھر نکلن آئی وہ بھی چلا کر پھر گئی اتفاقاً اوسی روز چار
 گھنٹی دن چڑھے سما اور خان بھی لکھنؤ سے اپنے مکان میں آ پونچھا تو دروازہ
 کھولا یا کہ کوئی بند لا آ رہا کہ کیا کہہ سکے مکان میں جاؤں پھر اس خیال سے کہ کہہ
 چیزیں دیکھ سنے گی جو میں شہزادہ کے واسطے لایا ہوں وہاں نہ گیا لیکن گھبرا
 کہ اب تک دروازہ بند رہنے کا کیا سبب ہے سارا اسباب یا ہر رکھ کے اکیلا
 کے مکان میں گیا کہ یہ نے اور عہد کر سلام کیا اور خیریت پوچھی اس نے گھبراہٹ
 میں اوسکی بات کی طرف کچھ دھیان بھی نہ کیا اور یہی پوچھا کہ وہاں دروازہ
 اب تک کیوں بند ہے وہ بولی مجھے تو سطلق خیر نہیں وہ بولا کہ انا کو بیلہ بلاؤ وہ
 ایک کوٹھری میں نہائی تھی اس نے میں کچھ دیر ہوئی تو دروازہ پر جا کر
 سیڑھی لگائی اور اندر اتر کے دیکھا تو شہزادہ اپنے پچھونے پر مڑوہ
 پڑی ہے اور زہر سے بدن سڑ گیا اور بڑی بدبو آتی ہے پھر ایک کوٹھری

میں بھوکی جلی ہوئی لاشیں ملی او سکے بدن کی چربیاں ایسی بدبو کرتی تھیں کہ وہاں
 ٹھہر کر گلیاں موندھ پر رومال رکھ کے دروازہ بھیت سے کھول کر بلدی سے
 باہر نکل آیا اور رے رے لگا کر منہ دھو کر نو ذوق کر کے بیٹا گھر کی روٹی
 شہر سے گئے کووی تو وہ چہ چہ گھڑی گئے ہیں مگر کیا بہادری نہ انہوں نے اپنے دل
 میں سوچا کہ جو جیسا کہ لگا ویسا پاؤں سے کاٹنا اپنا کیا ان دنوں کے سنا سنہ آیا ما
 یہ احوال کہا وہ بولی کہ میں نے آج تک کبھی تیری خوشامد نہیں کی ہیں تو بھی
 بات کہتی ہوں کہ مجھے اون دنوں کے مرنے کا بالکل افسوس نہیں گھر
 کے مرنے کا البتہ غم ہوا تھا بہادر خان کو اولاد کی بڑی آرزو تھی کہ مال اسباب
 جو ہزاروں روپے کا گھر میں تھا سب کا مالک بنے لیکن بدحو اور شہر باتن کی
 شرارت دیکھ دیکھ کر پورے دن کی طرف سے ایسا دل بہٹ گیا کہ پھر بھی شادی
 کا ارادہ کیا اب وہ اور کریمہ اور اسکی ان سب ایک گھر میں رہنے لگے خدا کی قدرت
 سے برس دن پیسہ کریمہ کے ایک بیٹا پیدا ہوا بہادر خان کو اور اسکی ہر گز
 خوشی ہوئی ہمیشہ دادی اور سکواچھا اچھا کر اسکی گھنچائی اور پانی نہ دینا
 لیے رہتی نہ روت وہ پیسے کے وقت اپنی ماں کے پاس جانا بھی نہ دیتا
 روتا تو ساری رات دادی لیے گھڑی رہتی ایک دن کریمہ کی نماز نے موقع
 پا کر چیکے سے کریمہ کے کان میں کہا کہ تمہیں مبارک ہو کہ بدحو اور شہر باتن کا نام
 نہ رہا یہ بھنگا اسکی آنکھ میں آنسو بھر آئے کہنے لگی سنو خالہ اگر میں جانتی کہ
 میں کبھی نہ مرنے کی خوش ہوئی لیکن ایک دن تو مجھے بھی مرنا ہو
 مجھے اس بات کی بالکل خوشی نہیں اور کیا معلوم کہ میری موت کس طرح

لکھی یہ ایک روز بہادر خان نے خیال کر کے دیکھا کہ کریمہ ایک بہت خوبصورت
 بار پھول کا بنا کر گنگے میں بہنے بیٹھی ہے دل میں سوچا کہ اسکو گنگے کی بڑی ہوس ہے
 اپنی ماں سے یہ بات پوچھی تو اسنے بیان کیا کہ آٹھ برس سے اسکی میں عادت
 دیکھتی ہوں کہ اوس کو سننے کے چمن میں بار پھول عین ہر فصل کے موافق کوئی
 نہ کوئی پھول بویا کرتی ہے اور ہمیشہ اون کے پیچ احتیاط سے سال بھر رکھے ہوتی
 ہے اور وضو کی چوکی اوسکے کنارے بچھائی ہے اور وقت بوقت جب فرست ملی
 تو کمر پڑے سے اوسکی کیا ریان ایسی خوبصورت اور حسد دل بنائی ہیں کہ دیکھنے
 میں بہت بھلی لگتی ہیں تم ذرا اوس طرف جا کے دیکھو تو بہادر خان اوس طرف گیا
 تو دیکھا کہ بیسٹل ہاتھ نینبی اور بیس ہاتھ چوڑی ایک برہی کیاری اوسکے بچوں
 کے چمن میں وضو کی چوکی بچھی اور چاروں طرف سے اوس چوکی تک جانے کو راہ بنی تھی
 اور طرح طرح کے پھول کھلے ہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا بعد اوسکے سارا گھنا
 بدھوا اور شہزادہ کا جمع کر کے سنار سے صاف کر کے اپنے ہاتھ سے کرا کر کریمہ
 یہ پہنا کر اسے اب پھول کا ہار پہنا کر ضرور نین ساس خوشی خوشی زبور اوسکے روبرو
 لا کر بولی کہ تم یہ پہن کر میری رو دیکھ کر بہت روئی اور روتے روتے ایسی بچکی
 بندھ گئی کہ موصف سے بات نہ نکلتی تھی ساس اوسوقت تو چپکی ہو رہی دو سوسے
 وقت رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولی کہ وہی گھنا ہر جیسے پیچھے بدھوا اور شہزادہ
 میں کیسی کیسی لڑائی ہوتی تھی اور ساری عمر اوسکے جمع کرنے میں کیسی کیسی
 مصیبتوں میں گرفتار رہیں اور آخر کو اونکا کیا حال ہوا میرا میں کا پتا ہے کہ
 میں بھی کہیں زبور کی شامت میں گرفتار نہ ہو جاؤں اور اب تو میری عمر

پچیس برس کی ہو گئی ایسی چیز دن کی آرزو دل میں کم ہی سانس کے دل میں
 ہو کی اس بات سے ایسا اثر ہوا کہ وہ بھی رونے لگی اور کہا کہ تیری سی عقل
 خدا سب کو دے میری عمر تو پچاس برس کی ہو چکی لیکن آج تک دنیا کی
 لالچ و دل میں بھری ہوا تھا تو البتہ ہوا کہ تیرے بار بار سمجھانے سے میں نماز
 پڑھنے لگی اگر تیری مرضی ہو تو گھر بار کا بند و بست تو کیا کر اور میں تجھ سے
 قرآن پڑھنا شروع کر دوں وہ بولی تم ہر طرح گھر کی مالک اور میری بھلی
 برابر ہو تمہارا ارادہ ایسا ہوا ہی تو میں ہرگز منع نہیں کرتی ایک دفعہ جہاں
 نے کر دیے کہا کہ مجھے تعجب آتا ہے تمہاری طبیعت سے کہ گناہ کو پسند نہیں
 لیکن پھول کا ہار بازو بند وغیرہ بنا کر پہنتی ہو اور ہمیشہ ساری گرمی بھرنے
 ایک پنکھا پھولوں کا بنا کر اپنے پاس رکھتی ہو اسکا سبب نہیں معلوم ہوتا وہ جو
 کہ پھولوں کا شوق تو مجھے لڑکپن سے آج تک رہا اور اسیدہ کہ اور بھی کچھ دنوں
 تک یہ گاہا اگر سچ پوچھو جو خوبصورتی پھول کی جو سونے چاندی میں وہ بات
 کہان ہو لیکن لوگ قیمت کی طرف دیکھتے ہیں زیور کے رنگ و خوشگ کو نہیں
 دیکھتے اور بعضی نہ ان سویتیں بھاری وزنی گناہ پسند کرتی ہیں ناک کھٹنے
 کان پھٹنے اور ہاتھ پاؤں میں بیڑی ہتھکڑی پہننے سے نہیں ڈرتی بلکہ
 خوشاموتی ہیں سچ پوچھو تو ان میں اور بندی خانے کے قیدیوں میں کیا فرق ہے
 بہادر خان بولا کہ تم ہاگنا بھی نہیں پہنتی ہو اسکا کیا سبب وہ بولی کہ میں جب
 ملک میرا بیاہ نہیں ہوا تھا میری ماں ہمیشہ لاپچی عورتوں کی تکلیف کا حال اور
 دیکھنے زیور کی برائی بیان کیا کرتی تھی لیکن میں اسکو قصہ کہانی سمجھتی تھی

اور مشرق میں زیور کا شوق مجھے تھوڑا بہت ہوا تھا لیکن جب باپ تم نے میرا
 جگنو محضین کر دیا جو کہ نوالے کیا تو مجھے بڑا معلوم ہوا اتنا مال کی نعمت مجھے
 یاد آئی کہ گھنے کی محبت سے آخر رنج ہوتا ہوا وہی دن سے میں نے اپنا کاج
 اسیٹھا کر آگے ایسا شوق نہ کروں گی پھر تو کچھ اپنی مانسے سنا تھا بدھو اور
 شہزادہ کا حال گھنے کی بابت اپنی آنکھوں سے دیکھا بھلا ہوا ایسی مصیبتیں
 دیکھ چکا ہوا و سکوز یو کب پسند ہو گا ہاں جسکی عقل کی آنکھ سمجھتی ہو
 اور سکی بات نرالی ہی بہادر خان بولا پہلے تو گھنے میں دو آدمیوں کا سا جہا
 تھا اس سے لڑائی ہوا کرتی تھی اور تھا تا اب کوئی شریک نہیں وہ بولی
 گھنے میں زکوۃ کا بکیر اس پر ہر مہینے جو دین داریں اور دین او کو
 بھی اور کرنے میں کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہے اور گھٹے ٹھٹھٹے ہوئے پورے کا حسا
 بھی مشکل ہے مجھے تم اسکے پتے سے صاف رکھو کچھ دنوں کے پیچھے بہادر خان
 کی ماں بیمار ہوئی جانا کہ اب میں نہ بچوں گی کریم سے کہا افسوس میرا قہر
 ابھی تک تمام خواہد اسکے فضل سے کہہ دوں میں یہ لڑکا سیانا ہو گا اسکو تم
 منور پڑھانا پھر ایک کوٹھری میں نے جا کر کہا کہ اس جگہ پر دو ہزار روپے
 بہادر خان کے باپ کے وقت کے گڑے میں تھوڑا سا خوراک کبھی
 رشکی ہو تو کام آوے گا یہ سن کر کریمہ ایسی ڈری کہ اس کے چہرے کا رنگ
 او تر گیا ساس بولی خیر تو تو او داس کیوں ہوئی وہ بولی تم نے کبھی زکوۃ
 نہیں دی ایسے روپیوں سے میں ذرتی ہوں پھر انہی چھوٹی نند کا نام لے کر کہا کہ
 تم ان کے حوالے کرو تو خوب ہر ساس اور سوقت کریمہ کی ہمت اور روٹیل

سے بہت خوش ہوئی اور کہا تو ایسی نیک نیت ہو تو کبھی محتاج نہو گی پھر
 دس برس کا حساب کر کے پانچ سو روپے زکوٰۃ بین دیے اور باقی سے ایک
 مسجد بنانے کے واسطے دو نوں بیٹوں کو وصیت کی مرتے وقت بہادر خان
 کہا کہ میں تو خدا کے یہاں جاتی ہوں کر یہ کو اللہ کے حوالے کرتی ہوں لیکن
 تم یہ سنو کہ میری بہو ہو تو یہ ہر اور بیٹی ہو تو یہ نی اور یہ دینا کی جیسی پڑی ہاتون
 سے خبر نہیں رکھتی جتنی اسکی خاطر داری کرو گے تو یا میری خدمت کی پھر کر یہ
 کو گے دلا کر روئے لگی اور کہا کہ بچہ میں تو خدا کی بندی گنتی ہوں لیکن اوسکے
 کرم کا بڑا اجر دے گا ہر جہان تک تم سے ہو سکے قرآن پڑھو پڑھ کر مجھے ثواب بخشا
 کرنا پھر کریمہ کی ساس نے کلمہ پڑھتے پڑھتے انتقال کیا اوسکے مرنے کے چھپے
 بہادر خان کے چھوٹے بھائی پر فلسفی آئی بہت تکلیف سے اوقات کٹنے
 لگی تو کریمہ نے میان سے کہا کہ تم اوں کو اپنے بلے کر لو تو اچھا ہو وہ بولا
 ہمیں اتنی گنجائش کہاں کہ اوں کے گھر کے چار آدمیوں کی خبر گیری ہو سکے
 وہ بولی کہ بڑا بھائی باپ کی جگہ کہلاتا ہے تمہرا اوں کا بڑا حق ہو اور وہ تمہارا
 قسمت بانٹ نہیں گے اوں کی روزی بھی خدا بھیجے گا غرض اوسکے سمجھانے
 سے دو نوں بھائی کو جو مدت سے جدا تھے اب ایک ہو گئے بعد اوسکے کریمہ
 اور بہادر خان مدتوں مل گئے اور چار بیٹے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جب
 زندگی کے دن پورے ہوئے تو میان بی بی نے اپنے اپنے وقت پر انتقال کیا

حاصل حکایت پنجم

جو عورتیں دانشمند اور صاحب عقل سلیم ہیں وہ زیور پہنے کاشوق نہیں رکھتی
 ہیں اگرچہ میسر ہو اس واسطے کہ آدمی کا حال ہمیشہ ایک طور پر نہیں رہتا
 حالت تکلیف میں وہ گنا صرف ہو گیا تو وہ طرح کا بچہ اسنگیر ہو ایک تو یہ
 کہ اس زیور کے تلف ہونے کا ملال دوسرے اور لوگوں کی نظر میں بھی
 دلیل معلوم ہوتی ہے اور ساتھ اسکے لوگ طعنہ زنی کرتے ہیں کہ یہ عورت
 گناہ میں کرکیرا اترا تی تھی اور کسی کو خیال میں نہیں لاتی تھی اب دیکھو یہ وہی
 ہے کہ جسکو اپنے زیور اور لباس پر کس قدر غرور تھا اب تائبہ کا پتلا بھی
 نہیں ہے کسی بد نصیب ہے کہ جسکے پاس کچھ نہ رہا زیور کیا اب تو ریشم کو مٹا دی
 حکایت ایک شخص بد اخیش نامے قدوائی جو لکھنؤ کی ایک مسجد میں مفلسی
 اور تباہی کی حالت میں رہتا تھا ایک بار اپنا حال بیان کرنے لگا کہ میں نے
 کبھی کسی کی نوکری نہیں کی میرا داد از منیدار تھا اسکا گائون نواب گنج کے
 علاقے میں اب میرے چھپرے بھائی کے قبضے میں ہے او میں سے چالیس سیکے
 زمین کا محصول پچاس روپے سالیانہ اور دس من ہر قسم کا غلہ مجھے ہمیشہ ملا
 کرتا تھا اسی پر اوقات بسر کرتی تھی جب میرا بڑا بیٹا اٹھارہ برس کا ہوا تھا
 میں اسکی شادی شہری بڑے کو بولا کر پوچھا تو وہ دو لکھا دو لکھن کی ساس کا
 نام دریافت کر کے گھڑی بھرتک بیٹھا بچا کیا پھر کئی دفعہ انہی اونگلی پر گنا
 میں میگہ لگو کنبھہ سنگھ گڑگ پر چھٹیکہ تولا گنتان آخر بولایا کام بہت
 سزاوار ہو گا جس دن سے لڑکی تمہارے یہاں آوے گی اسی دن سے
 سدی مفلسی جاتی رہے گی تب میری ساس نے ایک ٹوپ بھریش

اور چار گرہ ہلدی اور ایک کلمہ کڑوا تیل اور چار پانچ وخت ہری دودھ کے
 اوسپر رکھ کر برہمن کو دیا آخر وہ تیل اور راش اور بھات اور لگن اور سیاہ کاڈ
 مقرر کر کے چلا گیا میں نے سوچا کہ بڑے گھر کی لڑکی آوے تو نہرا اپنا نسو کا گھنا
 بھی پاس ہوگا اور سوڈو سوڈو نقد بھی جینیر میں ملین گے میرے گھر کی آمدنی تو ہمیشہ
 روٹی کڑے میں خرچ ہو جاتی تھی اون کے گھر کے لائق برات ملے جانے کا مجھے
 مقدور نہ تھا لوگوں نے سمجھایا کہ تمہارا یہ بڑا بیٹا اور تمہارے بزرگوں کا لوگوں
 میں بڑا نام ہی اسکی شادی میں دھوم دھام نہوئی تو لوگ کیا کہیں گے اور اس
 میں تو شبہ نہیں کہ شرعی بیابہ بہت خوب ہے لیکن اس زمانے میں شرع پر کون چلتا
 اور شرع کا مقدمہ بہت مشکل ہے ہاں فقیری اختیار کرینی ہو تو سہوٹھا اور لنگوٹا
 پاندھ کر کسی جنگل پہاڑ میں جا بیٹھو اور تم یہ نہیں سمجھتے کہ تمہارے باپ نے دنیا میں
 اپنا نام کیسا روشن کیا آدمی سپوت نہ تو تو کپوت بھی نہو نا چاہیے کیا تم باپ کا نام
 ڈبو ڈگے غرض لوگ بہت میرے پیچھے پڑے تو میں نے کہا کہ میرے پاس تو سونے
 روپے کا بھی ٹھکانا نہیں میں کہاں سے یہ سب سامان کمرون بڑی مشکلوں
 دو برس میں آہستہ آہستہ پار پانچ جوڑے کا سامان کیا ہی اونھوں نے
 کہا اپنے حصے کی زمین کیسے پاس رکھ دو پیچھے جب لڑکے کو سلامی ملے گی تو
 چھڑا لینا میں نے کہا کہ آتش بازی اور ناچ وغیرہ میں ستور روپے کا نہریج
 ہی اور جب یہ ہوا تو اور کئی سامان بھی زیادہ کرنے پڑیں گے سب بلا کر
 دو سو روپے سکھ نہ لگیں گے اونھوں نے کہا میان اتنی کنجوسی پر کب
 بنادھو تمہارے گھر میں تو چاند اور ہی آل اور دکی شاوی بیابہ میں ہم

خسب چمکیا تو کیا اپنے سر پر قبرین سے جاؤ گے اور دنیا کی تنگی ترشی تو پہلی جاتی
 ہر اسی طرح آدمی ڈرے تو کاسے کو ٹھکانا لگے جن کے پاس کچھ نہیں ہوتا وہ بھی
 ہست کر کے چار چار ٹائفون کا بیج کرتے ہیں تم سے سامان ہو سکے تو کوہم
 تدبیر کروین پر تاب ل سیٹھ کے یہاں عیشہ سے ہمارے دین ہر جلو او
 یہاں تمہاری زمین برس دن کے وعدے پر رکھو ادویں تم کسی بات کی
 فکر کرو اور بھائی بندوینا میں کام آتے ہیں ایسے وقت ہم تمہارے شریک
 نہ ہو تو کیا قیامت سکون تمہیں بخشا دین گے خیر میں نے اون کے سبھی نے
 سے وہ زمین ڈیرہ سو روپے پر زمین رکھی اوسکے علاوہ سو روپے اور
 بھی ادھار لے کر شادی کا پورا سرا انجام کیا لگن کے پیچھے ماش اور
 بھات اور تیل کا دن مقرر ہوا اور دولہن اپنے گھر مانجھے میں بیٹھی
 ایک روز بی بی اور دوسرے روز شاہزادہ کھلایا گیا کئی عورتیں رات کے
 وقت کات ہوئی لال پری کے تالاب سے جا کر شیشی لائیں اور نیا چولہا بنایا
 گیا پھر اوسمیں آگ ملی تو گھر کی ساری ڈرکیاں جیت ہو کر ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہنسیں اور ایک گھر وندہ بنا کر چاول کی پٹھی سے چھاپا گیا گھر سے رنگ
 گئے دروازہ بھی چھاپا گیا اور دروازے پر ایک رسی میں آسم کے پتے باندھ
 کر ٹکائے گئے اور دروازے کی کٹھنی میں ایک زرد پولی میں رائی اور
 لون اور تیل اور کالا ماش رکھ کر باندھ دیا اس واسطے کہ دولہن کا آنا گھر میں
 سزاوار ہوا کہ جس روز دولہن کے اوپر ہادی پڑھی اوسکے دوسرے
 دن ہمارے یہاں سے میت دی بھی گئی برات کے روز دولہن اپنے

اور پانچ بھانڈو کو بلوا کر دو دن اور دو رات نچ کرایا کھانے کا سامان گھسیٹا
 اور ماش وغیرہ تو پہلے سے موجود تھا پندرہ من عمدہ چاول بانسی کے البتہ سنگوں
 پڑے لیکن تم جانتے ہو کہ شادی میں بہت کام پڑتا ہے تھوڑا تھوڑا کر کے سارا تو
 خرچ ہو گیا برسات کے دن پہرات گذرے دو ملکا سسرال کے دروازے پر پہنچا
 تو آتش بازی چھوٹی اور نچ ہونے لگا تھلے کی ساری عورتیں کوٹھے پر تماشہ
 دیکھنے کو چڑھیں تو جن کو میں نے کبھی نہ دیکھا تھا وہ سوقت نظر آئیں پیچھے سے جب
 میں نے تیسرے روز تائن کو ایک ایک کا پتہ نشان چہرہ مہرہ اچھی طرح بتلا
 پوچھا تو اس نے کہا وہ فلاضی کی بیوی اور ادھر والی فلاضی کی نواسی اور کچھم کے
 کوٹھے پر خدے کی بہن تھی جو بار سال نواب گنج میں بیاہ گئی پھر جب دولہا
 گھر میں آئے تو ساری عورتیں اوسکے سامنے اکٹھے ہوئیں آدھی رات کے وقت
 فاضی آیا تو پانچ لاکھ اشرفی اور دو ہزار میں سونا اور چالیس ہزار میں چاندی
 کا ہر مقرر ہوئے نکاح پڑھا گیا فاضی کو پہلے چار آئے پیسے دیئے تو وہ سانبھی
 نہوا اور بولا کہ نکاح پیچھے آٹھ آتے ہر گون کے وقت سے بندھا ہے
 چلا آتا ہو اسکی دستاویز میرے پاس موجود ہے تم نہ دو گے تو میں ماش لے کر
 سزا دل لاؤں گا پھر میں نے پانچ آئے دیئے تب بھی راضی نہ ہوا اور گھڑی بیک
 بیٹھا غل مچاتا رہا آخر کو چھ آئے اور ایک کچا پیادے کراد سکھ راضی کیا اوس رات
 کو دولہن کے باپ نے ارادہ کیا کہ باہر اگر مجلس میں بیٹھے لیکن اوسکی بی بی نے
 منع کیا کہ کیا تمہاری عقل ماری گئی لڑکی کا اپ بھی گسین باہر نکلتا ہے تم اسی کو نہ
 میں چپ چاپ دیکھے رہو اس سبب سے وہ باہر نہ آیا غرض نکاح کے بعد

صبح کو دو لکھا گھر میں گیا تو میرا شن آئی اور ساری رسم رسوم کے بعد پانسو روپیہ کا گنا اور تین لکھ اور ایک ہزار اور گیارہ روپے کا نو روپہ غیہ چھوٹے چھوٹے چالیس برتن جو لڑکی کو ہمیز میں ملے تھے سب برادری کے سامنے دکھایا گیا اور سو روپے سلام کرائی کے اور ایک تلو اور تین تلو اٹھنا لیا ہڈی کی لگی ہوئی اور سواری کا ایک ابلق ٹانگھن دو لکھا کو بلا عرض برات رخصت ہوئی خوشی خوشی لڑکی کو اپنے دروازے پر لائے لڑکیوں نے دروازہ بند کر لیا کہ پہلے ہمارا حق دو تو کھولیں عرض دس روپے دینے کا اقرار کیا پھر ڈولی ڈیوڑھی میں رکھی گئی دو لکھا اپنی بی بی کو سب عورتوں کے سامنے اٹھا کر مکان کے بھیتر سے گیا پھر جلوہ دکھایا گیا لائے کی مار ہوئی جو اکھیل گیا جنھوں نے مجھے مہاجن سے قمر میں دلایا تھا اس روز مہاجن سے جا کر کہا کہ تم بیٹھے کیا ہو سو روپے سلام کرائی میں ملے ہیں پیشہ کا تعلق ہو فی الغور مہاجن اگر سر رکھ کر ہو اور اتفاقاً کر کے ملے گیا دو سو روپے دن چوتھی میں پچاس آدمی اور دس گھوڑے اور ایک ہاتھی لیکر میرے گھر آئے پہلے میں یہ سمجھا تھا کہ آدمی کم آویں گے اور جو کچھ کھانے پینے کا سامان جمع کیا تھا پہلے ہی خرچ ہو گیا تھا ناچار عزت کا معاملہ سمجھ کر میں نے اپنی بی بی کا جوش اور بازو بند سترہ روپے پر گرو رکھ کر جلدی جلدی سارا سامان کیا لیکن تب بھی کہتے پکاتے آدمی رات گزر گئی جب وہ لوگ کھانے بیٹھے عورتوں نے گھر میں ادلی پوئی کا ناشرو کیا وہ لوگ کھانا کھاتے ہوئے گالی سُن کر منہ بستے جاتے اس لیے کہ اس روز گالی کھانے کا دستور ہی مگر اتفاقاً اون میں ایک شخص بھلا آدمی البتہ

ناخوش ہوئے کہنے لگا کہ ان بے غیرت عورتوں کو منع کرو لیکن اوس کا کہنا کسی نے نہ مانا کھانے کے پیچھے پان جو بھیجا گیا تو ہنسی کرنے کے واسطے عورتوں نے کسی پان میں نمکس اور بی مین چوسنے کی منیگتی اور کسی میں کتھہ کی جگہ پر چوسنے کی رکھ اور کسی میں چوگنا چونہ لگا کر دوسرے اوپر چاندی کا لادق چپکا کر باہر بھیجا غرض صبح کے وقت وہیں اپنے سیکے گئی تو دولہا بھی ساتھ گیا وہاں نو دن تک رہ کر اچھا اچھا کھانا جو میرے لکھ بھیجی نکھایا تھا کھایا کیا تمام دن دروازے پر بیٹھ کر سالہ اور غیر لوگ بھی اوس سے ہنستے اور گھر میں جاتا تو سالی وغیرہ کئی عورتیں آکر اوس سے ٹھٹھا کرتی ایک دن جو یلی میں سوتے وقت کسی عورت نے آکر اوس کے ماتھے میں ٹکلی اور سینہ پر لگایا لیکن اوس کو کچھ خبر نہ ہوئی سوتا ہوا ایک بارگی دروازے سے باہر چلا گیا تو اوسکی بڑی ہنسی ہوئی ایک دن دوپہر کے وقت گھر میں سوتا تھا تو ایک عورت نے دو ٹوٹے پائی اوس کے پاؤں پر ڈال دیا اور کھل کھلا کر نہی تو وہ جاگ پڑا غرض نو دن تک کوئی بات شہسہہ نہ ہوئی اور پچھلے دن کی باقی بڑی جو وہاں کی عورتوں نے دولہا سے کی ہو تو ابھی ذات تو تمام دنیا میں بدنام ہو چکی تھی انھوں نے ایسا ایسا کام کیا کہ کبھی ان بھی اون کے ساتھ شرمناک اور بدنامیوں میں دوٹھا کو ایک جڑا بیت اچھا سسر نے دیا اور ساس نے میان چرا کو ایک شہسہہ دی چنی ناٹن جو رو برو میٹھی تھی بوتی لکھیاں حکیمنا گم جا کر ساس کا سبک بھول جاتا تو دن پیچھے جب دولہا گھر میں آیا تو عورتوں نے چھتر پر چڑھ کر ننگا لگایا ہمارے خاندان میں اسی روز ننگا لگایا جاتا ہی جن دنوں وہ سسرال میں تھا ساس نے کہا کہ دیکھو تمہارے باپ میوے کی مشکیاں اور مٹھائی کے کوٹھے سب آدے آدے خالی لائے کوئی سوئے نہ کھاتا

نہیں محلوں اور سارے جوڑے سے رنگے میں کسی کیلئے ہنسی نہیں ہے کہ سسے کے پیشانی میں ڈال دیا ہو اون کو

تو فوج تھی تو ہمارے یہاں کیوں شادی کی اور دونوں لڑکی تمہارے
 یہاں رہی لیکن تمہاری مانے اوسکے کھانے کو کبھی نہ پوچھا تمہیں میری
 بات کا یقین نہ تو پختی نائن سے پوچھ لو نائن بولی میان میں کہ تو یقین
 سکتی لیکن بُرا مانو تو ایک بات کمون تمہارے گھر میں بہنوں کی بُری
 قدری ہو کو کون پوچھتا ہے تھر پاس کہنے لگی کہ اسی سے یہ حال تہہ آگے
 کو کوئی کیا امید رکھے اور تم یہ نہ سمجھنا کہ ہمارے گھر میں کچھ پوچھی نہیں تمہاری
 مائے پاس اب بھی ہزار روپے سے کم نہوں گے لیکن وہ اپنی بیٹی کو بہت
 چاہتی ہے تم سے چڑا کر اسکے واسطے ہر سال چار پانچ سو روپے لپٹی کے اور
 چار دوپٹے لسل کے بھیجتی ہے اور ابھی وہ مہینے ہوئے کہ نو اسی کیواسطے تین
 روپے کی نتھ گڑھا کے بھیجی ہے اور دیکھو کہ تمہارا بہنوی آتا ہے تو اوسکی خاطر
 ہوتی ہے گوشت اور پلاؤ کھانے کو پاتا ہے اگر ماکو تمہاری مائے ہوتی تو تمہارے واسطے
 ہی روز پلاؤ کیون نہ پکتا ہو سکے تو تم جدا ہو جاؤ دینا میں ہمیشہ اپنے بابا کا
 کون ساتھ دیتا لیکن زمینداری اپنے قبضے میں رکھنا نہیں تو سارے بھائی
 بانٹ لیں گے دیکھو شمشیر علی کا بیٹا کیسا بہت والا ہے کہ ذری سی بات پر بی بی
 کے واسطے مالو سیکڑوں گالیاں دین اور باپ پر تلوار لٹینے کو دوڑا اور میں
 بہنوی کو کبھی اپنے گھر پہنچنے نہیں دیتا نائن بولی کہ بی بی تم بہت کاہلی کو کہتی
 ہو کہ خنیں قتل ہوگی تو آپ اپنا گھر سنبھالیں گے پھر وہ کھا جب رخصت ہوئے
 لگا تو نائن نے ساس کے اشارے سے کہا کہ یہ اشرفی چاہو تو ہمیں کہتے جاو یہ
 کبھی تمہارے دل میں نہ آوے تو سب کا کوئی گناہ نہادینا ساس بولی لیجائے یہ

نہیں یہی وہاں اپنے باب کو دیوین تو کیا مسالہ تیرے نزدیک تو بیکراہ وہ گمراہ
 ہر لیکن خیر ختی ہی کہتی ہی تو چاہو رکھتے جاؤ آخر دو لکھانے اوسکے پاس وہ
 اشرفی رکھوا دی اور بولا کہ کان کی بالیاں جو پہلے کی مین ذرا ہلکی مین اوس مین
 تم کسی شمار سے ملو دینا پتھر جب وہ اپنے گھر آیا تو بہتیری باتوں مین
 ماسے لڑائی شروع کی اور اس تاک مین رہتا کہ دیکھو مین میری ما مجھے چاہتی
 ہی یا نہیں کچھ دن پیچھے لڑکے کی اسید ہوئی تو تیسرے مینے دستور کے موافق
 پکوان وغیرہ پکا کر تقسیم کیا گیا اور گھر والوں نے بھی کھایا لیکن ساتویں مینے
 پیٹ کر گیا تیری سحر مین نے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ سسرال
 مین میری لڑکی بھوکہ سے مر گئی اگر تیرے فاقے ہی سوکھی روٹی پیٹ بھر پایا
 کرتی تو پیٹ کا سپکو گرتا لوگوں نے در اسکینہ کا موعظہ تو دیکھو کسی دلی ہو گئی
 ہی کہ سوا سے ہڈی اور چمڑے کے کچھ نہیں ہی تم موعظہ سے بھونکو تو اوڑ جائے
 سکینہ کی خالہ بونی گاج پڑے اس کی ایک ایک منٹ چاہو گین لوڈا رھا
 لکے ہیست ہو جائے ہائی اری قصائن ساس سکینہ کی دشمن ہو خدا کرے
 اوسکے اوپر حیت پٹ پڑے اتفاقاً ایک عورت جو وہاں بیٹھی تھی بولی
 مجھے خدا کو موعظہ دیکھا نا ہی مین تو سچ بات کہہ دیتی ہوں چاہے کسی کو بڑا لکے
 چاہے بھلا لکے شہزاد کے مینے مین جب تیرے کانوں مین ڈاکہ پڑا تو
 مین ہمارے منہ کے گھر آٹھ دن تک رہی روز دیکھا کرتی تھی کہ اسکے واسطے
 سہوڑا سا کھانا بہت اچھا گھر بھر سے علیحدہ پکنا تھا صبح کو اوڑ ڈیو
 پہر دن چڑھے اور تیسرے پہر کو اوڑ رات کو چارہ دن کھاتی تھی

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے دشمن کو کچھ روگ ہی نہ تھا کہ بولی فوج او سکوروگ
ہو میں نے سنا ہی یہ اپنی نند کے ساتھ کھایا کرتی تھی دو بار کہ میں اسکی
نظر نہ لگ گئی ہوا ایک عورت بولی تو مہر ماش او سپر سے اوتار کے حلال
خورن کو دید و دوسری بولی کہ جہدام کی رائی اور سپیا بھسروں ہاتھ میں
لیکھ جلتے ہوے چوٹے کی طرف بیٹھ کر کے کھڑی ہو پھر جھک کر اپنے دونوں
پائون کے بیچ سے او سکوروچے میں بھینک وجہ وہ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ
کہ جیسے رائی ٹون جلتا ہی ویسے نظر جل جائے وہاں ایک قصائیں موجود
تھی بولی کہ تم ایک پیسے کا گوشت اور ایک اوصیلے کی کلیجی لیکر چل کوئے کو
کھلا دو وہاں ایک فقیر بھی بیٹھی تھی بولی کہ مجھے ایک پیسا دو تو میں ایک
درخت اوکھاڑ کر اپنے کوٹھے پر دھوپ میں رکھ دو گی جیسے وہ سوکے گا تیسے
روگ بھاگے گا ایک بولی کہ تم شیخ سڈو کا لکلا مانو کسی نے کہا میں ابھی
قال کھلاؤ کسی نے کہا کہ تم میرا ثن بلا کر حضرات کر او ایک مالین سے لکلا
کہ تم دی بی مانا کا بکر مانو جو ملی تالاب سنگنار سے پر نیم پر رہتا ہیں تو سارا
روگ جاتا ہے پہلے تو یہ سب سنگریہ کیلینہ کی ماگھرائی کہ میں کیا کروں آخر کو
اپنے دل میں ٹھہرایا کہ آہستہ آہستہ سب کچھ کرنا چاہیے لیکن ہر روز لوگوں
سے کہتی کہ بدار بخش سلام کرائی کار دہیہ تو پتھر کر لیکے لیکن یہ مرنی ہو سکی
کچھ نہیں لینے اتنا کہہ کر بدار بخش نے کہا کہ جب مجھ کو خبر ہوئی تو ایک حکیم
اوسکا سارا حال بیان کیا اوسنے کہا کہ خالی بیٹھے ہوے کو اکثر یہ بیماری
ہو جاتی ہے آدمی کو چاہیے کہ کچھ نہ کچھ محنت میں لگا رہے تو غذا انجوہی تحلیل

ہو کر بدن کو لگتی ہر آدمی تند رشتہ تائی اور بالفعل اسکو ضعف معده
 ہی اور گھمی اور وہ وہی اس بیمار کو مضر تر کچھ دن ایسی چیز و نیکار پر ہنہ
 کر او مین نے یہ بات اپنی ہو سکینہ سے جا کر کہی تو وہ اپنی ان سے چپکے سے کہنے
 لگی کہ انکاپہ مطلب ہی کہ جس میں اور بھی میں کم زور ہو جاؤں بعد اس کے
 دو سو سے سال پھر لڑکا ہو میوالا ہوا تو ہوا اپنے ایک کو گئی وہ ان او سکی مان
 تعزیر کے سامنے جا کر سنت مانی کہ یہ لڑکا اچھی طرح پیدا ہو گا مگر برس تک ہر
 محرم میں امام حسین کے نام کی بھیک منگو اوں گی اور اسکا نام منگور کھو گئی
 کسی نے اس سے کہہ دیا کہ ایتھھی میں ایک برہمن ایسا شگون بچا رہا ہے
 کہ کبھی اوں میں فرق نہیں پڑتا فلاں نے فلاں نے کہ ان کو جو کچھ اوسنے بتایا تھا وہی
 بہ اثب اوں سنایا کہ روپیہ بھجو کر اوں کو بویا اور کہہ کہ ایسی آپا سے کرو
 کہ اس دفعہ لڑکا بچ جاوے اوسنے پھر دیکھ لیا کہ اس دفعہ کچھ خطرہ نہیں
 ہی تم خاطر جمع رکھو لیکن ایک کام کرو کہ میں میں آتا اور سپیری بھجھتی اور
 ایک میں گزرتی برہمن کو دان کرو وہ بولی بہت اچھا جب برہمن کچھ پانچ
 رخصت ہونے لگا تو بولا کہ تم فلاں نے فلاں نے تو مہ کے برہمنوں کے سوا ہی اور
 کسی برہمن کو دان نہینا اور اچھی طرح جانچ کے یہ کام کرنا اسپرو بولی کہ مہا
 یہ کام تو تمہیں سے ہو سیکے گا وہ بولا کچھ خپتا نہیں لاؤ میں کسی کو دید و لگاؤ نہ لگاؤ
 مدار بخش بولا کہ جو جو کام وہ لوگوں کے بتانے سے کرتی تھی جو کچھ اوں میں فریج ہوتا
 سب میرے گلے پڑتا تھا چار چار دفعہ نائن بھیج کر ہر چیز خفیہ سے یہاں آتے
 منگواتی اور میری بی بی کبھی ذرا بھی دینے میں کچھ تال کرتی تو میا لڑکے سے

ہوتا لیکن ہوتا ہی جو خدا چاہتا ہی آدمی چاہا اپنا ایمان رکھے چاہے کھو دے
 آٹھویں مہینے مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا تب سکینہ کی ماں نے پہلے تو اپنے میان کو
 سبکدروں گالیاں دیں کہ تھنے فلاسنے حکیم کی کیوں دوا کی نہیں معلوم اوسنے
 کیا دوا جس سے لڑکا مر گیا پھر کہا کہ تم تو سکینہ کو دیکھ کر جلتے ہو لیکن اپنے پوتا
 پوتی پر جان دیتے ہو تو دوا دے کے میرے پاس لگا کر بھیجا کہ تین سو کی کو بھیج
 نہیں دو دفوا و سکا پیٹ لگا گیا لیکن کسی نے کچھ تدبیر نہ کی سکینہ کا مومن اور
 وہاں بیٹھا تھا کہنے لگا کہ پر مومن میں اس طرف اپنے کھر کو آتے ہوئے ایسوی
 کی سہرا میں اور ترا تھاستان شاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو وہ آم کے
 ایک درخت کو دیکھ دیکھ کر کہہ بہت تھ لگا لگا کر آئے اب معلوم ہوتا ہے کہ شاہ
 نے کھاتے تھے دیکھو آخروہ نیچا پھر درخش سے کہا کہ جب میرا لڑکا کھسلا
 گیا تو نہیں معلوم ساس نے کیا بکایا کہ وہ مجھ سے جدا ہو گیا اور میں برس
 میں اپنی زمین چھڑانے کی فکر میں ہوں لیکن آج تک اتنا پیسہ نہ دیا چار
 اب ایک مسجد میں چار روپے ماہواری پر اذان دینے کی نوکری کر لی ہے تو

حاصل حکایت ششم

کہ آدمی حورنوں کے کہنے سے گمراہ ہو جائے اور شرک و گناہ کی باتیں کرے
 لگے جو خدا چاہتا ہی وہی ہوتا ہی دیکھو اس شخص نے اپنی جو روکے کہنے پھیل
 کیا روپیہ بھی برباد ہوا اور لڑکا بھی تہیجا اور ایمان میں بھی بڑا خلل پڑا
 جنگو اللہ تعالیٰ نے عقل کامل عطا فرمائی ہے اور فہم سلیم دیا ہے وہ ہر حال

میں اللہ پر بھروسہ اور توکل رکھتے ہیں اور عورتوں کے بہکانے سے اولاد کے لیے شرک اور کفر میں مبتلا نہیں ہوتے اسکے عوض میں اللہ تعالیٰ ان کے سب کام بنادیتا ہوا نبی مراد کو بھی پونہ پونہ میں اور ایمان بھی باقی رہتا ہوا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی توفیق دے کہ دنیا کے تعاقبات آخرت سے آخرت کے مواضع میں مبتلا نہ ہو جائے

حکایت سندیہ میں ایک شخص کا نام احمد اور اوسکی بی بی کا نام کافیہ تھا اوسنے اپنے میان سے قرآن اور کئی کتابیں دین کی پڑھیں اور ایسے چال چلن اختیار کیے کہ نیک نخت عورتیں اوس سے نصیحت کی باتیں سننے جایا کرتی تھیں اوسکے مزاج میں علم ہونیکے سبب سے کچھ غرور نہیں آیا اپنے قریب سب عورتوں سے بڑھکر بزرگ نہیں سمجھتی تھی اور یہی جانتی کہ حسب طرح اور سبب خدا کی بندیاں ہیں اس طرح ایک میں بھی ہوں ایک دفعہ کئی عورتوں نے یہ چچا کہ وہ کون کون باتیں میں جیسے آدمی مشرک ہو جاتا ہو تب اوسنے ایک کتاب میں پڑھنا شروع کیا پہلی بات ہر جگہ حاضر ناظر رہنا اور خند و یک کلمی بات نہ سنا اپنے ارادے سے مارنا جلانا کیسے کوئی کسی کو نہ فریاد یا جیہاں میں رہتی یا یہ طاقت ہو اسی اللہ کے اور کسی میں نہیں پھر جو کوئی کسی پر غصہ یا غیظ یا کینہ یا حسد بھرت ویرجی کو دور دور سے پکارے اور ٹھٹھٹے یہ کہتے اور سنو نام یہ کہتا یا پھر سے مراد مانگے اوسکی منت اور نذر تیار کر کے تو ایسے ہوں سے آدمی سے ہو جاتا یہ دو سہری بات یعنی کام اللہ تعالیٰ کے فی اپنی عبادت کے لئے مقرر کیے ہیں جیسے رکوع یا سجدہ کرنا یا تہ بانہ ہر گز سے ہونا یا نہ ہونا

پرمال خرچہ اوسکے نام کا روزہ رکھنا اور اللہ صاحب کے مکر کی طرف یعنی
 کعبہ شریف کی زیارت کو سفر کر کے جانا اور اوسکے چاروں طرف طواف کرنا
 اور وہاں منت مانتا اور سپر غلاف ڈالنا اور سکی جو کھٹ کے آگے کھڑے
 ہو کر دعا مانگنا اور وہاں ایک پتھر کو جو مینا اوسکی دیوار سے اپنا منہ ملنا
 اور ساغلاف پکڑ کے دعا کر اوسکے چوگرد و نشینی کرنا وہاں فرش بچھانا
 اوسکے کنوے کے پانی کو جس کا نام زعفران ہے تبرک سمجھ کر پینا اور دُور دُور
 لیجانا یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بتائے ہیں پتھر اگر کوئی کسی
 پیرو پیغمبر کو یا امام یا شمس کو یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان یا چلہ کو
 یا مکان یا طاق یا نشان کو سجدہ یا رکوع کرے یا اوسکے نام کا روزہ رکھے
 یا ہاتھ باندھ کر اوسکے روبرو کھڑا ہو یا جانور چھینے یا اوسکے نام کی پٹی
 یا علم یا شہ کھڑا کرے رخصت ہوتے وقت اوسے پانچون پہلے یا ان کی قبر کو
 چوسے یا اوسپر مورچل جھلے یا اوسپر شاہ یا نہ کھڑا کرے اوسکی چوکیں چوست
 یا ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے وہاں کا مجاور بنے تو اس سے گنتکا
 یا مشرک ہوتا ہے ملتیمیری بات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سکھا یا
 ہو کہ اپنے دینا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اوسکی بڑی تعظیم کرنے میں
 تاکہ ایمان بھی درست رہے اور ان کاموں میں بھی پرکست ہو جیسے ہر کام
 کا شروع اللہ کے نام سے کرنا اور حیب اولاد ہو تو اوسکے شکر میں اوسکے
 نام کا جانور بچ کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ رکھنا یا عبد الرحمن رکھنا یا عبد
 اور کھیت اور باغ میں تھوڑا بہت اوسکے نام کا کر رکھنا اور جو جانور اوسکے

نام کا کعبہ شریف کو لیا جاسا اور سکا اور بکریاں غرض اس سپر سوار ہونا اور نہ لادنا
 اور کھانے پینے پینے میں اس کے حکم پر چلنا اور جو منع کیا اس سے دور رہنا اور
 بُرائی بھلائی جو دنیا میں مروتی ہو جیسے قسط سالی یا غنی یا خوشی سب اس کے اختیار
 میں سمجھنا اور اپنا ارادہ جب کام کا بیان کرنا تو پہلے یوں کہنا کہ امد چاہتے تو ہم
 یہ کر نیگے اور متم کی ضرورت ہو تو اس کے نام کی قسم کھانا پھر کوئی کس پر شہادت دینا
 اور لیا نام یا بھوت و پری یا بھوانی مہادیو کی ایسی تعظیم کرے جیسے اس کے
 کام پر اودن کی نذر اس نے تسم امد کی جگہ یا رسول امد یا علی یا امام یا کریم کے
 اور سب سے پیش جب اولاد ہو تو اولیٰ نذر نیا کرے اپنی اولاد کا نام سپر خوش یا خوش
 غوث بخش قطب بخش رام بخش مہادیو بخش بھوانی بخش سالار بخش دراز بخش وغیرہ
 رکھے اس کے سر پر کسی کے نام کی چوٹی رکھے یا بوسے یا چاندی کا گڑا یا ہنسی
 یا بھوی اونکے نام کی پہناوے یا کسی کے نام کی بھیک منگاوے یا کسی کا ٹیک بٹاؤ
 یا جینے کے واسطے کسی کے نام کا کوزہ پیالہ بھرے کھیت و باغ میں بڑے پیر یا
 معذور و جوانیاں یا اور کسی کے نام کا حقہ مقرر کرے جب کھیت کٹے تو اونکی
 نیا کرے یا اونکے نام کا جانور ٹھہراوے پھر اون جانور دن کا ادب کرے
 پانی پر سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے پینے پینے میں رملوں
 کی سند پکڑے کہ فلا نے لوگوں کو چاہیے کہ فلا نہ کھانا کھیا وین فلا نہ کپڑا
 نہ پہنیں حضرت بی بی کی سونک مرونگھا وین لونڈی نہ کھادے جس عورت
 کا دو سرا بیاہ ہوا ہو وہ کھادے شاہ عبدالحق کا خوشہ حقہ پینے والا کھادے
 یا کسی پر مصیبت پڑے تو یوں کہنا کہ فلا نے نہ تعزیر بنا چھوڑو یا تو امام

فلانے کے گھر میں کالا دوپٹہ نہیں چھانٹا میان جس عورت کا زندہ ہو
 اس کے ختہ اور چوڑی کے اتارنے کو بدفالی سمجھنا بدن پر پہنچا کر
 کوٹھوس جانتا یا یون کہنا کہ گھر کے بزرگوں نے مدد کی تو یہ کام ہو گیا یا فلا
 نچھر سے پانی نہیں برستا یا جس کا ہتھیار لگے اس روز ضرور برسے گا یا دم دار
 جھاڑ کی صورت کا ستارہ نکلا تو کوئی بادشاہ مرغی لا اسی یا اور کوئی آفت
 آوے گی یا فلا نے کے پاس بیٹھنے سے مجھے بیماری لگ گئی یا نیلے کپڑے
 واسے کی چھوت میری آنکھ پر پڑ گئی آفر خیمی آدمی کو دو گواہوں کے سامنے
 چاندنی کو سونپا آہولی دیوالی میں مہندوں کی سیر کرنا دٹھوں کے روز گھٹے یا سوپ
 بجا کر ملا کو بھگا یا چمپک کی تیاری میں گھر میں ہمدی کا بگھار نہ دینا جو کچھ ہاٹن
 کئے اس پر چلنا نمی ہو جاوے تو برس روز تک اجار نہ ڈالنا برس نہ بنانا
 محرم میں تعزیے کے سامنے چوڑی توڑنا فال کھولنا برہن ہو چھٹا یا کہنا
 کہ صفر کے مہینے میں تیرہ دن تیز ہوتے ہیں اس میں کچھ کام کرے تو بگڑ جاتا ہے
 یا خدا کے سوا اے اور کسی کے نام کی یا سکر کی قسم کھانا جتنا رے کی چار پانی پر
 لیٹے کوٹھوس جانتا خوشی کے کام میں موت کے ذکر کوٹھوس سمجھنا صبح تیر کے
 اونٹ یا ہاتھی یا اور کسی جانور کے نام سننے سے یہ کہنا کہ آج گھر میں لڑائی
 ہوگی بعضے گاٹوں یا آدمیوں کے نام لینے کو کھانے سے پہلے منجوس جانا بعض
 دن اور بعضی تاریخ کو کپڑا قطع کرانے کے لیے اچھا نہ جانا اور بعضے چھوٹے
 نے بعضی رسموں کو شرع میں ملا کر گھوڑے کے عیبوں کا نام بیچ عیب
 شرعی مقرر کیا اسکے علاوہ ہزاروں یا تین جاہل مرد اور جاہل عورتوں

نے ہندون کو دیکھ دیکھ کر ٹھہرائیں مین ایسی باتوں کا کرتا نہ تھا برا جو بھی
 بات قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا جس گناہ کو چاہے بخشا
 مگر شرک پر گرنہ بخشے گا پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی چاہے تیرے کو بی جان سے
 مار ڈالے یا آگ میں بھونک دے تب بھی شرک مست کرا تا بیان کر کے نہ
 بولی کہ اب آدمی رات ہو گئی اگر اگلی جمعرات کو پھر آؤ تو مین اتنا اندازہ
 باتیں سننا تو کئی سات دن پیچھے مغرب کے بعد بہت سی عورتیں اسے گھر میں
 جمع ہوئیں تو عشا کے بعد اس نے کتاب پڑھنا شروع کیا اس زمانہ میں اکثر
 جاہل اور بعض پڑھے ہوئے کٹھ ملا ایسی ایسی رسموں پر چلتے ہیں جسکی شرع
 میں کچھ اصل نہیں جیسے لڑکا پیدا ہونے کے وقت بدوق چھوڑنا اور جس عورت
 کے لڑکا ہو اگر چہ خون دو چار یا دس مہینے دن میں بند ہو جاوے لیکن اسکو
 چالیس دن تک ناپاک سمجھنا چھو کا ڈنک اسکی چار پانی کے نیچے جلانا تو ہاوسکی
 چار پانی پر رکھنا عقیقہ کو چھوڑ کر اسکی جگہ پر چھٹی کرنا تیس عورت کو اسید بول کر
 ہونے سے پہلے پوان پکا کر ہانٹنا لڑکوں کا ختنہ تعزیر کے تلے کرنا تو ان کے
 نختے کو عیب سمجھنا چار جس برتن کو چھو لیا ہے اسکو ناپاک سمجھنا جسکو ملا
 یا چھسکی چھو جاوے بے نہائے ناپاک سمجھنا یا جس کسی پر چھسکی گر پڑے سمجھنے
 کی تھم مین متھور پانی لگا کر اوپر چھڑک کے پاک سمجھ لینا بی بی کا ملا تا مین
 لیسپ کرنا کہ کرنا تا مین کے واسطے اور کو رے بدھنے ضرور سمجھنا نہ ان
 مین نکاح کے پہلے براوری کا کھانا کرنا اور اس مین ماش بھات لگن کا دن
 مقرر کرنا گھر اور گناہ دھوا سکے ہاتھ مین کٹا رہا تیر کا ضرور ہونا گناہ سہرا متھنہ

باد مضبوط تھی گھیلنا ہندوان کی طرح گونا اور تھوہا مقرر کرنا تھوہا نہ کہ ہندو
 بھیجنے نظر کے واسطے رائی نہ ان کرنا وہ ملن کی ناک میں شاوی کے ، ورتھ
 بنیر پڑا سمجھنا جسکا میان مرچا دس چار مہینے دس دن سے زیادہ سوگ میں بیٹھے
 رہنا میان کے مرے پیچھے بھر ساری عمر تھوہا نہ پہننا شب بات کے دن آتش بازی
 چھوڑنا علو اچکانا سے چوٹے کے جلانے کے وقت بہنا غلہ کاٹنے کے دنوں
 میں نوا کرنا لبنا کو یعنی لوکی کاٹنے سے پہلے او سکوعسل دینا پھر کلمہ پڑھکر
 او سکوکاٹنا دسے کا تیجا دسوان چالیسوان چھ ماہی برسی کرنا باپ کے ترے
 سے لڑکیوں کو حقہ ندینا بیماری میں ٹوٹکا یا حاضر کرنا چراغ کو آتش پرستوں
 کی طرح ہنہ سے نہ بیونگنا نماز کے واسطے جو ان عورتوں کو مسجد میں جانے
 سے منع کرنا آندنیان کارت جگا اور رحم کرنا آند میان کی سلامتی کا قاتل
 دلانا بیوہ عورتوں کے نکاح کو عیب سمجھنا عورتوں کو عورتوں سے
 السلام علیک نہ کہنا بلکہ اگر کوئی عورت دوسری عورت کو سلام کرے
 تب بھی وعلیک السلام نہ کرنا او سکی جگہ دھیا ٹھنڈی سو ہاگن رہنا
 کو کہ بھری پری رہے دودھن نہاؤ پوتن پھلو کہنا اور اگر مرد کسی عورت
 کو سلام کرے تو یہ کہنا کہ آل اولاد نصیب ہو روزی رزق ہی رہے اور
 کوئی لڑکا سلام کرے تو یہ کہنا کہ سونے کے سہرا سیاہ ہو بھائیوں کا جوڑا
 قائم رہے خدا کرے چار سے چار لاکھ ہوں اللہ تمھیں ہاتھی نشین کرے مان
 باپ کا سایہ سر پہ نہا رہے غرق اصل سنت کو چھوڑ کر وہی تباہی جواب
 دیا کرتی ہیں اور اپنی ذات اور حسب نسب پر شیخی کرنا بے غازی شیخ سید کو

نمازی جو لاہ سے اچھا جانا موت میں چلانا چھاتی لوٹنا گھر سے جانا
 نکلنے کے چھپے گھر سے کا پانی پھینک دینا جہان سے کی پیار پائی لو اور اپنی
 قبر کی بنانا محمد و م صاحب کے سچے یا جوئے چوکی یا تپہ کا سید کر آیا اور کسی
 بزرگ کے نام کا عرس مقرر کرنا یا جس کا پہلا بیٹا زندہ ہو او اسکو جیٹھ کے
 مہینے کی لکڑی نکھانا عورتوں کو اپنے میان کے نام لینے کو حرام سمجھنا
 قطر کے بچاؤ کے واسطے لڑکوں کے منہ پر کالا ٹیکا لگانا خواجہ خضر کا بیٹا
 دریا میں ڈالنا اونکے نام کا دلیا پکانا بو علی قلندر کی سہ منی کرنا اسکے
 علاوہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں رسمیں لوگوں میں رائج ہیں کہ اگر یہ کائنات
 اور سرخاندان کی رسموں کو کوئی لکھا چاہے تو ایک بڑی کنہ بن جاو
 فرمایا پیغمبر صاحب نے جو کوئی عمل کرے میری سنت پر چپ کہ میری امت
 میں فساد کی باتیں پھیلی ہوں تو او اسکو توشہید کا توبہ ہوتا بیان کر کے
 کافر بولی کہ اب آؤ ہی رات ہو گئی اگر اگلی جمعرات کو سچر آؤ تو انشاء اللہ تعالیٰ
 میں جو تون کے پردہ کا حال بیان کر دو گی سات دن کے پیچھے شکی نماز پڑھ کر کافیہ پڑھنا ہے اجازت لیک
 دو میرے مکان میں گئی جہاں عورتیں جمع تھیں اونکے سامنے کتاب کھول
 کر پڑھنا شروع کیا جاتا چاہیے کہ پیغمبر صاحب کے زمانے سے پہلے عرب
 کے ملک میں عورتوں کے پردے کا بالکل دستور تھا اشرافوں کی بیویاں
 اچھا اچھا گھناپن کر گئی کو چون میں گھلے خزانے گھومتی پھرتی تھیں اسی سبب
 سے میان کے سوا بعض عورتوں کے دو چار مرد ملاقاتی میان سے چھپ
 کر ہوا کرتے تھے جب پیغمبر صاحب کا زمانہ آیا تو قرآن اُوترنے لگا کافروں

کی بڑی رسمیں موقوف ہونے لگیں اور غمیر صاحب کی بی بیوں کو گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا کہ وہ کثرتِ اوقات عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے اور شریعت کے مسائل سیکھنے کے لیے ضرورت پڑتی تھی اس لیے غمیر صاحب پر حکم نازل ہوا کہ گھروں کی بی بیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کوہائیں اچھے اوپر چادریں اپنی اس بیٹے کو کپڑا سوٹا اور پھیلا دیا اور چوڑا چمکے عورتوں کے حق میں مثل گھر کے سے اب اس زمانے میں شرع کی باتیں ایسی مشہور ہو گئی ہیں کہ اس کے سیکھنے کے واسطے باہر نکلنا ضرور نہیں لیکن گھر میں کوئی تہلا سے والا نہ تو بے وقار اور حد کمر باہر نکلنے کا تقاضا نہیں مسلمان عورتوں کو ہمیشہ غیر مردوں سے پردہ رکھنا چاہیے اور عورتوں کی عورتوں کی طرح ہر رشتہ دار بھائی بھائی کے سامنے بے حجاب نہ ہونا چاہیے مسئلہ عورت آزاد کو اپنی گردن اور کان اوپرٹ اور پیشہ اور رانہ اور کلائی اونٹنی اور سرور کے بال غیر مردوں سے چھپانا واجب ہے۔

مسئلہ حمیدی میں لکھا ہے کہ جو ان عورتیں اس زمانے میں غیر مردوں سے پنا منہ بھی چھپا دیں مسئلہ جیسا مردوں کو درست نہیں ہے غیر عورت کو دیکھیں اس طرح عورتوں کو بھی غیر مردوں کا دیکھنا حرام ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بی بی کے مکان میں ایک اندھے مصالٰی جنکا نام عبداللہ بن ام مکتوم ہے بیٹھے تھے تو غمیر صاحب نے بی بی کو سامنے آنے سے منع کیا بی بی نے عرض کیا کہ یہ تو اندھے ہیں تو غمیر صاحب

عہدہ تاجم بہان چھپانا سوا کی اندھ اور مسلمان عورتوں کے

فرمایا تم زانیہ عی نہیں ہو **مسئلہ** خالہ چھو بھی مومن چچا کا بیٹا
 اور میان کا بھائی سب غیر مرد میں ان سبھوں سے پردہ فرض ہو سکیں
 اکثر ہندوستان کی عورتیں دیور سے منہ نہ کر کے باہر نکلی صورت
 نجی بھردیکھ کر اپنی ہوس نکالتی ہیں نہ یمن حدیث میں دیور سے چہنے
 کی بڑی تاکید آئی ہے فرمایا غیر صاحب نے **الحجۃ المکرمۃ** یعنی دیور
 موت ہوئے اوس سے بات کرنا پردہ نکرنا عورت کی موت یعنی بڑی
 کفایت ہے اسکا بہت بچاؤ چاہیے **مسئلہ** لقطہ مصری میں لکھا ہے
 کہ جو لڑکا خوبصورت ہو او سکودیکھنا بچا ہے خوبصورت او سکومتے ہیں جسکی
 صورت دیکھتے ہیں بھلی معلوم ہو چاہے گورا ہو یا کالا یا موٹا ہو یا باریک
 یا نحیف او جو اجمہر کسی قسم کا ہو اور زمانہ یعنی جو مرد یا ہنس کے لائق نہ نہ ان سبھوں
 پردہ کرنا چاہیے نیمبر صاحب نے فرمایا ہر ایسے لوگوں کو گھیر میں نہ آئے دو مسئلہ
 جو لڑکا دس برس کا ہو چکے او سکومان اور یمن اور غیر عورتوں کے چھوٹے
 پر ایک جگہ سونا چاہیے **مسئلہ** مسلمان عورت دوسری مسلمان
 عورت کے سامنے ناف سے لیکر گھٹنے تک نکھوئے **مسئلہ** مسلمان
 عورت کو چاہیے کہ کافروں کی عورتوں سے ایسا پردہ کریں جیسا غیر
 مردوں سے **مسئلہ** سراج الوباح میں لکھا ہے کہ پاکدامن عورت
 کو کسی طوائف اور کسبی کے سامنے ہونا درست نہیں ہے **مسئلہ**
 لڑکیاں جو آٹھ برس سے کم ہوں او کو پردہ ضرور نہیں پھر جب آٹھ
 برس کی ہو چکیں تو پردہ کرنا چاہیے اسی طرح لکھا ہے کافی اور محیط میں۔

۱۲ مسئلہ عورتوں کو اتنے زور سے بولنا منع ہے کہ وہ آواز دوسروں
 کے کان میں پڑے ایسا سطلے اذان دینا عورتوں کو نہیں آیا کیونکہ اونکی آواز
 پختہ نہیں ہوتی مردوں کے ۱۳ مسئلہ عورتوں کو اس طرح چلنا چاہیے کہ اوستے کے پاؤں
 زیب کی آواز نہیں پڑے ۱۴ مسئلہ عورت کو غیر مرد کے
 ساتھ اکیلا نرالی جگہ میں بیٹھنا درست نہیں ہے ۱۵ مسئلہ عورت کو درست
 نہیں ہے کہ دوسری عورت کے گالی اور تشتمل تو چومے ۱۶ مسئلہ جس عضو کا
 ٹیکنا منع ہے وہ بدن سے جدا ہو جاوے تب بھی اوستکا دیکھنا درست نہیں
 بیسے بدن کا بال یا سر کا بال اوستا چومنا ۱۷ مسئلہ بعد منہ عورت کا
 کے اونکی لاش نامحرم مردوں کو دیکھنا منع ہے ۱۸ مسئلہ عورت کا چہرہ
 وغیرہ میں لکھا ہے جس چیز کا دیکھنا درست نہیں اوستکا چہرہ نا بھی درست نہیں
 ۱۹ مسئلہ جس عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ ہو اوستے تشتمل کو دیکھنا
 جائز ہے ۲۰ مسئلہ جتنی تاکید جوان عورت کے پروے کی ہواوتنی تاکید چوچا
 عورت کے واسطے نہیں ہے ۲۱ مسئلہ عورتوں کو چاہیے کہ عورت سے اپنا
 ختنہ کراوین اگر کوئی عورت ختنہ کرنے والی نکلتی تو مردے ختنہ کرنا درست
 نہیں ہے ۲۲ مسئلہ ضرورت کے وقت حکیم کو بدن دکھانا درست ہے لیکن دکھا
 کی جگہ کے سوا باقی بدن پر کپڑا لپیٹ لیوے ۲۳ مسئلہ غیر بونوں
 کو چاہیے کہ بدن پر وانگی کے کسی کے گھر کے اندر قدم نہ رکھیں ۲۴
 اگر گھر میں سوا سے مان کے اور کوئی نہ تو تب بھی بے پکار سے بچاوے ۲۵
 جب کوئی کسی کے دروازے پر جاوے تو بازو کے واسطے یا بائیں طرف

کہ مراد ہو کے پھر اسے سنا سننے نہ کھڑا ہوا اتنا بیان کر کے کافیہ بولی کہ اب اوصی
سات ہو گئی تب ساری عورتیں رخصت ہوئیں کافیہ کی صحبت میں سزیلے
کا بہترین عورتیں دیندار ہو گئیں اور کافیہ نے ہمیشہ اچھی باتوں میں اپنی
عمر کاٹی جب زندگی کے دن پورے ہوئے تب آسمان کیا بڑ

نتیجہ اس حکایت کا یہی

اس حکایت میں وہ باتیں مذکور ہیں کہ جو ہندوستان کے اکثر مسلمان
اونکو عمل میں لائے ہیں اور وہ سب افعال آدمی کو مشرک اور گنہگار کرتے ہیں
ہیں ہیں ان باتوں کو خوب سمجھنا چاہیے اور ایسی چیزوں سے پرہیز
کرنا واجب جانے اور جو امور کہ عمل میں لانے کے بالکل ہیں اونپر عمل
کوئے اور جو باتیں کہ قابل ترک کے ہیں اونکے نزدیک جیسے سب
باتیں بہت کام کی ہیں جو شخص انپر عمل کرے گا وہ گناہ سے بچے گا
اور اس کے ایمان میں فتور واقع نہ ہوگا اعداد تعالیٰ سب مسلمانوں
کو توفیق نیک عمل کرنے کی عطا فرمائے

حکایت حاتم ایک بڑے بزرگوں میں تھے حج کے شوق میں کہہ کر روانہ
ہوئے لیکن ان کے پاس کچھ خرچ تھا کہ وہ بی بی کو دے جاتے ایک عورت
سے اس سے پوچھا کہ تمہارے میان کیا دیکھتے وہ بولی سیری خوراک
میرے واسطے چھوڑ گئے پھر پوچھا کہ قدر دے گئے وہ بولی اتنا کہ
مجھے مرتے دم تک کی نوگی پھر اس نے پوچھا کہ اوکو کیا خبر کہ تمہاری زندگی

کتنی ہر وہ بولی سنو بہن جس خدا نے پیدا کیا پہلے بھی وہی میری ہر وہ
بھیجتا تھا اور اب بھی وہی دیتا ہی اور مرتے دم تک دیوے گا جو حاتم کا
پروردگار ہی وہی میرا بھی ہے +

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ جب کو اللہ نے عقل کامل اور خدا شناسی عنایت کی ہے وہ ہر حال میں اپنے
خدا پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہے اور اس کی اپنا کفیل ہے اور کارساز و نعمت
ہے اور دنیا کے اسباب ظاہری پر نظر نہیں ڈالتا اور اسکے اس اعتقاد کی بکشت
سے جناب کبریا اور اسکے سب کاموں کو بخوبی انجام دیتا ہے و من یشق توکل علی اللہ
فہو حسیبہ

۹ حکایت ایک بڑھیا نے کئی ہزار روپے ایک زورافند کے نام پر بانٹ
دیے اور اسکے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا اور مخون نے کہا کہ اب ہمارے واسطے
بھی کچھ چھوڑ مرو وہ بولی بیٹیاں نے تمہارے واسطے خدا کو چھوڑا وہ تمہارا مال
ہے جتنی روزی قسمت میں لکھی ہے اور میں کی نہو گی تم خدا پر بھروسہ کرنا تو
کبھی جو کچھ بناؤ گے اور مال پر بھروسہ ہو تو وہ کتنے دن رہیگا یا چوری ہو جائیگا
یا تم تھوڑا تھوڑا کر کے کھا لو گے +

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

ہے کہ زرق مضموم پر قناعت کرنا اور اللہ کو جملہ امور میں پناہ دہنا

سمجھنا اور مال و متاع دنیا پر بھروسہ کرنا بڑی چیز و اللہ بس باقی ہو جس کو۔

حکایت دسویں

اگلے زمانے میں سلون کے علاقے میں ایک عورت تھی اوس کے میان سے مرتے وقت جو کا ایک کھیت بویا ہوا چھوڑا کچھ دن بھیجے وہ کھیت سوکھ گیا تب وہ دھوکہ کر کے دور کھیت نقل پڑھو کے دعا مانگنے لگی کہ اے اللہ جب میان جیتا تھا تب بھی تو ہی روزی دیتا تھا اور اب بھی تو ہی دینے والا ہے تو چاہے تو سوکھے کھیت کو ہر اکرو سے اور چاہے تو ہر سے کھیت کو سگھا دی میری اس تجھ سے ہر کھیت پر کچھ بھروسہ نہین مجھے کسی رشتہ دار کا محتاج نہ کرنا خدا کے فضل سے اوس کا کھیت ہر اکرو گیا اور برس دن کھانے کے لائق ہوئیں اناج پیدا ہوا بعد اوس کے جبہ جینے بھی لگدوسے تھے کہ لوں عورت کی موت آپونچی مرتے دم باقی غلہ بیج کر اپنا کفن مول لیا پھر انتقال کیا۔

نتیجہ اس حکایت اکالیہ پر

کہ جب آدمی خالصاً غلام اپنے کام کو اللہ پر چھوڑ دیتا ہو تو پھر اوس کی سب حاجتیں بے منت کشی خلاق کے برآق ہیں اور کسی آدمی کا محتاج نہین ہوتا اور ہر طرح سے اوس کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

حکایت ۱۱ ابو شعیب نام ایک عابد تمام دن روزہ رکھتا اور رات کو سجد پڑھتا ایک عورت جو ان کو بصورت عقیقہ نام اونکے سامنے آکر کہنے لگی کہ تمہاری مرضی ہو تو مجھے نکل کر بیٹھو میں قناعت سے تمہارے

پاس رہو گی اور کسی چیز کی فرمائش نہ کرو گی وہ بولا بہت خوب میں بھی سچی
چاہتا ہوں آخر میں نکاح ہو گیا جب عقیقہ عابد کے حضور پڑے میں آئی
وہاں ایک پرائی چٹائی نماز کے واسطے بچھی تھی اوٹھا کر ایک کونے میں
کھڑی کر دی عابد نے اسکا سبب پوچھا تو وہ بولی زمین پر سجدہ کرنا بہتر ہے
اسمیں بندے کی عاجزی زیادہ پائی جاتی ہے وہ عابد ہر روز افطار کے وقت
دو روٹیاں کھاتا تھا ایک روز تمام رات بچکنے سے کمزور ہو گیا تھا اس لیے
اوس دن بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس دن عقیقہ نے اوسکو ایک ہی روٹی کھانے کو دی وہ بولا کہ ایک روٹی
اور لاؤ اوسنے جواب دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں
پورا ثواب ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں آٹھواں ثواب اس لیے آج ایک ہی روٹی
کھاؤ انسا مناسب نہیں کہ خدا کی عبادت تو آدمی کرو اور روزی اوس
پوری مانگو۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

دیکھو اس کرمیہ کا مضمون معنی کنس اذکر کا لاشی اس حکایت سے دریافت
ہوا کہ یہ عورت اس عابد سے زیادہ تر خدا شناس تھی اور اور اک کامل
رکعتی تھی کہ اوسکو ایسے نکتہ دقیق سے آگاہ کیا۔

حکایت ۱۲ ایک عورت کا میان بالکل نامر و تھا لیکن اوس نیکی نے بی
نے کبھی میان کا عیب ظاہر نہ کیا بلکہ کبھی کبھی ایک ننھی بچہ کر چھتر پر بٹھکھنے
کو ڈال دی اور کوئی پوچھتا تو کہتی کہ وہ مناسلے ہیں کتنے برس پیچھے اوسکی بہن
نے لوگوں سے کتنا شرم ع کیا کہ میری بہن بوجھ ہے جب دس برس گذر گئے

تو اس نے اپنے بیٹے کی دوسری شادی کر دی و دو لہا تو بڑا نامرد تھا بہت
گھبرا یا غم کے مارے اس رات کو تھوڑی سنکھیا کھا کر سو گیا جب نائون
جگائے آئی تو وہ اپنے ہوش میں تھا لوگوں نے جانا کہ تین دن سے ناجی رہا
کے دیکھنے میں نہیں ہو یا تھا اس لیے بہت غفلت ہوئی اسی رات گزرے
سنکھیا کی تاثیر سے اس میں مروی آگئی ایک بارگی جب پڑا اور اٹھ کر بے تماشاً
پہلی بی بی کے پاس دوڑا گیا اور دل کا حال بیان کیا وہ بڑی نیکی جت تھی
بولی آج تمھاری پائی بی بی کے نصیب سے جاتی رہی میری قسمت میں
یہ لکھا ہوتا تو تم پہلے سے کیوں نہ اچھے ہوتے اس وقت تو تم اوسکے پاس
جاؤ خدا کرے یہ بات سچ ہو تو تمھاری عزت رہ جاوے اور میں تو ہمیشہ
کے واسطے حاضر ہوں مجھے کچھ غدر نہیں پھر وہ اسی وقت نئی بی بی کے بچھونے
پر جا کے سویا تو تھوڑی دیر کے بعد سنکھیا کی گرمی وہاں کے پٹ میں
پونجی تو وہ چلانے لگی کہ میں مری جاتی ہوں پھر تھوڑی دیر میں تڑپ کر وہ
مگر سیان کے بدن کی گرمی تو پہلی دفعہ میں ٹھک گئی لیکن وہ بیماری سے
اچھا ہو گیا پھر پہلی بی بی سے کئی لڑکے پیدا ہوئے ایک دن مرد سنا نچی بیمار
کا حال لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ میں نے ایسا تھا اور فلانے سبب سے اچھا
ہو گیا تو لوگوں میں اوسکی بی بی کی نیک بختی ظاہر ہو گئی سبحون نے شاباش کہا

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

یہ جو شخص کسی پر وہ پوشی کرتا ہی اور اپنی خواہش نفس سے قطع نظر کر کے

حق شناسی کو کام فرماتا ہے جسے اپنے مراد کو پہنچتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے
 حکایت ۱۲۹: ایک عورت نے اپنا حال بیان کیا کہ میں برس سے
 یمن نے آم نہیں کھایا اس لیے کہ ہمیشہ کوئی نکوئی لڑکا بالامیری گو دین چھوٹا
 رہا اور آم کھانے سے میرے لڑکوں کا پیٹ چلتا ہے اس کے میان نے
 ایک بار کہا کہ تم اپنے واسطے زیور بنواؤ وہ بولی میرا گناہی ہے کہ تم یہ روپیہ خرچ
 کر کے لڑکوں کو بڑھاؤ اور اکثر اسکے لڑکے رونگھے پیدا ہوئے وہ روتے تو تمام
 رات گو دین لیے کھڑی رہتی باوجود اسکے جیسا کہ عورتوں کی عادت ہوتی
 ہے جھنجھلا کر کبھی کسی کو بدو عاندی اور ٹاتھ اوٹھا کر کبھی طمانچہ نہ مارا اس
 معام ہوا کہ اسنے لڑکوں کی محبت میں اپنی زندگی کا مزہ کھو دیا اب اسکی
 اولاد سارے حق بھولا کر ان سے زیادہ اپنی بی بی کے ساتھ الفت
 محبت رکھے تو کتنی ٹبری ناشکری ہے اور آخر کو دنیا اور آخرت میں آؤ

لیے بڑا خطرہ ہے

نتیجہ اس حکایت ۱۲۹ کا یہ ہے

اولاد کو لازم ہے کہ اپنی ماں کی محنت اور مشقت پر کہ انکی پرورش میں اوٹھائی
 ہو خیال کر کے جس قدر ہو سکے اطاعت اور تابعداری کریں اور کبھی کسی
 کی ایذا نہ دیں اور مغلوب نفس ہو کر ماں کی رضامندی پر لحاظ نہ کیے
 جو روکے غلام نہ بن جائیں دیکھو اللہ تعالیٰ نے بھی والدین کی اطاعت
 کا حکم فرمایا ہے پس والدین کی فرمانبرداری میں خدا بھی راضی رہتا ہے
 اور خلائق کے نزدیک بھی وہ شخص نیکنام رہتا ہے

حکایت ۱۲ شیخ نسیری نے ایک دفعہ اپنی ماں کو گھڑ کا وہ بیجاری کوٹنے میں جا کر روئے لگی اور کہا کہ وہ دن یاد کرو کہ تمہیں اپنے اوپر سے کتنی اور کتنی طاقت نکلتی اوس حالت میں اپنی جان کھو کر تمہیں پالا آج میں ناچار بیوہ بڑھیا ہوں اور تم زبردست جو جا ہو سو کہہ لو۔

نتیجہ اس کا یہ ہے کہ ان کا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے حقوق پر ورہیش پر ہمیشہ لماندہ کیا کرے اور اس کی مشکلی کی بات نہ کرے۔

حکایت پند و اندرز

ایک عورت اپنے گھر بار کے کام میں ہمیشہ کاہلی اور سُستی کرتی اور اکثر اپنے
میان سے کہتی کہ جالش میں ایک ایک عورت کی خدمت کو دو دو ماما نو لکین
غفور بخش تحصیلدار کی عورت آپ کبھی اوٹھ کر کام نہیں کرتی میری جان کو بڑی
مصیبت ہو میں اکیلی کیا کیا کروں آخر کو میان ایک باندی لایا اور بولا کہ لو یہ
تمہاری خدمت کیا کرے گی لیکن کچھ دن پیسے چب وہ چھو کر سیسیانی ہوئی
تو میان کی نگاہ اوپر بڑی جب بی بی کو یہ حال معلوم ہوا تو سو اچھٹنے
اور رونے اور غل بے فائدہ چمانے کے اور کچھ حاصل نہ ہوا +

نتیجہ اس حکایت ۵ اکائی پر

اگر کریمہ کا مضمون یعنی عسیٰ آن پڑھو تو ہوا شیا و نہ ہو خیر علیکم و عسیٰ ان تجبوا ایہا
تو ہوا شیا و نہ ہو خیر علیکم اس عورت کے حال سے ظاہر ہے +

حکایت ۱۶

ایک عورت جاڑے کے دونوں میں ہمیشہ کہا کرتی کہ یہ دن بہت بُرے ہیں
 رضائی سے ہاتھ نکالنے کو جی نہیں چاہتا کہ گھر کا کچھ کام ہو اس سے تو گرمی
 بھلی گرمی آئی تو کہنے لگی کہ اندرون میں اس کی بڑی ہوتی ہوں کو نیند آتی
 ہر دل ٹھکائے نہیں رہتا کہ کچھ کام کروں اس سے تو برسات اچھی ہو
 پھر برسات آئی تو کہا کرتی کہ سارے آنگن میں کینچہ ہو کہیں پائون رکھنے
 کا ٹھکانا نہیں پانے تک جانا مشکل ہے اس سے تو جاڑا اور گرمی بہتر

نتیجہ اس حکایت ۱۶ اکایہ

کہ ناشکر اور بے صبر لوگ کسی حالت میں خوش نہیں رہتے +

حکایت ۱۷

ایک عورت نے اپنی ماں سے پتی تذاور ساس کا کچھ گلہ شکوہ کیا ماں نے
 کھجور کی ایک جھاڑ واو سکے ہاتھ میں دیکر کہا کہ کسی طرح اسے توڑ ڈالو
 اوسنے ہر چند زور سے مڑوڑا مگر جھاڑو دو ٹکڑے نہ ہوئی تب ماں نے
 کہا کہ اب اس جھاڑو کا بندھن کھول کر ایک پتی جدا کر کے توڑو اس
 تدبیر سے اوسنے بیٹھے بیٹھے ساری پتیوں کے دو دو ٹکڑے کر دیے
 تب ماں نے کہا کہ جب تک تم سبھوں سے ملکر رہو گی تمھارا کوئی

کچھ کمزور ہو گیا اور سانس سے بگاڑ کے رہی تو دیورانی ہسپتال جاتی جو مدد
سے تمہارے رشتہ کو دیکھ کر خواہ کر آج سب کا رونا، پل جانا لگا
اور پوچھنا سننے سے کچھ ہاتھ ڈاؤں لگا

نتیجہ اس حکایت، اکایہ

غرض کہ آفتاب برب اتفاق اور موافقت کے اپنے خولیش و بیگانے سے
سب طرح کی آفتون سے محفوظ رہتا ہے :

حکایت ۱۸

ایک عورت سکھاری سے کبھی بیمار پڑتی اور کبھی مجبوت آپا آپ چلا
اوٹھتی کہ لوگوں کو ڈرو جو رمجھے مارے ڈالتے ہیں اور کبھی بہت اور
پریت کا بھانا کرتی او سکے گانوں میں ایک شخص جوان حاضرات کرنے
والا آیا تو ایک دن مکر سے چلا اوٹھی کہ میرے سامنے کوئی شخص بہت لبنا
پڑے بڑے دانت والا سریشک کے برابر اور ہاتھ پیچھے کیطرت پھر سے
ہوے چار پائی کے پاس کھڑا ہی اتنا نکمرا آنکھ بند کر لی اور سوئش ہو گئی
وہ عامل آیا تو کچھ پڑھ پڑھا کر تھوڑی دیر او سپر چوکا تو اوشن آنکھیں
کھول دیں اور تھوڑی دیر تک جھومتی رہی پھر ٹوبی کہ میرا نام روشن خان
ہے میں گرج پر رہتا ہوں پرسون جمهرات کی شام کو میں الادے شہید
کی ملاقات کو جاتا تھا تو نالے کے ادس پارا سننے اپنی ڈولی میں سے

تھو کا تو اسکا ٹھوک میرے واہنی آنکھ پر پڑ گیا اب میں اسکو جیتا
 پنجوڑوں گا عال بولا کہ اسکا قصور معاف کرو وہ بولی کہ تو میرے
 اوپر عمل پڑھتا ہو تیرا کیا مقدور اتنا کہ میرا اپنے سارے بدن کے زور سے
 ایک بارگی ایسا اوجھلی کہ چھ سات ہاتھ پر جا پڑی عال نے گھر والوں سے
 کہا کہ پاؤ بھر بھول اور تین سنیک عطر اور ماشہ بھرز عطران اور ذیل
 ہاتھ گزری اور مرغی کے پانچ انڈے تم میرے پاس بھیجو تو آج رات
 کو فلیتہ لکھو گا اور یہ زبردست جن ہی جلدی سے بنائے گا جب
 عال چلا گیا تو نائن جو ڈولی کے ساتھ گئی تھی وہ بولی کہ یہ بات تو سچ
 کہ نالے کے اوپر تھوکتے ہوئے مینے بی بی کو اپنی آنکھ سے دیکھا لیکن
 وہاں تو ہمیشہ آسیب رہتا ہی فلائی عورت پر بھی اسی جگہ سا بے پڑ گیا
 تھا کہ وہ بہت دنوں میں اچھی ہوئی دوسرے روز عال پھر آیا اور پڑھنے لگا
 تو اس عورت نے پردے سے باہر نکل کر عال کے سامنے جھوٹا مشروع کیا
 تھوڑی دیر کے بعد پوچھا کہ تم کیا مانگتے ہو وہ بولی کہ ہمارے نام کا ایک
 بکرا اور سو امن مالیدہ پکا کر ڈفالی ربانہ بجاتا ہو ایہاں سے گرجے پر لیجاؤ
 اور یہ عورت بھی یہاں سے ایسٹولی تک پیدل جاوے وہاں جا کر نیم کی
 جڑ پر سجدہ کرے تو ہم اسکو چھوڑ دیں گے اتفاقاً اس روز اُسکے کاٹونا
 میں ایک عظیمہ فقیر آکر اوترا جو عورت کی مکاری پہچان کر ارادہ کیا کہ
 اُسکے میان سے کھے لیکن پھر سوچا کہ یہ شخص زیر گنوار ہی اسکو میری بات
 کا تعین نہ ہو گا اس لیے اوس سے کہا کہ میں ایک منتر ایسا جانتا ہوں جس سے

گھڑی بھر میں جن او تر جاوے اور کچھ نذر نیاز چڑھانے کی حاجت
 نہیں وہ بولا ایسا ہو تو آپ کی بڑی مہربانی ہو تب اس فقیر نے اون
 جاہلون کے دیکھلانے کے لیے کچھ جھوٹا موٹھ پڑھ کر ایک نیم کے درخت
 پر چھونک دیا پھر کہا کہ اس میں سے ایک ٹوٹا اچھا مضبوط کاٹ کر تم
 بے تحاشا اس عورت کو بیٹنا شروع کرو اور جب قدر مارو گے اسکی
 چوٹ جن کو لگیگی اور اس عورت کو کچھ تکلیف نہوگی لیکن اتنا خال
 رکھنا کہ گوشت پر مارتا ہڈی پر نہ مارنا پہلے تو وہ عورت یہ بات سنکر
 بہت گھبرائی لیکن دل کی مضبوط تھی پھر جب چار بار بچ ڈنڈے فقیر کے
 کہنے سے اس کے میان نے خوب زور سے لگائے تو وہ عورت کہنے
 لگی کہ میں جلا میں میری تو بیوی آن جس سے اس عورت پر میں کبھی نہ آؤں گا اتنا
 کہہ کر بیوی ہو گئی تب فقیر نے کہا اب نمٹ مارو اسکا جن او تر گیا
 پھر کہا کہ اس نیم کو میں چھونک دیا ہر تمہارے گانوں میں جب کسی پر جن چڑھا
 اور وہ عورت جھومے تو اس نیم کا ڈنڈا کاٹ کر بے تحاشا مارتا شروع
 کر جب فقیر چلا گیا تو عورت نے آنکھ کھولی اور بالکل انجان ہو کر
 پوچھا کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں اور مجھے کیوں گھیرے ہیں جب سے وہ فقیر
 ڈنڈے مارنے کی ترکیب بتا گیا تب سے جب اس نے کبھی مکر کیا تو اس
 بھی خوب ملی ایک روز وہ جھومنے کے وقت کہنے لگی کہ مجھ کو مہین
 خان مت سمجھنا کہ فقیر کے ڈنڈے سے بھاگ جاؤں خبردار اگر تو نے سنا
 ہاتھ میں لیا تو تیرے گھر انہ میں کسی کو جیتا نہ چھوڑو نگاہ رہیں انہ

سعد المدہی غازی میان کے ساقہ میں شہید ہو گیا ہوں تب سے فیض آباد
 کی اوتر طرف بڑے میدان میں رہتا ہوں اگر تو اس عورت کا بھلا چاہتا ہے
 تو اسیدم اس سونٹے کو آگ میں جلا دے نہیں تو تیرے حق میں اچھا نہ ہوگا
 اس عورت کا میان اس سونٹے کا بڑا معتقد تھا اسکی دھمکی سے
 نہ ڈرا اور بے تحاشا پیٹنے لگا عورتی دیر تک تو اس عورت نے مار بھی
 آخر کو چلا کر کہنے لگی کہ میں تو بہ کرتا ہوں آج سے تمہارے گھر کبھی نہ آؤں گا
 بلکہ میری دعا سے آج کی تاریخ سے تمہارے گھر کو لی جن ہرگز نہ آوے گا
 اتنا کہرا سوقت بیوش ہو گئی اور گھڑی دو گھڑی کے بعد اٹھی تو کہنے
 لگی کہ آج اقسوت گئی تو خوب میں کیا دیکھتی ہوں کہ بڑے پیر سبز عمامہ باندھے سفید
 کرتا پہنے ہوئے اگر میرے سامنے کہنے لگے کہ آج کے دن تیری بلاؤں میں
 اب نماز جمع سے رہا کر غرض اس عورت نے اتنا بہانہ کر کے اس نیم
 کے ڈنڈے سے اپنا پیچھا چھوڑا اس عورت نے ایسے بیہودہ حرکتوں
 سے کئی فائدے سمجھے تھے ایک تو یہ کہ غیر مردوں کو کھلے خزاں سے دیکھتی
 دوسرے گھر کا کچھ کام نہ کرنا پڑتا بلکہ سارے لوگ اسی کی خدمت میں لگے
 رہتے تیسرے میان اسکی فکر میں ہمیشہ باؤل بن رہتا اور یہ اسکا
 بڑا مطلب تھا جو تھے اس بہانے سے کبھی تو درگاہ میں جھومنے کے
 واسطے ایسوی جایا کرتی وہاں کی سیر کرتی اور کبھی الاوے شہید کی قبر
 پر اور کبھی ہڑکچ کے میلے میں لیکن ڈنڈے کی مارنے اسکا سارا تماش

منتخب اس حکایت کا یہ ہے

کہ بدشیرت عورتیں اپنی آسائش اور خواہش نفس کے لیے وہ مکر و فریب پر اپنی طبیعت سے پیدا کرتی ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے اور اودن کے دائمی مین بھنس جاتا ہے انسان کو چاہیے کہ عورتوں کے حرکات و سکنات پر خوب لحاظ رکھے اور انکی ابلہ فہمی میں نہ آجائے +

حکایت ۱۴

ایک عورت کی بہن بیوہ ہو گئی کنا یہ اشارے سے ذکر کیا گیا کہ برادری کے کسی بھلے آدمی سے اوسکا نکاح پڑھا دیا اس پر بہت لال سیلی ہو گئی بولی کہ تم نے کسی بھلے آدمی کے یہاں یہ بات سُنی ہے حجب کوئی تمہاری بہن بیوہ ہو جاوے تو اوسکا نکاح کر دینا آخر اوسکا انجام یہ ہوا کہ کسی غیر مرد کے ساتھ نکل گئی پھر آج تک مجھے اوسکی خبر نہیں ملی

منتخب اس حکایت کا یہ ہے

جو شخص کہ خدا اور رسول کے فرمان سے انحراف کرتا ہے آخر کار شیطان کے نیچے میں گرفتار ہو کر دہل اور رہو اہوتا ہے دنیا میں دولت پاتا ہے اور

آخرت میں عذاب

حکایت ۲۰

عظیم آباد میں ایک عورت بہت چھوٹی عمر میں بیوہ ہو گئی اور سنہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور شام کو سوکھی روٹی یا گھون کا چوکڑ بھگا کر کھانا اختیار کیا دن و رات قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتی اسی حالت میں وہ بڑھی ہو گئی سبکدوش عورتیں اوسکی مرید ہوئیں مرتے وقت بھون کو بلا کر لوجھا تمسچ کہو سنے کیسی پاکدانی اور عزت و حرمت سے اپنی زندگی کا فی سبھون نے کہا تمھارا ایسا ہونا بہت مشکل ہے کہ کبھی کسی مرد کا منہ نہ دیکھا ساری عمر روزہ رکھا سوکھی روٹی کھائی فوولی اب میرے دل کا حال سنو کہ جو ابی سے بڑھا پئے تک رات کو قمر کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کان میں جو کیدار کی آواز آتی تو دل ہی چاہتا کہ سیرح سے اوسکے پاس چلی جاؤں لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شہم سے بچتی رہی میں تم سبھون کو نصیحت کرتی ہوں کہ کبھی جوان عورت بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا اس سے معلوم ہوا کہ عورت کیسی ہی نیکخت اور پرہیزگار ہوا اور کیسا ہی زور کھا سوکھا کھانا کھا لیکن مرد کی خواہش اوسکے دل میں ضرور ہوتی ہے +

منتخب اس حکایت کا ہیرو

کہ جو عورت جوان بیوہ ہو جائے اوسکا نکاح کر دینا بہت ضرور ہے کہ وہ نفس اور شیطان کے اغوا سے محفوظ رہے گی +

ایک شخص مولوی عبدالسلام نامے دیوس کے رہنے والے بہت مفسر
تھے اونکی بی بی نوکری کرنے کو کہتی تو وہ جواب دیتے کہ میں اسی فکر میں
ہوں ایک دن عشا کی نماز مسجد میں پڑھ کر اپنے دروازے پر آ کے
کیونکر کھلوائے تو اونکی بی بی کہنے لگی کہ پہلے اوسنے پوچھا کہ تم
کون ہو وہ بولے عبدالسلام یہ سنکر اوسنے دروازہ کھول دیا اور
کہا کہ آؤ لکھو وہ بڑے غیرت والے تھے عورت کا طعنہ اون کے دل میں
تیر کی طرح چبھ گیا اوسیدم اوسنے پاؤں پھرے اور سیدھے مسجد
کو آئے وہیں سورسے صبح کو سفر کی تیاری کی ایک دوست سے قرض
لیکر کچھ بی بی کے پاس بھیجا اور کچھ اپنے پاس رکھا بی بی نے کہلا بھیجا
کہ تم بیان ہوتے جاؤ اونھوں نے جواب دیا کہ میں نکمٹو ٹھہرا تو منہ
دکھلاتے مجھے شرم آتی ہے غرض اوس سے غلے اور لکھنؤ کو چلے گئے وہاں
جاتے ہی شور و پے مہینے کے نوکر ہوئے تو بہت جلد بی بی کو خرچ
بھیجا اور اوسکی تسلی لکھی کہ ہمیشہ خرچ پونچے گا تم کچھ اندیشہ مت کرنا کی
برس کے بعد پھر گھر گئے تو بی بی کیواسطے بہت تحفہ شالاف لائے لیکن
باہر اوتیسے گھر میں لگے اور یہی عذر کیا کہ وہ بات آج تک میں نہیں
بھولا یہ مجھے نہیں ہو سکتا کہ بے غرتی سے اپنا منہ دکھاؤں اور جس
زمانے میں میرے پاس روپیہ نہ تھا تب تمہیں تو پنا یا سوا ب جتنا
چاہو تو خرچ کرو اور تمہیں میری الفت ہوتی تو یہ بات منہ سے کاہلو
نکلتی اور میں تو وہی ہوں جو پہلے تھا اب اچھا کمان سے ہو گیا پھر

دوم ملک کبیراوس سے غلے دے

منتخب اس حکایت کا کایہ

کہ غیرت والے مردوں سے بی بی کا طعنہ نہیں سہا جاتا کیا کہے اون
 نالایقوں کو کہ مان باپ بھائی بہن کی باتوں سے تو اتنا ناخوش ہوتے
 ہیں کہ ساری عمر میں بھولتے اور لوگوں سے گلہ کرتے ہیں کہ بھائی نے یوں
 کہا اور بہن نے یوں کہا ہم پہلے بھائی کو دوست جانتے تھے بہن کو ایسا
 نہ سمجھتے تھے غرض مان باپ بھائی بہن سے تو یہ معاملہ اور حسب بی بی
 اوکو بلکہ اونکے مان باپ اور بھائی بہن کو بلکہ سارے کنبے اور سات پشت
 کو ہزاروں گالیوں دی ہیں تو اسکو ذری سہی بات سمجھتے ہیں اور جس روز
 بی بی اپنے کسی مطلب کے واسطے میان سے ہنس کر بولے تو وہاں کی
 ساری شہر اتوں کو بھولا کر اوپر سے واری اور قربان ہوتے ہیں اور
 ہمارے جاہل کے علاقے اور اوسکے گرد و فواح میں تو اب اتنی
 عزت میان کی البتہ رہ گئی ہو کہ ابھی تک بی بیان اونکے منہ میں پانچ
 اور پیشاب نہیں کر تین *

حکایت ۲۲

ایک شخص کی عادت تھی کہ بے پکارے اپنے گھر میں چلا جاتا اور کسی
 نے منع کیا تو اسے یہی جواب دیا کہ میرے گھر میں سواے مان اور
 بہن اور بی بی کے کوئی غیر عورت نہیں کہ مجھے بھپتی ہو ایک دن

اوسکی بہن نے جانا کہ بھائی دور گیا ہے والان کے نزدیک چار پانی گھڑی کر کے نہائی اور خیال کیا کہ اس وقت تو کوئی باہر سے نہیں آتا جلدی سے بے کپڑا اپنے والان کو بھاگی جاتی تھی کہ ایک بار گی بھائی گھر میں آ گیا اور اوسے تنگے دیکھ لیا اس کام میں مرد کا یہ مقصود ہے کہ بے پکار کے کیوں گیا اور عورت کی یہ بے وقوفی کہ تنگی باہر کیوں نکلے

منتخب اس حکایت ۲۲ کا پیر

کہ مرد اور عورت دونوں کو جمیع امور میں احتیاط واجب ہے پیر

حکایت ۲۳

لکھنؤ کا ایک سوداگر کچھ مال خریدنے کو کانپور گیا انجی بی بی اور مان گھر میں چھوڑا کسی لپٹے نے اوس بی بی کی خوبصورتی کا حال سنکر اوس دوکاندار سے ملاقات کی جو سوداگر کے دروازے کے سامنے دوکان لگاتا تھا ایک روز اوس دوکاندار کو لالچ دے کر ایک بہت عمدہ تماشہ لایا اس امید پر کہ شاید وہ بی بی کہیں جھانکے تو میں دیکھوں وہ عورت نمازی تھی اور ظاہر میں لوگوں سے بہت پردہ کوئی لیکن اپنے دیوار اور بنوئی وغیرہ پشتہ داروں کو جھانک کر ضرور دیکھ لیتی اپنی عادت کے موافق اوس تماشے کو بہت حکمت اور دانائی سے جھانکا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ

وہ مرد جو تاک میں تھا صورت تو نہ دیکھنے پایا لیکن درار سے
 اوسکی تھوڑی سی ناک دیکھ لی ایک بڑھیا اوس عورت کے گھر آتی
 جاتی تھی اوس مرد نے اوسکو لالچ دیکر بی بی کے نکالنے کی تدبیر کی ایک
 روز وہ بڑھیا بی بی سے باتیں کر رہی تھی اوس میں آل اولاد کا ذکر ہوا
 تو بی بی بولی کہ میرے کوئی اولاد نہیں ہوتی تم کسی سے کوئی تعویذ لکھاؤ
 بڑھیا بولی کہ یہ کتنی بڑھی بات ہے جمعرات کے دن عشا کی نماز پڑھ کر
 تم اپنی ساس سے اجازت لیکر گھڑی بھر کے واسطے میرے ساتھ چلو
 شاہ مینا کی درگاہ میں ایک درخت ہے جو عورت اوسکے تلے گھڑی بھر بیٹھے تو
 اوسی سال اولاد ہوتی ہے چنانچہ ایک شتر برس کی بڑھیا کو جسکا میان
 تلوار برس کا تھا اولاد ملی آخر وہ بی بی اوس مٹا رہے کہ دم میں آگئی اور ساس
 سے حکم لے کر باہر گئی تو پھر دوبارہ اپنا گھر دیکھنا نصیب نہ ہوا

منتخب اس حکایت ۲۲ کا یہ ہے

عورت کو چاہیے کہ اجنبی عورت کو جس پر اعتماد کلی نہو کبھی اپنے نزدیک
 نہ آنے دے چنانچہ اکثر عورتیں اسی عورت کی طرح غائب ہو گئی ہیں

حکایت ۲۲

بنارس میں ایک عورت جو ہمیشہ اپنے دیور سے ایک جگہ بیٹھ کر بات
 کیا کرتی تھی ایک مرتبہ گناہ میں گرفتار ہو گئی پھر دونوں نے صلاح

کر کے بھائی کو زہر دیا اور عورت اپنے دیور کے پاس رہنے لگی۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا اور شرع میں آیا ہے کہ مرد و عورت کا اگرچہ محرمات سے ہوں ایک جگہ تنہا بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

حکایت ۲۵

بنارس میں سکرو ایک محلے کا نام ہے وہاں ایک شخص اپنی خاد کی بیٹی کو میر حسن کی مثنوی اور رباع و بہار کا قصہ سنایا کرتا تھا غیر مرد و عورت کا بات کرتا تو ایسا ہی جیسے آگ اور روئی کا پروس آخ کو دونوں نے گنا میں گرفتار ہو کے اپنا سنبھالا لایا پھر اپنے اپنے مانا پاپ کے خوف سے یہ صلاح ہوئی کہ یہاں سے نکل چلو آخ کو یہ لڑکی کچھ روپے نقد اور دو ہزار روپے کا اپنی مان کا گھنا چوڑا کر اس کے ساتھ نکل گئی۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کایسے قصے کہانی کہ جس میں عاشقی اور معشوقی کا ذکر ہو کسی عورت کو سننا مناسب نہیں ہے کہ آخ کو یہ باتیں حل میں اثر کر جاتی ہیں اور

اول سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

حکایت ۲۶

دو عورتیں دیورانی جٹھانی بیٹھ کر بات کرنے لگیں بڑی بولی کہ تم اپنے میں سے اتنا کیوں ڈرتی ہو کہ چہرہ اوتر جاتا ہی ہو ٹٹی بولی کہ تم تو جسوت پرست چٹیل وغیرہ وہاں تباہی خیا لون سے بہت ڈرتی ہو جو جاہل عورتیں بنے دیکھ صرف وہم سے ٹھانی ہیں اور میں اولکچہرہ غصے میں دیکھ کر ڈری تو کیا تعجب ہوا ؟

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ نیک عورتیں جو دینداری میں مضبوط ہیں کسی دوسرے کے بہکانے سے خراب نہیں ہوتیں ۔

حکایت ۲۷

ایک عورت اپنے کو ٹھٹھے کی کھڑکی سے جھانکتی تھی کہ کسی لپٹے کی نگاہ اوپر دور سے ٹوٹ گئی مدت کے بعد وہ عورت اپنے میان کے ساتھ سفر کو چلی تو اس شہدے کو خبر ملی پھر یہ بھی کسی بہانے سے ساتھ چلا وہ عورت رات کی وقت پھٹاری کے ساتھ پافاسنے گئی تو اس لپٹے نے پہلے سے پھٹاری کو راستی کر رکھا تھا جنہیں معلوم کیا ان اوڑالیا گیا کہ یہاں تک سخت کا پتہ نہ لگاؤ

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

عورت کو لازم ہو کہ جھانکنے نہ کہنے کی عادت نہ کرے کہ اس میں ایک دن نہ لگدنگ

کچھ فساد ضرور پراپا ہوتا ہے

حکایت ۲۸

ایک گواہی لڑکی سفارشی مان سے کہا کہ اما ایک لالہ اور مٹی ملسل کی
بچہ بنا دو یہ اور مٹی گزی کی بہت موٹی ہو وہ بولی سنو مٹی نرم کپڑے سے
آدن کا دل سخت ہو جاتا ہے پھر جب نہیں ملتا تو آخر کو لوگوں سے لڑتا ہے
یہ سچ ہے وہ باتیں سکھائی ہیں کہ لالہ کپڑے کی پٹے والیاں پلنگ پر بیٹھنے
والیاں جو بے ہنر اور اسکتی اور لڑائی میں تجھ سے بڑھ کر پیاری نہ ہوگی
نیرا سیلا کپڑا لوگوں بھاؤ گے گا اور اہ نکال لالہ کپڑا کسی خوش نہ آویگا

منتخب اس حکایت کا یہ ہے

عورت ہو یا مرد عزت اور توقیر اچھے افعال و اطوار سے حاصل ہوتی ہے

لباس نفیس کی کچھ اصل اور حقیقت نہیں ہے

حکایت ۲۹

ایک بیوقوف عورت نے جلتی ہانڈی میں اپنا ہاتھ ڈال دیا جب ہاتھ
جلا تب چلانے لگی لیکن ہاتھ ہانڈی سے ہرگز نہ نکالا اور روز و کر
اہتی تھی کہ دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کس پر دکھ ہو گا کوئی میری مصیبت کا

شہر یک نہیں ہوتا سب اپنی اپنی عزت کے ساتھی ہیں کسی کو میرے جلنے کی کچھ پروا نہیں یا اللہ اس جہنم سے تو مرنا بہتری مجھے تو جلد اوٹھا لے اتنے میں ایک اور سکی پڑوسن آچو بھی تو بولی کہ ادا حق تو نے تو دکھا اپنے ہاتھ سے مول لیا ہانڈی سے ہاتھ نکلیں نہیں نکالتی کہ اسیدم تیری مصیبت جاتی رہے لیکن اوس حق نے ہرگز نہ مانا سہاں تک کہ اوس کا ہاتھ جل کر کیا بے گیا اور یہ زخم ایسا بڑھا کہ سترن دور لگی آخڑ کو وہ مر گئی

منتخبہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ سو قوت عورتیں خود شرارت کرتی ہیں اور جب بدی کی مصیبت آئی تو سب کو اپنا دشمن جانتی ہیں اور کوئی نصیحت کرے تو اسکی بات کی طرف بالکل دھیان نہیں لگاتیں آخر ساری عمر مصیبت میں کاٹ کر مر جاتی ہیں +

حکایت ۳۱

جنگل کا شیر ایک ہرن کے بیٹی پر عاشق ہوا اس کے باپ سے شادی کا پیغام کیا تو اوس پیارے بے ڈر کے مارے لڑکی بیلا دی حبیب دوہن شیر کے گھر آئی تو بولی کہ تم مجھے چاہتے ہو تو اپنی زخمت اور بڑے بڑے ناخون کو اڈا لو اور تمہارے بھائی میتا اور تمہاری ماں بالکھنی سے مجھے ڈر لگتا ہے ان دونوں کو جنگل سے باہر نکال دو شیر تو اسکی محبت میں دیوانہ تھا جو اسنے کہا صاحب کیا وہاں کے جانوروں نے جب دیکھا کہ شیر کے دانت اور پنجہ نہیں ہی اور چپا

اور بگفتی میں اور کہیں چلی گئی تو بے ڈر ہو کر سمیوں نے سینک مارنا شروع کیا
 اور سکیابی بی بی یہ مصیبت دیکھ کر بہت رولی مگر شیر کی کچھ مدد کر سکی پھر کہا کہ چلتا
 اور بگفتی کو جو دوست تو مجھے تھے لیکن دیکھو آج تمہارے کوئی کام نہ آیا تو
 جگہ درست ہر ایک پرانا بندر قحطمانہ بیٹھا تھا بولا کہ شیر ترسے کہنے پر بچلنا تو آج
 بے بس ہو کر کا ہے کو مارا جاتا ہے

منتخب اس حکایت کا یہی

کہ اس طعن بہتر سے مرد مورقون کی نسبت میں مان باپ بھائی بہن سے
 جھا ہو جائے میں پھر حسب دشمنوں نے اکیلا سمجھ کر اوسکا پیچا کیا یا کسی اور
 محنت مصیبت میں گرفتار ہوا تو بی بی سوئے روئے اور گبرانے کے اور کسی
 کام نہیں آتی

حکایت ۳۲

ایک جنگلی بہن نے کسی شہری بہن کو دیکھا کہ بہت اچھی سرخ باناٹ کی چوڑی
 اوپر پڑی اوسکے چاروں طرف سسٹر گویہ لگا ہوا اور اوس کے سینکوں
 پر طرح طرح رنگ آمیزی کے پیل بوٹے بنے ہوئے آہستہ آہستہ
 ایک باغ میں غسل رہا ہوا اور چلتے وقت اوسکے پاؤں کے گسوٹ گسوٹ چمک
 بولتے ہیں جنگلی کو اوسکی صورت بہت بھلی لگی پوچھا کہ تمہاری پیٹھ
 پر یہ کیا چیز چمک رہی ہے او تم نے ایسے خوبصورت سینک کہاں سے

پائے اور تم اتنا آہستہ کیوں چلتے ہو وہ بولا کہ تم جنگلی نر سے بے وقوف
 ہو تم اسکی قدر کیا جانو یہ توروپے کی جھبول تھی اور ہم وہ ہیں کہ شاہ
 ہماری پیٹھ پر ہاتھ بھیرتا ہی اور ہم امیر لوگ آہستہ چلتے ہیں دوڑنا
 گنواروں کا کام ہی وہ بولا کہ افسوس مجھے یہ جو بیان میسر نہیں آتے
 میں ایک بھوکا بھیر یا دور سے نظر آیا دیکھتے ہی شہری ہرن کے ہوش
 جاتے رہے جنگلی سے کہا بھائی تم مجھے بچاؤ وہ بولا خدا نے تمہیں ہاتھ
 پاؤں دیے ہیں بھاگ جاؤ بھیر یا تو ابھی بہت دور ہی جنگلی تو اتنا
 کمکر چھٹ ہوالیکن شہری کو مدت سے دوڑ و دوپ کی عادت
 نہ رہی تھی بڑی محنت سے تھوڑی دور بھاگا آخر اس کا دم پھول
 گیا اور ہانپنے لگا پھر ایک جھاڑی میں جا چسپا لیکن گھونگھڑ کی آواز
 سے بھیر یا اس کا پتا پا کر وہاں آیا اور اس کا کام تمام کیا

منتخب اس حکایت کا بہر

کہ اس طرح جو عورتیں عیش و عشرت میں گہنا اپنے بزرگ پر شعی رہتی
 اور غریب عورتوں کو بھی نگاہ میں حقیر سمجھتی ہیں اور انکو کبھی کام نہ کرتے
 تو بڑی مصیبت آتی ہے اور غریب عورتیں اگرچہ اونکی گود میں پاسبان
 میں بچہ ہو تب بھی کھانے پکانے کوٹنے پھینے پانی بھرنے بلکہ گھر کے
 سارے کاموں سے کبھی عاجز نہیں ہو قین

حکایت ۳۲

ایک بڑے موٹے تازے گھوڑے نے جس پر مخملی زین کسا ہوا تھا راہ میں ایک گدھے کو دیکھا کہ بوجھ لیے ہوئے چلا جاتا ہے جب وہ اسکے برابر آیا تو گھوڑا بولا اوجا جی گدھے تیری یہ طاقت کہ راہ میں ہمارے برابر چلے تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں آغائی صاحب چکلہ دار مجھے سوار ہوتے ہیں خبردار اپنا بدن میرے زین پوش میں لگا کر سیلا مت کرنا بیچارہ گدھا ڈر کے مارے جلدی سے کنارے ہو گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا کہ کیا خوب ہوتا کہ مجھے بھی اوسکا سا زین پوش ہیتسہر آنا کچھ دن پیچھے وہ گدھا ایک جگہ راہ میں چر رہا تھا اوس گھوڑے کو دیکھ کر بہت ہی ڈبلا ہو گیا اور روئی کاٹا گھٹھا اوس پر لدا ہوا اور ایک بنیا بہت بے دردی سے چابک مارتا ہوا ہانکے لیے جاتا ہے گھوڑے نے دور سے دیکھا کہ گدھے کے روبرو جھٹک کر سلام کیا اور کہا بھائی صاحب ہم دے جاتے ہیں مہر لگا کر کے تھوڑا سا بوجھ تم لے لو تو ہم ہلکے ہو جاؤ گدھا بولا حضرت سلامت میرا کیا مقدمہ کہ آپ کے پاس آؤں میرے بدن کے چھوٹنے سے آپ کی

پوشاک کمین میلی نہو جائے

منتخبہ میں حکایت کا یہ جو

کہ بعضی غور تین اپنے میان کی دولت کے بہرہ سے پر غور کرتی اور غریب رشتہ داروں کو ناخیر سمجھتی ہیں مگر کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ اوتکے روبرو ہاتھ جوڑتی اور پانوں پر ہنسیں دیکھیں وہ اونکی پہلی

بشرارتوں کو یاد کر کے کچھ رحم نہیں کرتیں *

حکایت ۳۳

ایک روز کافیہ کے سامنے کئی بوٹوسی عورتوں نے جمع ہو کر اپنی اپنی بہو کا شکوہ کیا تب کافیہ بہت دیر تک اونکو نصیحت کرتی رہی اور یہ کہا کہ بڑی بی بی یاد کرو پہلے پہل تمکو کتنا بڑا ارمان تھا کہ خدا تمکو میٹا دیوے سوا دیکھے فضل و کرم سے مراد پوری ہوئی سمجھتے تھے یہ آرزو تھی کہ اسکی شادی کرین اور سین اپنا حوصلہ نکالیں کبھی بھی تمکو یہ بھی خیال ہوا کہ میرے جیتے جی اسکی شادی ہو جاوے سو یہ مطلب بھی حاصل ہوا اب تمکو چاہیے کہ جیسی بڑی مراد ملی ہو یا نہی بڑا شکر بھی کرو ایسا نہ کہ جب نعمت مل چکے تو اسکی کچھ قدر نہ کرو اور ناشکری کرو *

بڑی بی بی دینا میں جب بندے کو کچھ نعمت ملتی ہے تو اسکے ساتھ تھوڑی سی تکلیف بھی سہنے پڑتی ہے جیسے خدا کسیکو اولاد دیوے تو اسکی پرورش کرنے کے لیے محنت برداشت کرنی پڑیگی پھر اگر وہ اسکے پاخانہ پیشاب سے بھر کر ناشکری کرے تو وہ احمق ہوگا *

بڑی بی بی دھیان کرو خدا نے تمکو کئی بڑی بڑی نعمتیں دیں پہلے یہ کہ میٹا دیا (خدا اوسکو تندرست رکھے) پھر خیریت سے وہ سب مانا ہوا ہے آج خدا نے تمہیں وہ دن دکھایا کہ تمہارے گھر ہنسی خوشی سے ہوا کی گھر کی آبادی ہو

سبکی آل اولاد سے آگے تمھارا نام نشان باقی رہے گا ابھی تھکو لوگ
 اٹھتے ہیں خدا فضل کرے تو کچھ، نون میں دادی کھلاؤ گی تھکو چاہے
 کہ جیسی بڑی بڑی نعمتیں ملین اور سی طرح بہت شکر کرو اور
 کہ یہ قدر ہو ہو سے تکلیفین اور ٹھکانے پڑیگی اوس سے مت گھبراؤ
 دو دھاری گاسے کی لات بھی بھلی ہو ۛ

بڑی بی بی شکر کی باتیں اس مقدسے میں بہت ہیں پورا شکر کس سے
 ادا ہو سکتا ہے لیکن چھوٹا سا شکر یہ ہے کہ بہو کی ایسی خاطر داری کرو کہ
 اوسکو اپنی مان کی جدائی کا رنج دل سے بھول جاوے اور صرف نہیں
 کہ دو چار مہینے دنیا کے دستور پورا کرنے کے واسطے بلکہ ہمیشہ ساری
 زندگی اوسکی خاطر کرو اور اپنی بیٹی کے برابر جانو ۛ

بڑی بی بی میں تم سے ایک آدمی کا حال کہتی ہوں نوتنی میں ایک مولوی صاحب
 کے بیٹے کی شادی ہوئی مولوی صاحب نے اپنی بی بی سے کہا کہ میں
 بہو کو اس شرط پر گھر میں لاؤں گا کہ تم اوسکو چھوٹی بہن کے برابر سمجھو
 اور اگر یہ منظور نہ ہو تو میں اوسکو جدا مکان میں اور تارون وہ بولی کہ
 انشاء اللہ میں بہو کو اپنی بڑی بہن کے برابر سمجھوں گی خاطر جمع رکھو بڑی بی بی
 یہ کچھ اچھے کی بات نہیں نیک عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ جیسے ہم خدا کے
 بندے ہیں ویسا ہی ہماری بہو بھی یہ ہم میں اور اوتھیں کچھ فرق نہیں
 بڑی بی بی اگر تمہیں یہ ہو کہ میں گھر کی مالک بنوں تو تاجدار کی
 تو اسکا بھی کچھ مضائقہ نہیں لیکن کوئی کام بہو کے لیے نہیں آتا سرداری

چاہو تو اس راہ چلو جس سے لوگ تانے دار ہو جاوین شاید تم سمجھتی ہو کہ
جو عورت زبان دراز لڑائی ہو وہ سردار ہو سکتی ہے تو یہ بالکل غلط
ہے بلکہ سردار بننے کی ترکیب وہ ہے جو ہمارے پیغمبر صاحب نے اپنی است
کے سارے مرد عورتوں کو سکھلا دیا ہے جو کوئی اس پر عمل کرے بیشک
سردار ہو سکتا ہے پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے **لَا تَقْوَمُ خَدَائِعُهُمْ**
یعنی لوگوں کا سردار وہ ہے جو لوگوں کی خدمت کرے تم اگر سرداری
چاہتی ہو تو بھوکے ساتھ سلوک کرو اور جب تک تم اس کے ساتھ
سلوک کرتی رہو گی ضرور تمہاری سرداری بنی رہے گی تو
بڑی بی بی سلوک کرنے کی بہت صورتیں ہیں سب سے پہلے یہ کہ جیسا
تم اپنے لڑکوں کو اچھے سچے لڑکے بناؤ گی ہو وہ باتوں سے ناخوش نہیں ہوتی
ہو اور نیک عیب چھپاتی ہو لڑکا زیادہ کھاتا ہے تو لوگوں سے تھوڑا تباہی
ہو اس طرح ہو کہ بھی نادان سمجھ اس کی باتوں کی طرف و حیان
نکرو اس کے عیبوں کو چھپاؤ ابھی اس کی کیا عمر ہے جو آج ہی سے ساری
عقل اس میں آجاوے گا
بڑی بی بی جوانی میں جیسا تمہارا چاہتا تھا کہ ہماری ساس بہار
ساتھ اس طرح رہے آج اس طرح تم اپنی بہو کے ساتھ رہو
بڑی بی بی جیسا تم چاہتی ہو کہ ہماری لڑکی اپنی سسرال میں آرام
سے رہے اس طرح ہو کہ آرام سے رکھو آخر تمہاری بو بھی کسی مان
کی بی بی ہے تم اس کی مان کا دل خوش کرو کیا عجب کہ اس نیک بی بی سے

تمھاری لڑکی بھی اپنی شہسراں میں شکوہ پاوے بڑی بی بی حبیب
 تمھاری لڑکی اپنی شہسراں میں کچھ قصور کرتی ہی اور خفگی اور ٹھنڈی
 ہوتی تو تم سوچتی ہو کہ میری لڑکی ابھی نادان ہے لائق معاف کرنے کے
 ہی اس لیے تمھاری سو بھی ابھی کم عمر ہے اسی عقل کہاں کہ کچھ قصور
 نہ کرے تم بھی اس کو معاف کیا کرو اور جانو کہ وہ بھی کسی ماں کی بیٹی ہے۔
 بڑی بی بی اگر تمھاری لڑکی شہسراں میں آرام سے رہتی ہو تو خدا کا
 شکر کرو اور شکر ادا نہ مین ہو کہ آرام سے رکھو اور جانو کہ وہ بھی کسی ماں
 کی بیٹی ہے۔

بڑی بی بی ہو کا بھائی تمھارے گھر آوے تو اس کی خاطر داری کرو اور
 وہ چھوٹا کم عمر ہو تو چلتے وقت اس کو تباشہ یا گروہ جب وہ اپنے گھر
 جاویگا تو ان پوچھنے لگی تھنے وہاں کیا کھایا بلکہ اس کا ٹون سے کوئی چٹا
 بھی آوے تو اس کی بھی خاطر داری کرو اس میں خرچ ایک کٹری کا نہیں
 مفت کا احسان ہے سدھن تم سے خوش ہوگی اور اپنا دوست سمجھے گی
 بڑی بی بی سدھن غریب ہو تو لڑکوں کے نام سے کبھی کبھی
 اس کو کچھ بھیجا کرو لیکن اس طرح کھول کر نہیں کہ وہ شرمناک رہے
 انکار کرے اگر تم کو دنیا منظور ہو تو دینے کی سوراہن میں اس صوبت
 میں ہو تم کو اپنا مرنے سمجھیں اور عجب نہیں کہ سدھن دینے والے بھی
 تمھارے کام آویں۔

بڑی بی بی تمھاری بہو کسی غریب کی بیٹی ہو تو رحم کرنے کے لائق

اوسکی ماں نے اس امید سے تمھارے گھر بیاہا کہ میری لڑکی سکھ
سے رہے گی لیکن جب تم ہر بات میں اوس پر خفا ہوا اور اوسکے قصور
کو صرف شرارت سمجھو تو سمدھن اپنے دل میں کتنا رنج کر گئی اوسکو
جو تم سے امید تھی جاتی رہی شاید تم یہ سوچتی ہو کہ ہمارے یہاں وہ ایسا
کھاتی بہتی ہو جو اوسکو میکے میں بیٹھ کر تنہا سنو جی جب تم نے بات بات پر
اوسکا پیچھا لیا تو چاہے تمھارے گھر روز بروز خورمہ کھاوے لیکن اوسکو
کچھ مزہ ملیگا اور اوسکا دل بے چین رہے گا +

بڑی بی بی تمھاری بھوکسی امیر کی بیٹی ہو تو تمکو اور بھی زیادہ رحم کرنا چاہیے
تم اوسکے گھر کا حال یاد کرو وہاں اوسکی کتنی بڑی قدر تھی جو چیز مانگتی
اوسیدم پاتی کبھی اوشکر پانی نہ پیتی یہاں کام کرنا پڑا اپنے گھر والی
گوشت بیوہ مصری امرو دھارنگی کھاتی تھی یہاں جو ارکی رولی اوبار
والی بھات کھانا پڑا اپنے گھر لڑپار سے حاکم نبی پتی تھی جسکو چاہتی
ماتی جسکو چاہتی گالی دیتی اور سب لوگ اوسکی بات سنتے تھے اب اللہ نے
کسی رشتے کے سبب اوسکو تمھارا بھادر کر دیا تم جو چاہتی ہو سو مانتی
ہو ہر بات میں اوسکو فقور وار ٹھہراتی ہو دیکھو اوسکے دل پر کیا لکھنا ہوگا
اوسکے ماں باپ کا دل کیا کہتا ہوگا سوچو کہ تمھارے گھر کی مجلس اوس
حق میں کیا تھوڑی مصیبت ہو جو اوپر سے تم اوسکو اور زیادہ حق کرو
بھلا اگر تمھاری لڑکی ایسی ناز و نعمت میں پرورش پاوے پھر کسی مجلس
کے گھر بیاہ جاوے پھر وہاں جا کر ایسی ساس کے منہ میں گرفتار ہو

جیسا تم اپنی بہو کے ساتھ کرتی ہو تو تمہارے دل کا کیا حال ہو گا ؟
 بڑی بی بی یاد کر جب تمہاری شادی ہوئی تھی تم کو کسیا حوصلہ تھا
 کہ ایسا کھا دین ایسا پہنیں پھر اسی طرح تمہاری بہو کو جو صلہ کیسے
 بڑی بی بی جیسا تم کو خیال ہوتا تھا کہ یہ ہمارے میان کی کمالی ہر ہم
 اس کے حق دار ہیں اسی طرح بہو کو بھی خیال ہو سکتا ہے جیسی تم آدمی ہو سکتی
 وہ بھی ہو ؟

بڑی بی بی ہر عمر میں آدمی کو نیا خیال ہوتا ہے لڑکپن میں کھیل کو دیکھ
 چاہتا ہے جوانی میں کپڑے گھنے کا شوق ضعیفی میں گھر گریستی کی فکر ہو
 بڑی بی بی کہہ سکتا ہے کہ ہو کی طبیعت آج ہی سے بڑھو ان کی طرح ہو جاو
 بڑی بی بی اگر تم یہ کہو کہ جب تک بہو کچھ شرارت نہ کرے تب تک میں
 کچھ نہیں کرتی تو اس میں تمہاری کچھ خوبی نہیں ایسا کون ہو گا جو بے قصور
 کسی کو کہے نا حق تو آدمی اپنے غلام باندی کو بھی نہیں ٹوکتا تمہاری
 تعریف تو اس میں ہے کہ اوسکا قصور معاف کرتی رہو ؟

بڑی بی بی شاید تم کو یہ خیال ہو کہ جتنا ہم چپ رہیں اوتنا وہ دھیسٹ
 ہوگی اور مینے سدر من کے ساتھ بیتیر سے سلوک کیے اور بہو کی باتوں
 کا بہت غم کھایا لیکن کچھ فائدہ نہوا بڑی بی بی تم تنکی بہو کے ساتھ خدا
 کے واسطے کرو بدے کے واسطے نہ کرو اگر تم ایسا کرو گی تو خدا تمہاری
 عمر بڑھادے گا اور جیسا وہ کرے گی خدا سے پاؤ گی ؟

بڑی بی بی اس کہنے سے یہ نہ سمجھو کہ ہر کسی ہی بی بیات کرے اوسکو

ٹوکننا چاہیے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اُس سے بھول چوک ہو جیسے دل
 جلیج او سے نہ دینی کچھ رہے تنگ زیادہ پڑ جاوے برتن پھوٹ جاوے
 یا اوسکی عقلیت سے ملی ہانڈی میں منہ ڈال دیوے یا اوسکا کھرا
 جلد پھٹ جاوے یا وہ گھسی گڑھتے سے چھپا کر کھا جاوے یا اوس سے
 کچھ کم ہو جاوے یا وہ کوئی چیز رکھ کر بھول جاوے یا وہ بے وقت سو جا
 تو ایسی باتوں پر بالکل خفا نہ ہونا چاہیے نہیں تو کوئی ٹکڑ غصہ در کہیگا
 اور کوئی اوجھا کہیگا اور اگر بہو ہر خیز من اپنا حوصلہ پورا کیا چاہے جیسی
 ادھوتر کی جگہ انگریزی ملل مانگے یا کادار جوتی کی فسر مالیش کرے یا
 گھر کا تیل جسمین چھڑیلانا اگر موصفہ پڑا ہی ناپسند کرے جو پورا کا پھولیل
 مانگے تو اس میں بھی اوسکی آرزو متھوڑی بہت پوری کروں شہر ملک گھر
 میں گنجائش ہو اور نہ ہو سکے تو نرمی سے سمجھانا چاہیے جسمین وہ جانے
 کہ انا کو گنجائش ہوتی تو ضرور ہکو یہ چیز ملتی مثلاً یہ کہو کہ دشمن میرے پار
 ہوتا تو ضرور تمھیں بنو ادیتی دیکھو اللہ فضل کرے تو تمھارے واسطے
 مجھے آپ فکر ہو اور ایسی بات نہ کہی جس سے اوسکی آس ٹوٹ جاوے
 مثلاً یہ نہ کہے کہ کیا تم اپنے باپ کے گھر سے لائی ہو کیا ہمارے گھر میں
 خزانہ گڑا ہے اور یہ نہ کہے کہ یہ تو ہمارے میان کی کمائی ہے کچھ تمھارے
 خصم کی کمائی نہیں ؟

بڑی بی بی کہیں ایسی بات نہ کہو جس سے وہ اپنے ماں باپ کے حق
 میں طعن سمجھے کہیں یہ نہ کہو کہ براتیوں کو تمھارے گھر فاقہ ہوا یا اپنے

وہاں آتا بھیجا وہاں سے کیا آیا یا تمہارے باپ کنجوس ہیں اور خون
سے جھیز میں بڑا دیکھ نہ دیا طعنہ ایسی بڑی بات ہے کہ اوس سے کچھ
فائدہ نہیں سارا جھگڑا آدمی کو کبھی بھول جاتا ہے مگر طعنہ ساری عمر
نہیں بھولتا

بڑی بی بی اگر ہو تمکو جواب نہ دیتی ہو تو غنیمت سمجھو اور خدا کا شکر کرو
کہ برادری کی اور بہوؤں سے اچھی ہے ایسی بہو کو کچھ نہ کہو اور اوسکے
پچھے نہ پڑو نہیں تو سارے گانوں میں تمہاری بدنامی ہوگی اور یہ
دیکھو کہ مجھے کوئی کچھ نہیں کہتا سارے لوگ بہو کو برا کہتے ہیں بلکہ جو
کوئی تمہارے منہ پر تمہاری تعریف کرتا ہے وہ بہو کے سامنے جا کر
تمہیں برا کہتا ہے لیکن اس لیے تمہیں نہیں ٹوکتا کہ ناحق اپنا دشمن
کیون بناوین تم بہو کو ستا کر تعریف کی امید نہ رکھو بھلا ایم لگا کر
کوئی بھی آم کھاتا ہے

بڑی بی بی اگر ہونے چڑا کر کچھ اپنے سیکے کو دیا تو اوسکے منہ پر کبھی
اوسکا ذکر نہ کرو نہیں تو وہ انکار کرے گی یا کہیگی کہ تم بھی انہی بیٹی کو چھپا
کر دیتی ہو دیکھو ایک تو چیز کئی اور سے سداھیانے والے دشمن
ہوئے تم ہی سمجھو کہ اتنا مال چورے کیا اب اوسکا نام نہ تو صبر کرو
بڑی بی بی اگر تمکو یہ خیال ہو کہ تھوڑا بہت بیٹے کی کمائی سے لیکر بیٹی
کو بھیجا کریں تو اس فکر میں مت پڑو اس میں تمہاری بیٹی کا فائدہ
نہوڑا ہے اور نقصان بڑا ہے اس لیے کہ تمہاری بہو اوسکی دشمن

ہو جاوے گی اور تمھارے بیٹے کے دل میں بہن کی محبت گھٹ جاوے گی
 اور تم اوسکو خیر اچھا کر کہاں تک دے سکتی ہو اگر تنہ سال بھر
 میں مگر بھراش بڑے پکانے کے واسطے بیجے یا ایک جوڑا کپڑا دیا یا
 فصل میں شکر قند یا کبھی کبھو رین پکا کھینچیں تو اوس سے اوسکی
 ساری عمر ترینوگی تم خوب یقین کرو کہ مساتھار ابیا اپنی لالی کو
 چاہتا ہے اسی طرح تمھارا داماد بھی تمھاری بیٹی کو چاہتا ہوگا اور تمھارا سکو نہ
 بند و بست سمجھو کہ جب لڑکی سیاہ گئی تو جیسے اوسکی فکر پہلے ماں باپ کو تھی
 اوس طرح اب اوسکے میان کو تو اور جسکے خرم سے خدا نے تمھیں پار لگایا
 اور اوسکا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا تم اوسکے واسطے اب کیون رہیں
 کر کے اپنی جان کھوتی ہو ۛ

بڑی بی بی اکثر آدمیوں میں جھگڑا لالچ سے ہوتا ہے اسکے بھائیوں میں
 زمینداری کے واسطے دشمنی ہو جاتی ہے اور بھوکار رشتہ تو بہت دور
 کا ہے جس مال کو وہ اپنا سمجھتی ہے اوسکے بھائی کے واسطے تمھاری
 دشمنی نہ تو تعجب ہے دیکھو بعضی بھوون نے سانس کو زہر دیا اور بعضوں
 نے آتھنا ستا یا کہ بیو توں سانس ڈوب مری ۛ

بڑی بی بی بڑھاپے میں اگر تمھارے پاس گھنا ہو تو یہ بھی اپنی جان
 کا زوال سمجھ کر ہمیشہ بیوسوچا کرتی ہے کہ سانس کے مرنے سے مجھے نہیں ملے گا
 پھر جب بھوونے اوسکو اپنا مال سمجھا تو اوسکی تاک رکھتی ہے کہ کوئی زہر
 کبھی میری نزد کے گھر نہ جائے پاوے یہاں تک کہ اگر بیماری میں تمھاری

بیٹی ٹھکودیکھنے آوے تو وہ جانتی ہے کہ زندگیاں لینے کی فکر میں آئی
 ہے جیسا میدان میں پہل کے مرنے کے وقت چاروں طرف سے
 گیدھ آکر منتظر رہتے ہیں کہ کب یہ مرے کب کھاوین اسطرح گینے
 کے سبب بعض لوگ تمہارے مرنے کے منتظر ہیں خدا ایسا
 وقت تم پر نہ ڈالے ۛ

بڑی بی بی لڑائی کے وقت بہو کو بد و عاندہ دو کہ تجھے خدا کا غضب پڑے
 یا ظلم نامرے اور کبھی یہ نہ کہو کہ ہمارا کیا ہمارے آگے آوے اور تیرا
 کیا تیرے آگے آوے اور گالی نہ دو اور اس کے بھائی بہن میں کچھ
 عیب نہ لگاؤ گوسنا گالی دینا عیب لگانا کوئی بڑے قصائی اور چارو
 کا کام ہے تم بھلے آدمی ہو اپنے لائق منہ سے بات نکالو اور غضب میں
 اتنا مت چلاؤ کہ گھر کے باہر آواز جاوے اور تمہاری بھلمناہت میں
 بڑے لگے اور اگر ہو کچھ ہو وہ بکے تو صبر کرو اور چپ رہو ایک چپ سوبلا
 مالتی ہے اور ایک بات ہزار آفت لاتی ہے تم اپنی لیاقت اور بڑائی کو دیکھو
 نالائق کی طرف دھیان نہ کرو اپنی عزت اپنے ہاتھ ہی تم میں تک اوسکو
 کہو کہ وہ جواب نہ دیوے اور جب اوسنے برابر کا جواب دیا تو تمہاری کیا
 عزت رہی اب نہ تم ساس ہو اور نہ وہ بہو ہے آج سے بالکل ٹوٹنا چھوڑ
 دو اور ناحق اپنی حکومت مت جتاؤ ۛ

بڑی بی بی یاد کرو شاید تم سے کبھی تمہاری ساس کا دل دکھا ہو اور اسکی
 تمہیں خبر نہ ہو یہ اوسکا بدلہ سمجھو خدا کا شکر کرو کہ دینا میں گناہ کی سزا ملی

اور دعا مانگو کہ خدا دوزخ کے عذاب سے بچا دے +

بڑی بی بی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو برائی کے پنجے میں ڈالتا ہے کہ وہ اوسکو ہستا دے پھر اوسنے صبر کیا تو ثواب پائی اور شکوہ کیا تو گناہگار ہوا پھر بھی بے صبری سے نصیبت نہیں گھاتی جو تقویٰ کا لکھا ہے وہ نہیں ملتا +

بڑی بی بی تنے کبھی وعظ میں مولوی صاحب سے سنا ہو گا کہ جو کوئی حرام موت مرے دوزخ میں اوسکی بڑی گت ہوگی دیکھو کبھی غصے میں اگر زہر نہ لو ڈوب نہ مر و بعضی نادان عورتیں سمجھتی ہیں کہ مرنے کے پیچھے ہماری قدر ہوگی بنیاد پختا دے گا ہو بدنام ہوگی لیکن یہ خیال غلط ہے آج تم سب مرنے والیوں کو دیکھو نہ کوئی ہو بدنام نہ کسی ڈوبنے والی ساس کی تعریف ہے بڑی بی بی بیٹا جب تمہاری طرف ہو کر اپنی بی بی پر خفا ہوتا ہے تو یہ نہ سمجھو کہ اوس سے ناخوش ہے سمجھو دار بیشیے اکثر ایسا کرتے ہیں لیکن جب ہمیشہ یہی تھکا فضیحتی لگی رہے تو بیٹا بھی دل میں تم سے ناخوش ہو جاویگا اور عجب نہیں کہ کبھی اوسپر شیطان سوار ہو تو تمہارے منہ پر کچھ کہنے لے اور آخر کو ہوتے ہوتے دہل برس میں بیس برس میں تینس برس میں پانچ بی بی کا طر فدار ہو جاویگا اور کھلا کھلی اوسکی طرف ہو کر تم سے لڑے گا بڑی بی بی شاید یہ کہو کہ اگر میں گھر کے کارخانے میں دخل نہ دوں تو گھر میں خلل چسے گھر کا بندوبست جاتا رہے تو یہ خیال اسنکر دہل اسے کہ جسکے لیے مصیبت اوشماتی ہو وہ تمہاری قدر دانی بالکل نہیں کرتا ہو

سمجھتی ہے کہ ساس اپنی مختاری چاہتی ہے اسی لیے مجھے کام میں داخل نہیں
 دیتی اور جو تم خرچ میں کفایت کرو تو وہ سوچتی ہے کہ اتنا بچا کر بیٹی کو بھیجی جاوے
 اگر تو تک بہ بات ہوتی تو کچھ مضائقہ تھا اندھیر تو یہ ہے کہ تمہارا بیٹا بھی یہی سمجھتا
 ہے کہ چھپا چھپا کر بہن کے گھر چلے جا کر رہے ہو اور نادان یہ نہیں سوچتا کہ ماں کی
 مختاری میں بہن کو کچھ ملتا ہے تو بی بی کی مختاری میں بھی کچھ کچھ اوسکے میکے
 کو جانا ہو لیکن وہ تو اوسکی نسبت میں متوالا ہے جان بوجھ کر بی بی کے دینے
 کو چھپا دیا بلکہ خود بھی مختاری نگاہ بچا کر اپنی سسرال والوں کو دسکا
 بڑی بی بی بفضل جو بیٹے نے ملو مختار بنایا ہے وہ کچھ مختاری محبت سے
 نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ بی بی ابھی تک اسحق ہے یا بغیر کسی ایک بڑی عورت
 کے اکیلی گھومیں نہ رہ سلیگی یا اوس سے ابھی گھر کا بند و بست نہوگا
 یا شاید بی بی میں برادری کا حصہ تجربہ بان بننا اوسکو نہیں آتا پھر بھی وہ لکھا
 کہتا ہے کہ انا نے کتنا غلہ کس کام میں خرچ کیا اور اب بھی رات دن کام
 میں لگتی ہے اگر کہیں مختاری بیٹی کے گاؤں سے نائن آئے تو ہو دل
 میں سمجھتی ہے کہ آج وہ ان کچھ کچھ جادو لگا تمہارے دیکھتے ہیں وہ گھر کا کام
 کر رہی ہے لیکن کن انکسیر ہے وہ تمہارے اوٹھنے بیٹھے کو دیکھتی ہے تم
 جانتی ہو کہ یہاں کوٹھڑی میں اکیلی نائن سے بات کرتی ہوں لیکن ہو دیو اور
 ان میں کوٹھڑی پر تم جانتی ہو کہ اب ہو سوکھی لیکن وہ چکی مارے پڑی ہوئی
 مختاری باتیں سنتی ہے ۵

بڑی بی بی اگر مختاری ہو اسی ہو بسیار ہو کہ گھر گرتی کر کے تو تمہارے لیے

نے شکوہ اس واسطے مختار بنا رکھا ہے کہ بی بی کو مختار بنا کر بدنام نہ ہو پھر بھی
یہ نہ سمجھو کہ تمہاری یہ مختاری ہمیشہ نبی رسیگی بلکہ جس قدر دن آگے آؤ گے
تمہارا اختیار گھٹتا جائیگا اور نبو کا اختیار بڑھتا جاوے گا اور اگر کسی قدر
بی بی کے دل میں تمہاری محبت ہو تو وہ روز بروز گھٹتی جاوے گی اور بی بی
کی محبت دن بدن بڑھتی جاوے گی جو جتنی محبت بی بی کو تم سے آج ہو وہ کل باقی زندگی اور بونکل
وہ پرسوں باقی زندگی اور اگر تم کبھی جدا ہونے کا نام لو تو اس بات
کو غنیمت سمجھ کر فی الفور جدا کر دینا اس لیے کہ تمہاری مختاری میں وہ
سراسر اپنا نقصان سمجھتا ہے اور جدائی میں صرف کھانا کپڑا بنا پے گا
پھر جب اس کے لئے کہے ہوں تو ان باپ کو ملاقاتیوں کی طرح
سمجھتا ہے اور بی بی اور لڑکوں کو اپنا سمجھتا ہے اور ان کی پرورش کی فکر
ایسی ہو جاتی ہے کہ ان باپ کی کچھ شد و بد و زمین رتبی اسمین کچھ زیادہ ہون
کی حاجت نہیں مرنے والے دن یاد کرو جس سال تمہارا بیاہ ہوا ہو کچھ اختیار نہ تھا آخر
ہوتے ہوئے ہوتا اب گھر کی مالک تم ہو آج گھر کی بات تم سے پوچھی جاتی ہے اب تمہاری
ساس کو کوئی نہیں پوچھتا لینا دینا سب تمہارے اختیار میں ہے اس طرح ایک
دن وہ بھی آئے والا ہے کہ تمہارا اختیار کچھ نہ ہوگا اگر تم بولو گی تو وہ کہیگی بڑھیا بکل
ہو گئی تمہاری دونوں بیویں جب کیلے میں بیٹھیں گی تو تمہاری بیویوں کی
کی نقلیں کر کے ٹھکانا دینگی تمہارے چوتھا پوتی تمہاری بات پر نہیں گے
بڑی بی بی کسی تمہارا پڑ تو ہو اگر ایک وقت دوا پیسے کی تو دوسرے
وقت بڑا روپی ہاں بیٹا محبت سے یہ سوچے تو عجب نہیں کہ شاید

اہیں بیماری میں مر جاوین آؤ مرتے دم خوب خدمت کریں اور کبھی
 او سکویہ خیال ہو گا کہ اس وقت کی غفلت میں صریح برادری میں بی بی
 بی بی کا منہ کالا ہو گا کیا عجب کہ کچھ دم دلا سادیکر بی بی کو سمجھاوے
 کہ اس وقت انا کی باتوں کو تم خیال نہ کرو جس طرح ہو سکے او کی خبر نہ
 پڑی بی بی کسی آدمی کو کیا خبر کہ آگے ہمارا کیا حال ہو گا خدا نکرے اگر تم
 پڑھائے میں اندھی ہو جاؤ تو یا خانے تک کوئی ہاتھ پکڑا کر نہ لے گیا اور
 اگر لے گیا تو وقت بی وقت بکا کر لگا کہ بڑھیا ہر دم پاخانے جاتی ہے اور
 تھہری کہ اس وقت تم سے کچھ کھار بار نہ ہو سکے گا آخر کو سارے گھر
 والے آرزو کریں گے کہ اب انکا مرنا بترے ایسی ضعیفی اور محتاجی کے وقت
 بنو اگر تمھاری کچھ خدمت کرے تو اپنے جی میں تم پر احسان رکھیں اور
 جانیں کہ میں بڑی نیک بخت ہو ہوں پھر بھی یہ حال ہو گا کہ جب کھانا
 پکیگا تو پہلے وہ اپنے لڑکوں کو کھلاو گی پیچھے بھین دیگی اور اگر تم بچو
 سے جلدی کھانا مانگو گی تو وہ جھڑک کر کہیں گے نہ رام تو بھی تو بچ ہوئی ہاں ہی کسی
 منہ بھی نہیں دھویا بھی تو لڑکوں نے بھی نہیں کھایا ایسی کیا جلدی
 پڑی ہے کیا رات کو فاقہ کیا تھا کبھی کسی کی کہ بڑھیا کو کھانے کا ہو کا ہو گیا
 ہی اگر گھر میں کوئی پھل پھلاری نازکی امرو وغیرہ آوے تو سب کا سب
 لڑکے کھاوین گے اور شو بھی چھا کر کھاو گی تھکو کوئی یاد بھی نہ کرے کسی
 لڑکوں کے سامنے بڑھو نہ کو کھانا لازم نہیں اور اگر کھلاوے گی دیا ہی تو اس
 خیال سے کہ بڑھیا جی میں بڑا نہ آیا لوگ کہیں کہ بڑھیا کو کھانا نہیں دینا اور کسی نے خیال نہ کیا

کے کھانے میں کہیں بڑھانظر نہ لگائے پھر جو کچھ دیکھی تم پر احسان بھیجے
گی بلکہ کبھی کبھی منہ سے کھدیا کرے گی :

بڑی بی بی شاید تم سوچتی ہو کہ اوس وقت بیٹیا ہمارے خیر لگا بیٹیا ہمارے
خدمت کی تاکید کر لگا تو تم بڑے دھوکے میں ہو بیٹا لائق ہوتا تو آج
تمہاری یہ حالت نہوتی اسکے علاوہ وہ تو کھیتی باری کی فکر میں
گرفتار ہو دس دن گھر میں رہتا ہو تو تمہیں بھر جا کہ دربار میں اور
اگر کہیں ٹوکرے کے واسطے پر دس نکل گیا تو کبھی کسی سے نہ پوچھ لگا
کہ انا مری ہنن جیتی ہیں اسکے علاوہ جب اوس کے لڑکے بالے ہوئے تو
اوسکو تمہاری فکر کیا وہ ظاہر میں تمہارے پاس بیٹھا ہو لیکن دل اسکا
لڑکوں میں لگا ہو اگر تم اوس سے کچھ اپنی مصیبت بیان کرو تو زبان
ہان ہان کہتا ہو مگر دل میں سوچتا ہو کہ یہ کیسے ہو گا بلکہ کبھی کبھی جھجکا کر
بول اٹھ لگا کہ تمکو ہمارے کچھ خبر ہو کہ ہم کس خیال میں چھٹے ہیں اور
خدا کرے کبھی ضرورت پڑے اور اوس سے کچھ مانگو تو اوس کے بدن میں آ
لگ جاوے گی کہ انکو اپنی بیٹی کی فکر ہے ہمارے لڑکے بالوں کی فکر نہیں
بڑی بی بی اس گھر کو اب تم اپنا دیکھو تمہارا گھر اوس وقت تھا جب تمہارا
میاں جیتا تھا اب وہ دن نہیں ہیں اب تمہاری ہو کاراج پاٹ ہے اب
سوائے خدا کے تمہارا کوئی نہیں دیکھنے میں تو تمہارا میٹھا خدمت کو مہو ہو
لیکن وہ لڑکوں کی فکر میں ایسا دو با ہو کہ اوسکا بیان نہیں ہو سکتا
اوسکو یہ غم ہو کہ اگر میں مردن تو یہ وہ عورت اور لڑکوں کا گدازہ کیسے

ہوگا اس واسطے سکے بھائیوں سے لڑتا ہی اون پر نالش فرما دیتا ہی کہتا ہی
کہ گدڑی پر بیٹھنا بڑے بھائی کا حق ہی باپ کے مال سے بہنوں کو حصہ
نہیں دینا کہتا ہی کہ ہمارے ملک کا دستور نہیں مان کے پاس کسی زانے
میں کبھی کچھ نقد دیکھا ہو تو اس کا حساب جی میں جوڑا کرتا ہی اور اس سے
پیشے کی فکر میں رہتا ہی کہتا ہی کہ تم کو سوائے کھانے کپڑے کے اور کیا چاہیے
بڑی بی بی تمھارا بیٹا سو تیل ہو تو شادی کر دینے کے پیچھے ایسا سمجھو جیسے
چڑیا پنجبر سے نکل کر پھر پتھر نہیں آتی اسطرح اب وہ تمھارے قابو
سے بالکل جاتا رہا ہی ہر مین وہ اٹا اٹا پکارتا ہی لیکن دل میں کہتا ہی کہ ان
کی آنا اور کہان کے باوا بلکہ تمھارے سبب وہ باپ سے بھی ناخوش ہی
اب اس سے اس قدر کھنا بڑی غلطی ہی اب صرف اس بات کو غنیمت
سمجھو کہ تمھاری بہو تم کو کہیں گھر سے نکلا نہ دیوے ؟

بڑی بی بی اگر غریبی کے سبب تمھارا بیٹا سسرال میں جا رہا اور
اون لوگوں نے اس کو ٹھہرایا لکھایا یا نوکر رکھایا تو اب اس کو اپنا
بیٹا نہ سمجھو سلیسے کہ تم نے چمپو رش کیا کھلایا پلایا یا خانہ پیشاب دھویا
اس کو بالکل یاد نہیں اور سسرال والوں کے سارے احسان یاد
ہیں اسکے علاوہ سسرال والے اس کو سد اہکاتے رہتے ہیں اب
اس کی عقل ادھی ہو گئی اتنی سمجھ اس کو کہان کہ ان باپ کی محبت بے
غرض تھی اور سسرال والے اپنے بیٹی کے طفیل میں مجھے چاہتے ہیں
اگر آج وہ مر جاوے تو میری یہ قدر تر ہے گی ؟

نہری بی بی جب تمھاری عمر بہت ہو گئی اور ہاتھ پانوں میں ملاقت نہ رہی
کھانا پانی دینے میں دوسرے کی محتاج ہوئیں تو تم کو خبر نہیں اب تمھارا
بیٹا بھی تمھارے مرنے کی آرزو کرتا ہے لوگوں سے بات پڑے تو یہی
کہتا ہے کہ اب اماں کی مٹی سوار تھو تو بہتر ہے ۔

بڑی بی بی آج کے دن جتنا حال میٹھن کا سینہ ٹکڑا یا یہ اولن میو
کا حال جو اس زمانے میں ان کے نامہ دار گئے جاتے ہیں لوگوں
میں نیکوخت مشہور ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں چڑھی بنی ہر ناج ٹیک سے
پرہیز کرتے ہیں اپنے گائون میں متشرع ستھوڑ میں اپنی بی بی کو بھی
نماز پڑھاتے ہیں مولویوں کی دعوت کرتے ہیں اور اولنگ و عظمیٰ شستہ ہیں
اگر کبھی بات پڑے تو کہتے ہیں کہ مان کے سامنے اوس ملائق عورت
کی کیا حقیقت اور یہ بات وہ اپنے سچے دل سے کہتے ہیں لیکن عورت
کے بعد سے میں ایسا بچنے سے ہیں اور نوکری زمینداری کی بلایا میں اتنا
گرفتار ہیں کہ اگر کبھی ارادہ کیا کہ آئندہ مان کو راضی رکھیں عورت
کو تنبیہ کریں تو وہ بھاری بیٹری اور ہتکڑی جو ان کے ہاتھ پائوں میں
پڑی ہو انکو اوسھرنے نہیں دیتی اور اوسی حالت میں کہیں لڑکا سا
اگلیا بی بی نے رو کر کہہ کہا یا زمینداری کا کوئی مقدمہ پیش آیا تو اسی
دم دل او دھڑلا گیا اور مان کو بھی سھول گیا ۛ

بڑی بی بی جو بیٹے نرے دینا دار ہیں کہ سوائے عیدِ بقر عیدِ کب اور
کبھی نمازِ نہین پڑھنے ڈاڑھی منڈاتے ہیں شاوی سیاہ مین تلچ

۱۲
ارتقاء جو
سمت رکاب
فرماندگی
کسی تعقیب
میں ہے
ساتھ تین
خواب
خفیہ خبر

کراتے ہیں حلال حرام سے کچھ پرہیز نہیں دوسرے کا کھیت گرو رکھ کر
 او سکا نفع بیاج میں کھاتے ہیں ایسے لوگ جس جس طرح اپنی مان کو خفیت
 کرتے ہیں اور ان کی بی بی اپنی ساس کی جو جو کٹ کرتی ہے اگر تھوڑا بہت
 ان کا حال ٹھک سناؤں تو تم سے سنا بخا یگا روتے روتے تمہاری آنکھیں
 لال ہو جائیں گی اور مجھ کو بھی رولائی آدگی منہ سے بات نہ ٹھیکے گی اس لیے
 بیٹوں کا حال میں کچھ بیان نہیں کرتی *

بڑی بی بی بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم نے اپنے بیٹے کو ڈکپن میں نیک
 باتیں نہ سکھائیں ایسا نکلیا جس سے اوسکے دل میں رحم پیدا ہونہرم دل
 ہو دوسرے کا دکھ دیکھ کر افسوس کرے جب اوسنے کسی لڑکے کو
 دھیلیا مارا یا چٹکی کاٹی تو تم نے منہ زدی بلکہ اپنے لڑکے کی طرف ہو کر
 لوگوں سے لڑائی کی اوسکو بھی مکتب میں نہ بھیجا اور کچھ کھایا پڑھایا تو
 کاتھون کی طرح دینا کمانے کے واسطے فارسی پڑھائی قرآن و حدیث
 نہ پڑھایا جس سے وہ خدا سے ڈرنا مان باپ کا حق پہچانتا بی بی کو
 اوسکے درجہ کے لائق مانتا اور تمہارے لائق تمہاری قدر اور عزت کرتا
 افسوس کہ تم نے یہ کچھ نہ کیا اب پچھانے سے کیا ہو سکتا ہے اب اپنا
 کیا جھگٹو اور جو بوجھ اس کا ٹوٹے

بڑی بی بی اب بھی ایک تدبیر باقی ہے اگر تم وہ تدبیر کرو تو اب بھی تمہاری
 ساری مصیبتیں کٹ سکتی ہیں اور اوس کام کے کرنے پر دل سے
 مستعد ہو تو اب بھی تمہارا کچھ نہیں بگڑا بلکہ بہ نسبت پہلے کے اب

تمہارا حال بہتر ہو سکتا ہے ؟ وہ تدبیر یہ ہے کہ تم اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہو ؟

بڑی بی بی تم دل سے یقین کر لو کہ جتنا قسمت میں لکھا ہوا اس سے ٹھیک ایک رات کا دانہ ہرگز نہیں مل سکتا اور جتنا دانہ پانی کپڑا لٹہ آرام مندری نصیب میں ہو وہ کوئی نہیں چھین سکتا اگر سچ حج تمہارے دل میں یقین ہو جاوے تو ضرور تمہارا سارا دکھ کٹ جائیگا جان لو کہ بیٹے کی کمائی سے جتنا ہمارے نصیب میں لکھا ہے ضرور تم کو ملیگا اگر ہوا اور اس کے سارے کہنے والے چاہیں کہ تمہاری قسمت کا ایک دانہ روک سکیں تو کوئی نہیں روک سکتا اور جو چیز تمہاری قسمت میں نہیں اس کے واسطے چاہو تم رات و دن لڑو ہو کو اور اس کے گھرانے بھر کو گوسا کر دبیٹے سے آخر رہو تب بھی تم کو وہ چیز کبھی نہیں ملے گی تم یقین جانو کہ خدا سے کوئی زبردست نہیں جس کو خدا دیوے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو خدا دیوے اس کو کوئی دینے والا نہیں ؟

بڑی بی بی خیال کرو کہ تمہارا لڑکپن تو کھیل میں گیا جوانی سانس مند کے جھگڑے میں کٹی اب حقیقی کی عمر ہو سے لڑتے میں گزری تو پھر خدا کی یاد کا دن کون آویگا اب تو تمہارے بال بچنے لگے یہ دن اللہ اللہ کرنے کے ہیں خدا سے لو لگاؤ کہ تمہاری آخرت ہے ؟ غت بڑی بی بی دھیان کر کے دیکھو تو اب خدا نے تم کو بہت بڑا وقت فرا کا عبادت اور نماز روزے کے واسطے دیا ہے اس لیے کہ جوانی میں لڑکپن

کے پانچا نہ پیشاب سے اور انکے کھلانے پلانے سے اور اونکی بیماری
 آزاری سے بہتری نماز قضا ہوئی اور کسی طرح نماز پڑھی تو دعا مانگنا نصیب
 نہ ہوتا تھا اور بہتیرے روزے قضا ہوئے کبھی دودھ پلانے کے سبب
 اور کبھی اور کسی سبب سے اگر اوسی حالت میں تمھاری موت آتی تو
 قیامت کے دن تمھارا کیا حال ہوتا شکر کرو کہ خدا نے تمھاری زندگی بڑی
 کی اب اس وقت کو غنیمت سمجھو اور اس وقت کی قدر کرو اپنے گناہوں
 کو یاد کرو کہ تو یہ کیا کرو اور اگر ملک و اب بھی ہو سنا دے تو صبر کرو جیسا
 تمھارے ساتھ کر لگی ویسا آگے اپنی بہو سے پاؤ کی لیکن تم خوب سمجھو کہ
 جب تم خدا میں دھیان لگاؤ گی تو نہ تو بھی تابعدار ہو جاؤ گی بیٹیا بھی
 تمھارا غلام ہو جائیگا جو آدمی خدا میں نولگاتا ہی خدا لوگوں کو اوسکا
 تابعدار کر دیتا ہی ؟

بڑی بی بی تمھارے خاندان کے واسطے مینے اتنی باتیں سنائیں اللہ
 تمھارے ملک و اوپر چلنا نصیب کرے اب ایک بات اور باقی ہو وہ بھی
 سن لو تم دعا مانگا کرو کہ اللہ تمھارے ملک و وہ وقت نہ دکھلا دے کہ بھو
 اور جو اس باقی زمین ہاتھ پائوں تھک جاوین آٹکھوں سے نظر
 نہ آوے کان سے سنائی نہ ہوے پیغمبر صاحب نے اپنی امت کو سکھایا
 ہی کہ ایسی عمر سے پناہ مانگین اور اپنی درستی جو اس اور تندرستی کو امت
 غنیمت اور بڑی نعمت پروردگار کی سمجھ کر اوسکے ادائی شکر
 میں یعنی ذکر و عبادت الہی اور روزہ پڑھنا میں شب و روز بسر کرو

کرم پانچ ہزار بار کلمہ طیب اور پانچ سو بار درود روزانہ پڑھا کر اور
 موت کو بہت قریب جا کر خواب غفلت سے بیدار ہو فتنہ و فساد
 تو بہ کر داور تلافی یافت میں کہ تا ہی نہ کر و تمام عمر دنیا کی عیش و عشرت
 اور کمزوریات و غفلت میں گزری اس پر خدا تعالیٰ باقی اسطرح خلق
 و محبت سے پہلے ساتھ رہا ہو کہ بعد مرثیہ سب یاد کریں اور فاتحہ خیر
 پڑھیں اور ثواب عمل خیر تجارتی روح کو پہونچا دیں کہ باعث مغفرت
 اور نجات ہو قدس شریف میں آیا ہے کہ جس کو نیک مسلمان اچھا
 ہیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے +

حاصل اس حکایت کا یہ ہے

کہ جو عورت صاحب علم و رسائل و مینیہ سے آگاہ ہوتی ہے اس کی ذات
 سے بہت سی عورتیں کہایت پاتی ہیں اور سب اس کے عزیز اور محبت
 والی عورتیں اس کی عزت کرتی ہیں اور اس کو افضل جانتی ہیں چنانچہ اس عزت
 کی دانشمندی اور لیاقت سے یہ بات بخوبی رہنمون ہر نقطہ

حکایت ۳۲

شافیہ کے چھائی کے بیان میں پیدا ہوا عورتوں نے کہا کہ تم اپنی بھابی
 کی چھائی و دعویٰ بہن کا حق پر شافنیہ بولی کہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں مرتبہ
 میں اونکا پانوں دعویٰ لیکن جو تم نے کہا یہ مگر منظور نہیں ہے اس کی مان

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نے پوچھا کیا سبب وہ بولی کہ لوگوں نے ہستی ہی تین فقط اس لیے
مقرر کر رکھی ہیں کہ اس بہانہ کے لیے جتنے بھی کام چاہیں وہ اس کے
لاوے تو بہن دروازہ بند کر لیتی ہے اور انہی مسافروں کے آگے تو
کو خجہ طان ڈال لاتی ہے اور بسنت کے دن طرابلسین آئے کابور کا قیصون
کے گھر لپکتی ہیں یہ کسی کے گھر لڑکائی اموال و سیرات لے لے کر ہو کر
ٹوہول سجانے آتی ہے یا بھائی کے گھر لڑکائی پیدا ہوا نہ ہون چھاتی دھوتی پر اور
عمید بصر عجب کدو حال خور لوگوں کے دروازوں پر تہہ پہنچاتا ہے اور نائی
لوگوں کو آئینہ دکھاتا ہے ہندون میں دیوالی کے دن بہن اپنے بھائی
کے گھر کھانا بھیجتی ہے یا بعضی بیچ قوموں میں سہاگیاں کے لوگ ساوئی
لائے ہیں اکثر بنہلین جو بھائیوں پر پڑا بھروسہ کرتی ہیں بھائی کوئی بھائی
یا بھائی کے طرف سے بیرونی کی ہوئی تو بڑا رنج اور طعنتی ہیں اور یہ بھی
دینا کا دستور ہے کہ امیدوار سے لوگ بہت دو بیٹھا گئے ہیں اور اس
سے بات میں بھی رکھائی کرتے ہیں اس ڈر سے کہ ہم سے کہہ دیوال نکرے
بہتر ہے کہ آدمی خدا پر بھروسہ کرے جو قسمت کا لکھا ہے ضرور ملے گا پھر
شافیہ نے کہا کہ میری چھاتی کافیہ کے بیٹے چھاپا ہوا لیکن او بھون نے
ٹوٹی کر تانہ بیچا اور یہی کہا کہ دیکھا دے کا کام مجھے منظور نہیں ہے اگر بھائی
اور بھائی ناخوش ہوں تو کیا ڈر ہے لیکن خدا خوش چاہیے :

نتیجہ اس حکایت کا یہی

کہ جو عورتیں خدا سے ڈرتی ہیں اور آخرت کے مواخذے کا خوف کرتی ہیں وہ کوئی کام خلافت شرع نہیں کرتی ہیں اور جو عورتیں کہ ممنوع ہیں ان کو ادا نہیں کرتیں اگرچہ اس بات سے غریزہ و اقربا ناخوش اور ناراض ہو جائیں وہ خدا کی خوشنودی کو سب پر مقدم جانتی ہیں +

حکایت ۳۵

ایک بار کئی عورتیں کافیہ کے پاس جمع ہوئیں اور پوچھا کہ تم کہتی ہو کہ بی بی اپنے میان کے مال اسباب کی مالک نہیں ہوتی بھلا اگر وہ بی مالک نہ تو کون ہوگا کافیہ بولی کہ جس مان باپ نے پالا پرورش کیا اور جس بہن نے بھائی کو اپنی گود میں لیے لیے کھلایا تعجب یہ کہ بی بی کے آتے ہی سب لوگ خارج ہو جاویں اور وہ بی بی جو محض بیگنہ گھر سے آتی ہے سارے گھر کی مالک بنے اور اس کے مان باپ سے دشمنی کرے اس کے بھائی بہن کو نہ دیکھ سکے اس سے بڑھ کر کیا اندھیر ہوگا بھلا اگر کوئی شخص برس دو برس میں مٹی کھود کھود کر اپنے ہاتھ سے ایک مکان بنا دے اور اس کے بنانے میں رات کو رات نہ سمجھے اور دن کو دن نہ سمجھے سارا مال متاع اس گھر کے پیچھے لگا دیوے پھر جب ہلیا قابل رہنے کے ہو جاوے تو غیر شخص اگر اس پر اپنا قبضہ کرے اور پہلے مالک کو خارج کر دیوے اور اگر ایوے کو رہنے دیوے تو سمجھے کہ میں نے اس پر احسان کیا تو کیا تمہارے

نزدیک یہ ظلم نہیں ہو پھر کافیہ نے ایک کتاب کھول کر کہا کہ شرع میں جتنا
حق بی بی کا ہے اور سکوکان لگا کر سنو مسئلہ میان کے ذمہ بی بی کا
نفقہ یعنی کھانا اور کپڑا اور گھر واجب ہے جو مسئلہ سرحدیہ بھی میں
جوڑا بیوا بیوا کے ذمہ ہے اور جاڑے کے واسطے البتہ یا ایک
رضائی اور ایک بچو ناباد یوے مسئلہ اگر بی بی کے پاس اپنے
گھر کا کپڑا موجود ہو تب بھی اس کا بوڑا میان کے ذمہ ہے پر جو مسئلہ
بی بی کو جائز ہو کہ میان کے کہانے کپڑے سے بدہاں اور سیکہ اذن کے
بقدر اپنی عزورت و کفایت کے سے یوے مسئلہ اگر عورت کا کپڑا
چھ مہینے سے زیادہ چلے تو جب تک نہ پچھ میان پر نیا کپڑا واجب نہیں ہو
مسئلہ مرد کے ذمے ہے کہ ایک کو ٹھری عورت کو رہنے کے واسطے
ایسی دیوے کہ حسین مرد کے مان اور بہن اور بھائی وغیرہ کو کبھی دخل
نہو اور اس میں دروازہ اور زنجیر ہو یا اور کسی طرح کی آڑ ہو مسئلہ
جس مرد کے پاس دو بیبیاں ہوں تو ہر ایک کو جدا جدا کو ٹھری دیوے
مسئلہ بی بی کو نکھنا چاہیے کہ میں تمھاری باندی کے ساتھ لگ
گاہ میں نہ رہوں گی مرد کو اختیار ہے کہ بی بی اور باندی دونوں کو ایک گھر
میں رکھے مسئلہ بی بی کو نکھنا چاہیے کہ میں تمھارے مان باپ یا بھائی
بہن کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہوں گی ہاں اگر ایک کو ٹھری جدا رہے تو
مانگے تو اس کا حق واجب ہو

سوائی مقدمہ کے
کے بعد سے
بی بی کے
خانہ کے
پس رہنے کو
۱۲

بعضی حالتوں میں بی بی کا حق میان کے ذمہ نہیں رہتا

مسئلہ بی بی اتنی کم عمر ہو کہ میان کی چار پائی پر نہ بیٹھ سکتی ہو تو اسکا نفقہ واجب نہیں مسئلہ بی بی اپنے گھر ہو اور میان اسکو اپنے گھر بلاوے تو خجاندے تو اسکا نفقہ واجب نہیں مسئلہ بی بی اپنے گھر میں بیمار ہو تو اسکی دوا میان پر نہیں ہے مسئلہ بی بی کو واسطے زیارت تین یا چار ہفتے میں ایک بار اور واسطے زیارت اور محرم کے سال میں ایک بار جانا جائز ہے اور اس کے خاوند کو ایسی آمد و شد سے روکنا مناسبت نہیں بشرطیکہ خوف کسب طرکے فتنہ کا نہ ہو مسئلہ جو عورت بے میان کے حکم کے گھر سے تاحق باہر نکلے تو اسکا نفقہ میان کے دے پر نہیں جب تک پھر گھر میں نہ آوے مسئلہ جب عورت بے میان کے حکم کے اپنے گھر چلی جاوے تو اسکا حق رہنے کی کوٹھڑی میں باقی نہ رہا اب اگر اوکو کوئی اور میں رہے تو وہ عورت اسکو منع نہیں کر سکتی مسئلہ جو کوٹھڑی بی بی کو رہنے کے واسطے دی جاوے وہ اسکی مالک نہیں ہو جاتی مرد کو اختیار ہے جب چاہے وہ کوٹھڑی لے لیوے اور دوسری کوٹھڑی اس کے رہنے کو دے مسئلہ جو عورت اپنے گھر رہتی ہو اور میان اس کے گھر جاوے تو عورت اسکو اپنے پاس نہ رہنے دے تو اسکا نفقہ میان پر نہیں ہے مسئلہ جو عورت میان کے پاس رات کو جاوے اور دن کو جانے سے انکار کرے یا دن کو جاوے اور رات کو جانے سے انکار کرے تو اسکا نفقہ میان پر نہیں ہے مسئلہ میان کا باپ یعنی شہسر کے ذمے نفقہ عورت کا نہیں ہے مسئلہ بی بی کی طرف سے قربانی کرنا

مسئلہ بی بی اپنے گھر ہو اور میان اسکو اپنے گھر بلاوے تو خجاندے تو اسکا نفقہ واجب نہیں مسئلہ بی بی کو واسطے زیارت تین یا چار ہفتے میں ایک بار اور واسطے زیارت اور محرم کے سال میں ایک بار جانا جائز ہے اور اس کے خاوند کو ایسی آمد و شد سے روکنا مناسبت نہیں بشرطیکہ خوف کسب طرکے فتنہ کا نہ ہو مسئلہ جو عورت بے میان کے حکم کے گھر سے تاحق باہر نکلے تو اسکا نفقہ میان کے دے پر نہیں جب تک پھر گھر میں نہ آوے مسئلہ جب عورت بے میان کے حکم کے اپنے گھر چلی جاوے تو اسکا حق رہنے کی کوٹھڑی میں باقی نہ رہا اب اگر اوکو کوئی اور میں رہے تو وہ عورت اسکو منع نہیں کر سکتی مسئلہ جو کوٹھڑی بی بی کو رہنے کے واسطے دی جاوے وہ اسکی مالک نہیں ہو جاتی مرد کو اختیار ہے جب چاہے وہ کوٹھڑی لے لیوے اور دوسری کوٹھڑی اس کے رہنے کو دے مسئلہ جو عورت اپنے گھر رہتی ہو اور میان اس کے گھر جاوے تو عورت اسکو اپنے پاس نہ رہنے دے تو اسکا نفقہ میان پر نہیں ہے مسئلہ جو عورت میان کے پاس رات کو جاوے اور دن کو جانے سے انکار کرے یا دن کو جاوے اور رات کو جانے سے انکار کرے تو اسکا نفقہ میان پر نہیں ہے مسئلہ میان کا باپ یعنی شہسر کے ذمے نفقہ عورت کا نہیں ہے مسئلہ بی بی کی طرف سے قربانی کرنا

یا اوسکے زیور کی زکوٰۃ میان پر واجب نہیں ہے

مسائل متفرقہ

مسئلہ عورت کو مناسب ہو کہ گھر کا کام کرے اور باہر کا کام میان
 ذمہ ہو چنانچہ صاحب مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور بی بی فاطمہؓ
 میں کا ہر بانٹ دیا تھا سو باہر کا کام حضرت علیؓ کے ذمہ کیا اور گھر کا
 کام بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمہ کیا تھا مسئلہ مرد کے
 ذمہ ہو کہ کام کا جی عورت کے واسطے جانتا آتا پیسنے کا اور پانی
 کا برتن اور پکانے کا برتن یعنی ہانڈی اور چھچھو وغیرہ موجود کر دینے
 مسئلہ نکلتا زیور یا برتن یا اور کوئی چیز بی بی اپنے جہیز میں لانا
 ہو اوس پر بیان کا اور میان کے مان باب بھائی بہن وغیرہ کا کچھ
 دعویٰ نہیں ہے چنانچہ اوسکی مرضی کے جو شخص کوئی چیز اپنے کام میں لاوے
 پھر وہ چیز ٹوٹ جاوے یا بگڑ جاوے یا بکھس جاوے یا بد رنگ
 ہو جاوے تو شرع کی رو سے اوسکے ذمہ تاوان ہو گا مسئلہ
 بی بی کو اپنے میان سے خدمت کرنا حرام ہے اس لیے کہ اس میں مرد
 کی بے عزتی اور ذلت ہے یہ مسئلہ در فقہاء کے مہر کے باب میں لکھا ہے
 مسئلہ میان پر واجب ہو کہ بی بی کو پردہ کر آوے اور کسی غیر محرم
 کے گھر میں جہیز کی اجازت نہ دے اور اجازت دے تو میان بی بی دونوں
 گنہگار ہوں گے سب طرح ہو در مختار میں مسئلہ جب کسی آدمی کا بیٹا

سینا نامہ ہو گیا تو اس کا روٹی کپڑا باپ کے ذمے نہیں رہتا ہمسلمہ سہر
 مرہ کو اتنا مقدور ہو کہ ماں اور باپ دو تون کی خبر گیری کرے بلکہ ایک
 کو دے سکتا ہی اور ایک کو نہیں دے سکتا تو ماں کو دیوے اور باپ کو
 ندیوے سے ہمیشہ جس شخص کا وارادہ وہی یا مانا مافی محتاج ہوں تو باپ کو
 یہ لوگ محنت مزدوری کرنے کے لائق ہوں تب ہی ان لوگوں کی خبر گیری
 واجب ہو مسلمہ ماں باپ کسی کے کافر ہوں تب بھی ان کا نان نفقہ
 واجب ہو مسلمہ میان نے جب بی بی کو نفقہ دیدیا پھر بی بی کے پاس
 سے پور لیکھ لیا تو دوبارہ دینا میان کے ذمے پر واجب نہیں لیکن جب
 کسی نے اپنے ماں باپ کو خرچ دیا اور اس کے پاس سے چوری گیا تو پھر
 دوبارہ دینا پڑیگا۔ یہاں تک کافیہ کی بات تمام ہوئی اب میں کہتی ہوں
 کہ ہمارے جائس نصیر آباد کی عورتیں جہاں بیاہ لیں جانتی ہیں کہ ہم
 میان کے گھر کے مالک ہیں اور یہ شرعی مسئلہ ہے کہ ماں کے ذمے
 پر اولاد کا خرچ نہیں ہی بلکہ باپ کے ذمے پر ہے لیکن ہمارے جائس کی
 نیکی بخت عورتیں جبکہ میان نے انتقال کیا یا وہ مفلس ہو گیا ان کا گنا
 زیور بچا کر اور کچھ پاس نہ تو کوٹنے پیسنے کی مزدوری کر کے یا چند کات کر کر
 دل و جان سے اولاد کی پرورش کرتی ہیں آپ پیٹ بھر نہیں کھاتیں اور سکو
 پیٹ بھر کھلاتی ہیں اس سے بچھوٹے پر رات کو پیشاب کیا تو آپ مارے
 کے دونوں میں گیلے گیلے لیٹتی ہیں اور سوکھے پر اسے لٹاتی ہیں اور سکو
 بیاری ہو تو آرزو کرتی ہیں کہ میں بیاہ جاؤں لڑکا اچھا ہو جاوے لیکن

۱۷۵
 ۱۷۵
 ۱۷۵

شاباش اور بیویوں کو کہ بی بی کا سہہ دیکھتے ہی خواہ دو چار برس پہنچے
 جو روکے غلام ہو جاتے ہیں تھوڑی ہی اونکی اوقات پر او بعضے نہیں
 کچھ عقل ہی اگرچہ ظاہر میں بی بی کے طرفدار نہیں ہوتے لیکن اوسکی عقل
 سے برس دو برس میں بیشک مان کی الفت کم کر دیتے ہیں اور بعضے
 ظاہر میں مان کے طرفدار ہوتے ہیں لیکن مان کو گھر کا مختار نہیں کرتے
 اگرچہ ایسے گھر میں ظاہر میں سارا اختیار مان کا معلوم ہوتا ہے لیکن
 وہ لوگ جو کچھ مان کو خرچ دیتے ہیں اوسکا حساب لیتے ہیں بہتری
 باتوں میں مان کی طرف سے ہوشیار رہتے ہیں افسوس اگر یہ لوگ مان کے
 رتبے کو پہچانتے تو انہی جان حاضر کرنے میں بھی قصور نہ کرتے روپے پیسے
 کے حساب کتاب کا کیا ذکر تھا خدا اپنے فضل سے ایسے مردوں کو
 عقل دیوے اور بیویوں کو بھی خدا تو فقی و سے کہ میان کے جس مال میں
 بہتروں کا حق ہے سب کا مالک اکیلے اپنے تئیں سمجھیں

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ حق مان کا بہت بڑا ہی حق تعالیٰ نے بعد تاکید او اسے حق اپنے کے
 او اسے حق والدین کی تاکید فرمائی ہے اس واسطے کہ رب حقیقی نے
 والدین کو رب مجازی یعنی واسطے پرورش و تربیت کے بنایا ہے اور فرمایا کہ
 او کو نقطۂ اٹن یعنی ہون مت کہو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیشک
 جنت تمھاری مانوؤن کے قدموں کے نیچے ہے یعنی اونکی خدمت کرنے اور

ماضی مدکنے سے منور جنت ملتی ہو جب تک والدین خلاص حکم خدا و رسول کے نکمیں ان کی تابعداری کرنا چاہیے ۛ

حکایت ۳۶

یہودی کا رشتہ والا ایک شخص نوکری سے بیمار ہو گیا اپنی بی بی سے چال بیان کیا تو وہ شیکست بولی کہ تم کتاب لکھ کر بچو اور میں جرحہ کا توئی اور سلامتی کرونگی خدا رزاق ہے کھانا بچا ہے ایک روز اس کے چراغ میں تیل تھا میان کو افسوس ہوا وہ بولی کہ ہر جینے میں تو پندرہ دن چاندنی ہوتی ہے چراغ کی کیا حاجت صرف پندرہ دن کے واسطے تھوڑا سا تیل چاہیے سو خدا دینے والا ہے ۛ

منتخب اس حکایت کا یہی

کہ شکر کرنے والے ہمیشہ چین سے رہتے ہیں چاہے ایک کوڑی بھی ان کے پاس نہ ہو اور ناشکرے کو کبھی سکھ نہیں پاتے ۛ

حکایت ۳۷ ایک کو اسٹراب کے کئی پر لگا کر ادھر ادھر بٹھاپتے ہیں کہ ان میں سے بعضی چڑیوں کو اسکی خوبصورتی دیکھ کر ڈاھ پیدا ہوا کچھ دن چھپے سرخٹا نے اپنا پر اس سے چھین لیا تو ساری چڑیوں پر اسکی مکاری کی گتاز ہو گئی اور سبھ کی نگاہ میں بے عزت اور رسوا ہوا ۛ

منتخب اس حکایت کا یہی

کہ جو حور تین دوسروں کے گھنے سے نیوتے والیوں میں اپنی خوب صورتی
 اور زیبائی ظاہر کرتی ہیں اور ان کو اس کوٹے کی طرح سمجھنا چاہیے ۛ
 حکایت ۳۸ ایک دفعہ ایک خرگوش نے اپنے دل میں سوچا کہ دنیا میں
 ہمیں ہمارا ٹھکانا نہیں ہر رات کو بھڑیے ہمارے تلاش میں رہتے
 ہیں ان کو شکاری لوگ اور گشتوں کے ڈر سے نگنا شکل ہی ہمارے
 برابر دکھایا جہاں میں کوئی ہوگا اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہے اس خیال
 میں غم کے مارے ڈوبنے کو چلا تالاب کے کنارے پہنچتے ہی چھوٹے
 بڑے میٹک اور سکی صورت دیکھ کر پانی میں کود پڑے تب وہ سوچا
 کہ میں کیوں ڈوبوں خدا نے ایسے جانور بھی بنائے ہیں جو ہم سے ڈرتے ہیں
 جیسا ہم اور وہ سے ۛ

منتخب اسن حکایت کا یہر

ۛ
 کہ بعضی عورتیں اپنے ساس نزدیکی شہرارت یا اپنی بیویا اپنی دیورائی مہیچا
 کے دکھ سے زیر کھالیتی ہیں یا ڈوب مرتی ہیں لیکن ان کو کچھ بھی عقل ہو
 تو دنیا کا حال دیکھ کر معلوم کر لیوں کہ بتیرے لوگ ان سے بھی زیادہ
 مصیبت میں ہیں ۛ

حکایت ۳۹ ایک برہمن جب لوگوں کے گھر ساعت بھارنے جاتا
 تو ایک سپاہی برہمنی کے پاس آیا کرتا ایک دفعہ برہمن نے سپاہی کو دیکھ لیا
 تو اس سے لڑنے لگا کسی نے پوچھا کیوں پنڈت جی تمہیں تو اپنے گھر کی

بھی خبر نہیں پھر بیہوش اور تھوڑے سے گڑے کے واسطے تمام دنیا
کو کیوں گمراہ کرتے ہو وہ بولا پیٹ بڑی بلا ہے سب کچھ کرتا ہی ہم سبلی
بڑی ساعت پہنچا سنے تو پھینٹا ہماری بیٹی کیوں رائد ہو جاتی *

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ اگر بخوبی امور خس اور سعد سے آگاہی رکھتا تو خود کبھی نقصان نہ اٹھاتا

حکایت ۴۰

ایک بڑھیا کا قد بڑھا پے سے کمان کی طرح ٹیڑھا ہو گیا تھا ایک
بے غیرت جوان عورت اوسکو دیکھ کر سنس ٹیڑی اور پوچھا کہ بڑی
بی بی تمہاری کمان کا کیا مول ہے بڑھیا کا دل اس بات سے آتھا کہ
کہ روئے لگی اور بولی کھنڈاؤ مت جب تمہاری عمر میرے برابر ہوگی
تو ایسی کمان مفت ملیگی *

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ نادان یہ نہیں سوچتے کہ ہم پر کیا گزرتی اس لیے اور وہ پوچھتے ہیں

خاتمہ

ایک دفعہ کئی عورتوں نے جمع ہو کر کافیہ سے پوچھا کہ وہ کون سی تدبیر

جس سے لڑکی ہنرمند اور حیا شرم والی اور ہر بات میں خدا اور رسول
کی تابعدار ہو جاوے کہ دنیا بھی آرام سے کٹے اور مرنے کے پیچھے
دوزخ کے عذاب سے بچے ؟

کافیہ نے کہا سنو بیویو تم اپنی لڑکیوں کو قرآن و حدیث کے احکام سکھاؤ
تو ساری مصیبتوں سے نجات ہو آدمی کو ساری عمر عیسیٰ چال حیل کی
ضرورت پڑتی ہو اور سن کوئی بات ایسی نہیں جو قرآن و حدیث کے پڑھنے
سے حاصل ہوتی ہو جو کوئی قرآن و حدیث پڑھے او سے بھرا دیکھ
پڑھنے کی حاجت نہیں او سکے پڑھنے میں ایسی برکت ہو کہ آپ آپ
آدمی کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہو اور بغیر کسی کے سنے نیک
کاموں کی طرف رغبت ہوتی ہو بڑی باتوں سے نفرت ہوتی ہو نماز روزہ
کا شوق بڑھتا ہو دنیا کی لڑائی جھگڑے سے دل بھاگتا ہو اور او سکے دل
میں ایک ایسی قدرتی روشنی پیدا ہوتی ہو کہ بھلی بڑی باتیں سوچنے
لگتی ہیں پھر اون باتوں پر چلے تو دنیا بھی سکھ سے کٹے اور عاقبت بھی
سنو بیویو شاید تمہیں یہ خیال ہو کہ لڑکیوں کو اچھی راہ پر لگانا بڑے
بڑے مولویوں کا کام ہو اور ہم تو کچھ پڑھے نہیں ہم سے لڑکی کیسے
درست ہو سکتی ہو سو تم ایسا نہ سوچو بلکہ جو باتیں تمہیں معلوم ہیں
پہلے وہ سکھاؤ جیسے تمہیں معلوم ہو کہ نماز روزہ صوم ہو تو لڑکی کو
پانچون وقت نماز پڑھاؤ رمضان کا روزہ رکھاؤ ہاں جو تمہیں
معلوم نہیں جیسے یہ بات کہ لڑکی میں حج کیسے ہوتا ہو جب او سکا

وقت آویگا خدا کے فضل سے اوسکا بتلانے والا بھی کوئی ملجاوے گا
 مستوی ہو گئی بھی اس دھوکے میں نہ پڑنا کہ فلانے مولوی صاحب جو
 سی کتابیں پڑھے ہیں یا فلانے پیر جی جنکے سیکڑوں مریدین یا فلانے
 قاضی صاحب جو بہت مسئلے جانتے ہیں اور ساری بستی کا نکاح پڑھا
 ہیں اونکی لڑکیاں بھی بہتر سے کام خلاف شرع کرتی ہیں تو ہماری لڑکیاں
 کب درست ہو سکتی ہیں تم یقین جانو کہ پڑھے لکھے لوگ غفلت کریں
 تو اونکے گھر والے بے راہ ہو جاتے ہیں اور ان پڑھے لوگ اپنے لڑکے
 بالوں کو شرع پر چلاوین تو اونکے گھر والے دیندار ہو جاتے ہیں تم مولوی
 کے نام پر جاؤ اونکے کام کو دیکھو اگر دیندار ہیں تو اونھیں مولوی سمجھو
 نہیں تو وہ حامل سے بدتر ہیں تم اونکی پیروی نہ کرو
 مگر یہ بیوی لڑکی کو اچھی راہ سکھانے کے واسطے صبر و تحمل ضروری ہے
 گڑھی اور سپر خانا و دے بلکہ ہر ایک بات موقع موقع پر آہستہ آہستہ
 بتلاتا رہے پھر اگر کرنا مانے تو ادا کتاومت اور یہ نہ کہو کہ وہ بڑی نصیب
 ہے بات نہیں سنتی بلکہ ہمیشہ اوسکے چھے پڑی رہو اور ایسی
 حادثات ڈالو کہ جو تم کو وہ دل لگا کر سننے اور جسد میں بات کے
 سمجھانے کا موقع ہو اوس وقت چو کو شاید پھر ایسا موقع ملے اور
 جیسے ایک ایک لوند سے تالاب بھرتا ہے اسی طرح ہمیشہ ایک ایک بات
 سنتے سنتے لڑکی کو بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے اور جان لو کہ تمہاری محنت برباد
 نہ ہو ضرور لڑکی درست ہو جائیگا اگر وہی درست نہ ہو تو آدمی تنہائی کچھ ضرور دے

ہو جاوے گی اور یہ بھی اوس کے حق میں فائدہ ہو اور شاید نالائق سمجھ کر اوسکا

سکھنا نا چھوڑ دو تو وہ بالکل نکستی ہو جاوے گی +
سنو بیو بعضے وقت مان سوچتی ہے کہ لڑکی ابھی کم عمر ہے سیانی ہو
تو عقل آ جاوے گی یہ بڑا دھوکا ہے خوب سمجھو کہ لڑکین میں جیسا سچ بولا
گیا ہوائی میں ویسا ہی پھل پھلیگا تم جو جو بات اوس میں بڑی دیکھو
اوسنی جڑ کاٹتی رہو +

سنو بیو گیارہ بارہ برس کی عمر تک لڑکی اتنی باتیں سیکھ سکتی ہے
کہ ساری عمر کام آدین لیکن صرف کتاب پڑھا کر اوس سے غافل
ہو جاوے کہ جو چاہے سو کرے بلکہ بروم اوٹھے بیٹھتے جلتے پھرتے سوتے جاتے
دیکھا کر وہ کہیا کرتی ہے اور کیا کستی ہو جب وہ بڑی ہو رسمی عورتوں
کے پاس بیٹھے یا لڑکیوں کے ساتھ کھاتے ہمیشہ اوسکو دیکھا کر پھر
جو کچھ اوسنے سیکھا ہو اوس کام سے روکو اور ہر بات کی بھلائی بڑائی
طرح دے سمجھانا چاہیے کہ اچھی طرح سمجھ جاوے اور ایسی مہم بات
لکھے جو اوسکی سمجھ میں نہ آوے نیک کاموں کو آسان کر کے دکھاوے
جس سے لڑکی کی ہمت بڑھے جیسے یہ کہے کہ جاڑے میں روزہ رکھنا
کچھ مشکل نہیں یا فلاں لڑکی جو تم سے چھوٹی ہو وہ روزہ رکھتی ہے +

یہ سیکھ کہ نازی کے چہرے پر رونق ہوتی ہے اور نمازی عورت اگرچہ
گوری کا کپڑا پہنے ہو تب بھی پاک صاف رہتی ہے اور بے نمازی چاہے
تہ نہ ہی عمدہ پوشاک پہنے لیکن اوسکا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک رہتا ہے

جب تمھیں زکوٰۃ کا ادا کرنا منظور ہو تو چاہے لڑکی کتنی بچاوتی ہو تب بھی
 اس کے رو برو اس طرح کہو کہ چالیس روپے میں ایک روپیہ زکوٰۃ دینا
 فرض ہے جو کوئی زکوٰۃ مذیو سے قیامت میں وہ مال سانپ بن کر اڑے گا
 کانٹے کا پھر یہ کہو کہ زکوٰۃ کسی محتاج نمازی کو دیوے پھر دیکر اس سے
 کچھ کام نہ لیوے نہ اوسپر احسان رکھے اس طرح اکثر باتیں تم بیان
 بنی لڑکی کو سنا کر کہا کرو کہ بہتری باتیں سن سن کر یاد ہو جاتی ہیں
 اور بعضی لڑکیاں شوق سے ایسی باتیں سنتی ہیں اور اسکی منتظر رہتی ہیں
 کہ لڑکی زکوٰۃ کا مسئلہ حدیث میں پڑھ کر معلوم کر لیوگی ؟ کہتے
 جب فقیر دروازے پر آوے تو کہے کہ خیرات دینے سے گھر میں برکت
 آتی ہے بلا جاتی ہے پھر یہ کہے کہ فقیر کو کبھی گھر نہ آتا ہے اور کچھ دینے
 کو نہ تو نرمی سے کہے کہ میان صاحب اس وقت کچھ حاضر نہیں
 لیکن گھر میں کوئی چیز دینے کے لائق ہو تو جھوٹا ڈبوئے اور یہ کچھ ضرور
 نہیں کہ سوا سے روٹی اور تاج کے اور کچھ مذیو سے بلکہ جہان تک ہو سکے
 بن دیئے نہ پھر آہ کی فصل ہو تو دو ایک آم مموہ کے دنوں میں ایک
 شمشیری مموہ گھر میں گھسٹل کاٹا گیا ہو تو اسکا دو چار گویہ گھر میں بٹھا بویا ہو
 تو ایک بٹھا توڑ کر حوالے کرے گنا گھیت سے آیا ہو تو آدھا گنا
 سہی رس پیرا جاتا ہو تو ایک کٹورہ وہی پلا دیوے تازہ گرنٹیا ہو تو ایک
 ٹلی اوسیکلی پکڑا دیوے ہو لا بھونا ہو تو ایک ٹکھی وہی سہی اگر کچھ نہ ہو لیکن
 ایک کوڑی طاق پر لہجاوے تو وہی سہی ہو

جب کوئی مہمان آوے تو خوشی ظاہر کر کے کہے کہ مہمان اپنی روزی
 کھاتا ہے اور اوسکے آنے سے گھر میں برکت ہوتی ہے اور لڑکی کے سنا
 مہمان کے آنے سے بہتہ نہ سلوڑو اور یہ نگو کہ دیکھا چاہیے وہ کب
 جاوے جب سے وہ آیا کھانا پکانے سے فرصت نہیں ملتی +
 غنتی عورتوں کی تعریف کرے کہ دیکھو یہ روز آٹا پیستی ہے یا لڑکا کھلانے
 سے نہیں گھبراتی لڑکار دوسے تو اوسکو مار نہیں بیٹھتی +

بیب کوئی عورت بلنگ پر بیٹھنے والی بیمار پڑے تو سمجھاؤ کہ اسکی کاہل
 حال ہے اور ہمیشہ ایسے کاہلون کو دکھا دکھا کر سمجھایا کرے کہ بلنگ
 پر بیٹھنے والیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور غنتی عورتوں
 کو بہتر سمجھنے لگے یہاں تک کہ اگر کوئی اوس لڑکی کو کوٹنے والی پسینے
 والی کہے تو اوس سے ناخوش نہ ہو بلکہ اس بات کو اپنی عزت سمجھے +
 جو عورتیں گوٹھے پٹھے اور رنگ برنگ کے گھنے کپڑے پر جان دیتی ہیں
 اونکی نمست کرے جیسے یون کہے کہ آدمی اچھے چال چلن سے اچھا
 ہوتا ہے اور کسی کتیا کو سوہا بات نہ منھواؤ رھاؤ یا اوسکو سونے چاندی
 کا طوق نہ بچیر بہناؤ تو وہ پاک نہو جاوگی اسطرح لڑائی بے نمازی
 عورت اچھے گھنے کپڑے سے کچھ اچھی نہو جاوگی +

ہنرمند عورتوں کی تعریف کہ بہت شایان کہے دیکھو یہ کیسا اچھا بچہ پیستی ہے
 دیکھو یہ کیسا معین ہوتا ہے دیکھو یہ کیسا اچھی گوک روٹی پکاتی ہے
 لگے کسی لڑکی میں کچھ بھی بڑی بات دیکھے تو اپنی لڑکی سے کہے دیکھو فلا

نہو جاوگی

لڑکی تم سے زیادہ سبق یاد کر لیتی ہو دیکھو وہ کسیکے سامنے بک بک نہیں کرتی
 دیکھو وہ روکنی روٹی کھا لیتی ہو کٹی گڑ کے واسطے نہیں روتی ہو دیکھو جو کچھ
 وہ پاتی ہو سب کو باشتی ہو اکیلی آپ نہیں کھا لیتی دیکھو وہ کسی نیکبخت ہو
 جب کوئی عورت گھر میں آوے تو اسکو سلام کرتی ہو دیکھو وہ بہت
 بھلی لڑکی ہو بیمار کا کام دوڑ دوڑ کرتی ہو دیکھو فلاں لڑکی کیسی نالائق
 ہو کہ بڑوسی لڑکوں کے سامنے چنیر کھاتی ہو اور اونچین کچھ نہیں دیتی او سے
 اکیلے کھانا تھا تو چھپا کر کیوں نہ کھایا ؟

اگر کوئی عورت خلاف شرع کام کرتی ہو تو دکھلا کر سمجھاوے کہ دیکھو یہ
 کوٹھے پر سے ہریتوں کو جھانکتی ہو یا خال کے بیٹوں سے نہیں شرماتی یا یہ
 چلا کر بولتی ہو کہ آواز باہر جاوے یا یہ کیسی بے شرم ہو کہ گیت گاتی ہو
 دیکھو اوس عورت نے اپنے میان سے ایسی بات کہی کہ دونوں بھائی
 جدا ہو گئے یہ نہیں سمجھتی کہ دو مسلمانوں کو لڑنا شیطان کا کام ہو ؟
 دیکھو فلاں عورت سُسرال کا سوئی تا گا چور اگر انہی بہن کو سمجھتی ہو نہیں
 سمجھتی کہ قیامت کے دن او سے چوری کی سزا ملیگی ؟

دیکھو یہ عورت کہتی ہو کہ میں مسلمان ہوں لیکن نماز نہیں پڑھتی ؟
 دیکھو وہ عورت بھوانی کا بکرہ اچڑھاتی ہو چیچک میں مالن بلاتی ہو لڑکوں
 کے سر پر بڑے سر کی چوٹی رکھتی ہو برہمن سے ساعت پوچھتی ہو دیو کی
 کے دن لڑکوں کو کھانا اور سٹھائی ننگا دیتی ہو بھلا کوئی مسلمان بھی
 ایسا کام کرتا ہی ؟

دیکھو وہ عورت کیسی کاہل اور مجہول ہے نہانے کے اسٹ سے صبح
کی نماز قضا کرتی ہے؛

دیکھو وہ لڑکی تھوڑا سا کھانا رکابی میں لگا ہوا چھوڑ دیتی ہے پوچھ کر
نہیں کھاتی شاید اسکو معلوم نہیں کہ برتن اسکو بدو عادت بنا ہے؛
دیکھو یہ لڑکی کیسی بے تمیز کھانے کے بیچ میں ہاتھ ڈال دیتی ہے رکابی
کے ایک کنارے سے نہیں کھاتی؛

دیکھو وہ عورت بغیر بسم اللہ کے کھاتی ہے شاید یہ نہیں جانتی کہ اس کے
ساتھ شیطان کھاتا ہے؛

کوئی بیوہ عورت نکاح پر حالیو سے تو اسکی تعریف کرے کہ دیکھو وہ
کیسی نیک ہے اور سنئے وہ کام کیا جو بڑی بڑی بزرگ سیدانوں
نے کیا ہے اور کیسی بڑی دیندار ہے کہ براوری کے طعنہ تشنیع سے کچھ
نہ ڈری؛

دیکھو فلاں عورت کیسی نالائق ہے گھر بی بھر سے مزدورن میٹھی ہے
ابھی تک اسکی مزدوری نہیں دی؛

دیکھو فلاں شخص کے گھر باغ گروہین وہ اوبسکا آم کھاتا ہے اور سارے
گھر کون کو آم کھلاتا ہے یہ نہیں سمجھتا کہ گروہ کھکر فائدہ لینا بیاج ہے
اور بیاج کھانا حرام ہے؛

دیکھو اس عورت نے کوئی خیر سے دو تین گاجرین زیادہ لئے ہیں
لیکن بھاؤ چکا کر تول سے زیادہ لینا درست نہیں؛

دیکھو فلاں عورت نے قرض لیکر اچھا جوڑا اس لیے بنایا کہ برادری میں
اپنی شیخی جتاوے بھلا اگر قرضدار مر جاوے تو قیامت میں کیا حال
ہوگا کیا برادری والے قیامت میں اوسے بچا لیوں گے ؟
دیکھو اس عورت نے ناحق چارن کو گالی دی شاید وہ سمجھتی
ہے کہ چارن ہماری رعیت ہی ہے جو چاہیں سو کہیں اور یہیں سمجھتی
کہ قیامت کے دن وہ اپنا بدلہ لیوں گی ؟

دیکھو فلاں عورت لین دین میں بہت بڑی ہے لوگوں کا قرض
وعدے پر ادا نہیں کرتی مسلمان کو وعدہ پورا کرنا بہت ضرور
ہے اگر نقد نہ تو گناہ ہے کراوا کرے ؟

دیکھو فلاں نے کامیاب شہری میں نوکر پر وہ تنخواہ کے سوا شے
بھنی لیتا ہے پھر رشوت سے گناہ بنے تو نہننا اوسکا درست نہیں
اور رشوت سے کمر اٹھنے تو اوسکو ہنگامہ نہیں قبول ہوتی ؟
دیکھو فلاں عورت کیسی نیکی بخت ہے اگر اوسکے گھر کہیں سے چیر
آوے یا کبھی اچھا کھانا کپے تو سارے پڑوسیوں کو بانٹتی ہے اور پیچھے
سے احسان نہیں جتاتی ؟

دیکھو فلاں عورت کیسی نالایق ہے کہ بڑوس کو بھیجتی ہے تو اپنا احسان
جتاتی ہے اس سے تو نہ بھیجنا بھلا ہے ؟

دیکھو فلاں شخص نے دوسرے کا دو بیگہ کھیت دے بالیا اور جو کوئی
کیسی ایک بالشت زمین زبردستی چھین لےوے تو قیامت میں اوس

جگہ کی زمین ساتون طبق کی سنسلی بنا کر اس کے گلے میں پڑ گئی :
 دیکھو اس عورت نے پڑوس کو ایسی بات کہی جس سے اس کا دل
 ٹوٹا ہو گا اور یہ نہیں سمجھتی کہ پڑوس کو ستانا دوزخ میں جانے
 کی نشانی ہے :

دیکھو فلاں شخص کسی مال لائق ہو کہ ساری زمین داری پر اپنا قبضہ کر لیا
 اور کسی مقدار کا حق نہ دیا :

دیکھو یہ عورت کیسی بے رحم ہے اپنی بیوہ دیورانی کو دق کرتی ہے اور یہ نہیں
 سمجھتی کہ میں بھی کمین ہو رہا ہوں تو میرا کیا حال ہو گا :

دیکھو فلاں عورت ڈولی کر کے اپنے میکے کو چلی گئی شاید اس سے معلوم
 نہیں کہ نامحرم کے ساتھ سفر کرنا درست نہیں :

دیکھو فلاں عورت کا دل کیسا پتھر ہے کہ اپنے سوت کے غریب ناچار
 بڑے کو دق کرتی ہے بھلا اس یتیم نے کیا بگاڑا کر اس کے پیچھے پڑی ہے :

ہو شاید اس سے معلوم نہیں کہ یتیم کے رونے سے خدا کا عرش کانپتا ہے
 اسدیل طرح جتنی بھلی بری باتیں تمہیں معلوم ہوں سب کی بھلائی برائی

ہمیشہ لڑکیوں کو سمجھاتی رہو اور کبھی اس کام سے غافل نہ ہو :

سنو بیو شاید تم یہ کہو کہ رات و دن ہم صرف لڑکیوں کی فکر میں ہیں
 تو پھر سارا کار بار گھر کا کون کرے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم دھیان کر کے سوچو

جیسے چرخہ کا تار یا پکانا یا سینا سکھانے کے واسطے گھر کا کوئی کام ہو
 نہیں ہوتا اور لڑکیوں کو پکانا یا سینا چرخہ کا تار سب آجاتا ہے اسدیل طرح

سنو بیوٹر کی کے حق میں مان کے چال چلن کا بہت اثر ہوتا ہے اگر
تم اپنا چلن درست نہ کرو تو لڑکی بھی سمجھے گی کہ جو باتیں قرآن و حدیث
میں لکھی ہیں وہ صرف کتاب میں پڑھ لینے کے واسطے ہیں لیکن
دنیا میں اوسے راہ پر چلنے سے بیاہ ہو سکتا ہے جس راہ پر میری
مان چلتی ہو گی

سنو بیوٹر کی اپنے دروازے پر کھیلنے وقت جب کسی غیر مرد کو دیکھتی
ہو تو شرمناک بھاگ جاتی ہے اسکا سبب یہ کہ اپنی مان کو اسی طرح کرتے
دیکھتی ہے لیکن چماکے بیٹوں سے نہیں شرماتی اسکا سبب یہ کہ اوسکی
مان بھی اپنے چماکے بیٹوں سے پردہ نہیں کرتی

لڑکیاں گالی دینا اور گوسنا بھی وہی سیکھتی ہیں جو رات و دن اپنی
مان سے سنتی ہیں یہاں تک کہ اگر اوسکی مان ہاتھ ملا کر لوگوں کو گالی
دیا کرتی ہو تو لڑکی کی عادت بھی اسی طرح پڑ جائیگی

ہنرمند عورتوں کی لڑکیاں اکثر ہنرمند ہوتی ہیں اور بچہ بڑے عورتوں
کی لڑکیاں بچہ بڑے ہوتی ہیں یہ مثل معروف ہے جیسی ماں جیسی بیٹی
جیسا شوٹ ویسی بھتی

سنو بیوٹر کی جیسا تمکین کرتے دیکھے گی ویسا بچی کرے گی
تم نیک بنو تو لڑکی بھی نیک ہوگی اور شاید تم سے کوئی بچہ کام
ہوتا ہو تو جہاں تک بن بچے چمپا کر گیا کر جیسا تمکین
ساس نند سے لڑنا ہو تو لڑکی سے نگاہ بچا کر لڑنا سیکھا چلوئے

دنیا ہو تو ایسا آہستہ ہو لو کہ لڑکی نہ سننے محتصین دیور کے سامنے
بیٹھنا ہو تو ایسے وقت بیٹھو کہ لڑکی نہ دیکھے کہ یہ
کبھی تمہاری نماز قضا ہو جاوے تو لڑکی سے ہرگز نہ کہو تمہیں جھوٹ
بولنا ہو تو لڑکی کے رو برو نہ ہو تو تمہیں کہنے کی پرے کا بہت شوق
ہو تو کسی علانہ کو ٹھری میں ہینا کرو اس لیے کہ بُری عادت لگ گیا
جلد سے لکھتی ہیں خدا نخواستہ تمہیں دیکھ کر او سکون بھی شوق ہو جائے
تو سسرال میں جا کر ساری عمر گنتے گیسے کے واسطے لڑا کر ملی نہیں
نچا ہے کہ او سکون ساری عمر مصیبت میں ڈالو
سنو بیوی لڑکی کو اچھی راہ پر لگانے کے واسطے کہ کچھ تدبیر تمہیں
بتلائی گئی اس طرح سے ہو چاہے اور کہ سیطر جسے غرض حسب طرح بن
پڑیے اور جمان تک بن پڑے اس فکر سے غافل نہ رہو اور لڑکیوں
کا پورا درست ہونا چاہو تو او کو قرآن و حدیث پڑھاؤ کہ اولنگا
بھی بچا ہوا اور تم سے بھی خدا راضی رہے :

یہ فصل متعلق ہے مردوں سے

کسی نامحرم سے حال اپنی بی بی کا اور لڑکیوں کا کچھ نہ کہے
کسی سے نہ کہے کہ وہ ایسی تیز ذہن ہو جسے اتنے دنوں میں قرآن شریف
ختم کیا کسی سے نہ کہے کہ بی بی کو لڑکے ہونے کی امید ہو کسی سے یہ نہ کہے
کہ وہ بہت خوش لہجہ قرآن پڑھتی ہو کسی دوست سے نہ کہے کہ میری بی بی

خوبصورت ہو یا اوسکی اتنی عمر کسی سے نہ کہے کہ یہ کپڑا لی بی کے پیچھا
 یا وہ پٹے کے واسطے خرید گیا کسی سے نہ کہے وہ بہت اچھا ستی ہی
 خاصکر یہ نہ کہے کہ یہ کپڑا اوسنے سیاہی یا یہ روٹی اوسکے ہاتھ کی پکائی
 ہونگھڑ میں کوئی بیمار ہو تو اوسکا چہرہ جتنی المقدور باہر نکلتا تھا مگر وہ
 بیمار یاں جو صرف عورتوں کو موتی مہن اور حیا اور پردہ کرنا غیر
 سے سب عورتوں کو چاہیے اور جو عورتیں کہ صاحب محبت اور
 حیا مہن اور نگاہ یہ طریق ہی کہ نیوتنی کی رہنے والی ایک عورت کو بنظر
 دکھائی کہ ضرورت ہوئی تو اوسنے پہلے اپنی ساری جوڑیاں اور تین
 اس ڈر سے کہ اوسکی جھنگرا حکیم کے کان میں بجاوے اسطرح
 منظر پور میں ایک عورت بڑی حیا دار تھی بڑھاپے تک اوسنے اپنا
 گھونگھٹ لٹکانا نہ چھوڑا خدا نے اوسے چار بیٹے دیے ایک بڑا
 اوسنے اپنے ایک بیٹے سے کہا کہ تم حکمت کا علم کیوں نہیں پڑھ لیتے
 کہ مجھے غیر کو نبض دکھانا نہ پڑے آخر کو ایسا ہی ہوا کہ اوسکا وہ بیٹا حکیم
 دہری سے عورتوں کا کپڑا نہ سلایا جاوے نہ آف سے زمانی و ولاتی
 نہ بھرائی جاوے گا توں کی سب عورتیں روئی کا دھنکنا جانتی مہن
 اور اوسکا بھرنہ کچھ مشکل نہیں گا توں کی عورتیں جب لکھن کو جاوین تو
 وہاں دھوین کا بھرتہ مانا چاہیے لیکن جب کپڑا باہر آوے تو غیر مردوں
 کے سامنے کھولی کہ ایک ایک نہ گینے بلکہ علیحدہ گوشے میں گینا دیوے اور
 اسی طرح مسترانی بھی گھر میں نہ آوے کوئی منڈاس ہو یا کنارے پر پانچا

ہو کہ وہ اوسی طرف کھانک کر چلی جایا کرے ایک شخص نے اپنی ڈیوڑھی
 میں پردے کے پاس ایک کونہی گاڑی اور حکم دیا کہ ماما اندر سے یہاں
 تک آوے اور باہر کانوں کر بیان کھڑا ہو اور یہ اس طرف سے ہاتھ پیر
 کر چیز دیوے پھر اگر نوکر فضول بات کہے تو ماما جواب دے اندر چلی جائے
 اور ماما فضول کہے تو ملازم جواب دے باہر چلا جاوے اگر ممکن ہو تو
 عورتوں کے وعظ سنانے کے واسطے کوئی بوڑھا اور پارسانا مولوی
 بلایا جاوے جو ان اور خوبصورت نہو پھر پردے میں عورتیں اندھیرے
 میں بیٹھیں کہ کسی عورت کی پرچھائیں نہ معلوم ہو اور مولوی صاحب
 روشنی میں ایسی جگہ پر کہ کوئی عورت ان کو جھانک کر نہ دیکھ سکے پھر وعظ شروع
 ہو تو کوئی عورت کسی سے کچھ نہ بولے اس میں خطرہ ہے کہ عورت کی آواز مولوی صاحب
 کے کان تک جاوے اسکے علاوہ وعظ سننے میں بھی حرج ہوگا +
 دیہات میں یہ بھلائی کہ گاجر بولی بیچنے والیاں گھروں میں جاتی ہیں اور
 کوئی مرد اولٹے سے باہر سود الیا پاسے تو اس سے شرماتی ہیں اور نہیں
 بعض عورتیں ہندسی بازی ہوتی ہیں اونکو نہ آنے دیوے اور لفظی دوسرے
 گھروں کا حال بیان کرتی ہیں جسکا سنتا مضر ہے کبھی دوسرے کا ما
 ایسا کہتی ہیں جس میں لڑائی ہو اور یہی حال نایں دعویٰ حلال خورد
 کا بھی ہے کسی حکمت سے ایسی باتوں کو روکے اور اس کام کو حقیر سمجھے
 اوس سے غافل نہ ہو +

بیان اون باتوں کا جنکی عادت کرنے سے خود بخود چھوٹ جائے گا میں تجھے

اور بری باتوں سے بچتا ہو محافطت نماز پنچگانہ کی برعایت سننے آداب
 و خشوع و خضوع اور حضور قلب سے کرنا مردوں کو مسجد میں جماعت سے
 اور عورتوں کو اپنے گھر میں اس لیے کہ نماز بیشک بڑے کاموں سے
 بچاتی ہو حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہوا ان الصلوٰۃ تضحیٰ عن الفحشاء
 یعنی تحقیق نماز روتی ہو بھیمائی سے اور ارشاد کرتا ہوا ان الحسَنَات
 يَذْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ بِشَكِّ نِيكِيَانِ یعنی نازین دور کرتی ہیں برائیوں کو اور نماز
 کی خوبیاں اور فضائل قرآن مجید اور احادیث شریف میں بہت وارد ہیں
 اس مقام میں گنجائش نہیں جسکا جی چاہے اسرار الصلوٰۃ اور حقیقۃ الصلوٰۃ
 میں دیکھنے اور ہر روز بارہ بار ہر بار بار کلمہ علیہ السلام لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ پر جاکرے اور اگر اسقدر فرصت نہ ہو تو پانچ مرتبہ درود و فوج
 اتنی بھی مہلت نہ ملے تو گیارہ سو سے کم نکرے حدیث شریف میں وارد ہے
 کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور جس شخص کا اسپر خاتمہ ہو وہ جنتی ہو اور اسکی
 کثرت درود سے کیفیت نورانی زیادہ ہوتی ہو اور حسب ایمان کامل ہو جائے
 تو پھر بڑے کام نہیں ہوتے اور اسکی فضیلت اور ترکیب پڑھنے
 کی رسالہ سمجھ بوجہ میں مذکور ہے جسکو شوق ہو او سمین دیکھ لے اور
 کثرت پڑھنے درود شریف کی جمیع مہمات کو کافی ہذا اور بہت برکت و فضیلت
 حاصل ہوتی ہو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کیا
 درود بھیجتا ہو اللہ تعالیٰ اس پر دوا دے دو یعنی رحمت کاملہ اپنی نازل
 فرماتا ہو اور دس گناہ اس کے بخشا ہو غور کرنا چاہیے کہ حسب قدر یہ شخص درود پڑھتا

پڑھتا ہی اوسکی دس گنی رحمت کاملہ الہی اوسپر نازل ہوتی ہی اور جسپر
 اسقدر رحمت الہی ہو پھر اوس سے بڑے کام کیونکر صادر ہونگے اور تمام
 شکلات دارین اوسکی کس طرح آسان نہو دین اور حسنات و برکات
 دارین اوسکو حاصل نہو دین اور فضائل و خصائص درود شریف کے
 بیشمار مین شایق کو چاہیے کہ کتاب فضائل درود و سلام مین ملاحظہ کرے
 اور ہر روز ایک بار بار سے کم نہ پڑھے اور جو اسقدر فرصت نہو تو پانسو دفعہ
 اور جو یہ بھی نہو سکے تو دو سو بار صبح و شام ضرور پڑھا کرے اور کتاب درود
 معظم ہر روز اور دلالت الخیرات پڑھا کرے اور ایک درود جامع یہ ہے
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ أَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بَعْدَ ذَلِكَ يُعَلِّقُونَ كَلِمَاتٍ اور بعد نماز پنجگانہ کے آیت الکرسی
 ایک بار اور قل یا ایہا الکافرون اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم
 ایک بار پڑھا کرے حدیث شریف مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ آیت الکرسی ابھی جنت مین داخل کرتی ہی پڑھنے والے کو اگر موت
 مال نہو تو یعنی بعد مرنے کے جاوے گا اور قل یا ایہا الکافرون کا ثواب برابر
 چارم قرآن کے اور قل ہو اللہ کا برابر تہائی قرآن کے ہی اور سو دہ تین
 یعنی قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم اور قل اعدوا لہم
 و پناہ مین نہیں ہی اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار
 جیسے پڑھا کرے حدیث صحیح مین وارد ہے کہ فقرائے صحابہ کرام نے خدمت
 بابرکت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین شکایت کی کہ یا رسول اللہ

اغنیاء یعنی الدار ہمہ ثواب و عمل خیر میں سبقت لے گئے نماز پڑھتے ہیں وہ مثل ہمارے اور روزے رکھتے ہیں مانند ہمارے اور وہ خیرات و صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو ایسا عمل تبادون کہ جب تم اوسکو کرو تو کوئی شخص تمہارے برابر عمل خیر میں اوس روزہ نہ لوگ وہ شخص جو یہی عمل کرے عرض کیا فرمائیے آپ نے ارشاد کیا کہ تم بعد ہر نماز کے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار پڑھا کرو پھر جب اغنیاء کو خبر ہو پچی تو اونہوں نے بھی یہ تسبیح پڑھنی شروع کی بعد اسکے فقراے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اونہوں نے بھی تسبیح شروع کی اب پھر وہ سابق فی الخیرات رہے آپ نے فرمایا یہ فضل اللہ کا ہے مسکوکا ہوتا ہے یعنی تم اوسکو نہیں منع کر سکتے اور ایک روز جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے واسطے نماز صبح کے تشریف فرما ہوئے مسجد ہوئے اور ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے چار ہزار سنگ گزیرے پر تسبیح پڑھنی شروع کی جب بوقت چاشت حضرت نے حجرہ مبارک میں مراجعت فرمائی تو دیکھا کہ حضرت جویریہ تسبیح میں مشغول ہیں فرمایا کہ جب سے میں تمہارے پاس سے گیا تم تسبیح پڑھتی ہو اونہوں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا کہ میں نے چار کلمے چار بار کہے ہیں اگر وہ تمہاری تسبیحات کے ساتھ تو لے جاؤں تو ثواب او لگا غالب وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

عَلَا كَخَلِيفَةٍ وَفِي نَفْسِهِ وَتَعَاشِيرِهِ وَمِلَادِهِ كَمَا كَانَتْ

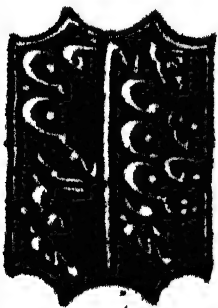
اور اکثر استغفار اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ نعظم سبب مغفرت
اور حصول نیک فصلت ہوتی ہے جو کوئی اول و آخر سوشو بار درود اور بیچ
پانچ سو بار یہ کلمہ بزرگ یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ نعظم پڑھا کرے
اور اسکو ختم مجددیہ کہنے میں تو سب آفات اور بیماریات سے محفوظ رہے
اور برکت اور فضیلت حاصل ہوئے واسطے حصول برکت اور رفع و خل
شیطان بر جسم کے ہر کام میں پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا کرے اور واسطے
ہر ایستہ راہ ستقیم اور دفع ہر مرض الیم کے شتر بار سورہ فاتحہ پڑھا کرے اور
جو آیات کریمہ شتمل دعا قرآن مجید میں آئی ہیں انکو بعد ہر نماز کے اور بعد ہر وقت
مداہست کرے کہ اس سے بہتر حصول مدعا میں کوئی دعا نہیں ہے واسطے
دفع وساوس شیطانی کے رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُنِيْ ۝ واسطے دفع نظر بد کے وَ اَسْتَغِيْثُ
بِكَ مِنَ الْكَفْرِ وَالْيُوقُوْثِ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَقِيْلُوْنَ اِنَّهُ لَمَحْنُوْنٌ ۝ واسطے بھلائی دین اور دنیا کے رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ خَلَقْنَاكَ اَبْلَ اَبْلَانٍ ۝ واسطے استقامت پڑھا کرے رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۝ اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ واسطے اصلاح و نیکی ختمی اہل و عیال کے رَبَّنَا هَبْ لَنَا
مِنْ اَزْوَاجِنَا وِزْوِجًا قَرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْ لَنَا لِمُتَّقِلِیْنَ اِمَامًا مَّوَدَّ
طَلَبِ مَغْفِرَتِہٖ اِنِّیْ اُوْصِلُ اِلَیْہِمْ بَہَا یُوْنِیْ کے رَبَّنَا اِنْفِرْ لَنَا وَاَوْفِرْ لَنَا
الدِّیْنَ سَبِّحُوْا بِاَلَا یَمَانٍ وَلَا تَحْطَلْ فِی قُلُوْبِنَا غِلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَبَنَّا آتَاكَ رَافِدٌ رَحِيمٌ ۝ وَاسْطَى طَلَبِ نَجْشٍ اُورِ تَقِي دِينَ تَبِينِ كَيْ
رَبَّنَا غُفِرَ لَنَا ذُنُوبُنَا وَاَسْرَافُنَا فَنَاقِي اَمْرِنَا وَبَيَّتْنَا اَقْدَامَنَا وَالْضُرَّ نَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ وَاسْطَى حَاصِلِ تَوْفِيقِ قَائِمِ كَرْنِ نَازِ كِ اُورِ
قَبُولِيتِ دَعَا وَاُورِ طَلَبِ مَغْفِرَتِ وَالِدِينِ كِ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَنَا غُفِرَ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ الْقِيَامِ الْحَسَابُ ۝ وَاسْطَى حَاصِلِ خَاتِمِ الْخَيْرِ كِ اَنْتَ وَلِيِّي
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَكَّلْتُ عَلَىكَ يَا صَلَّاهُ
مُتَوْفِقِ حَقِيقِي تَوْفِيقِ عَمَلِ عَنَانِيتِ فِرَاوَسِ اُورِ مَوْلُوفِ وَجْهِتِمِ كَا خَاتِمِ الْخَيْرِ كِ

شکرِ نعمای عزوجل کہ یہ کتاب کامل النصاب کہتے کو کہانی اور سمجھنے کو منفعت
وہ جہانی ہو تالیف بی بی فاطمہ کی رضیمہ العتر العباد جمعہ علیہم السلام
شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۸۶ ہجری میں طبع ہوئی خدا سے تعالیٰ اسکو بدرجہ قبولیت
پہنچا اور دیکھنے والوں اور سننے والوں کو چشم عبرت میں اور گوش نصیحت
کریں عنایت کرے اور توفیق فریقِ حرمت فرماوے آمین ربنا آمین فقط

وجہ تخریج خاتمہ

واسطے سندس امر کہ یکایک
بدوئی مطبع نظامی کی دھڑ دھڑ
مستحکم کے آخر میں کیے گئے



خاتمہ
برجہ تخریج خاتمہ

ضمیمہ مرآۃ النساء

حادثہ او مصلیٰ

بعد حمد و ثنائی خدای عزوجل اور نعت جناب رسول اکمل علیہ الصلوٰۃ والسلام
 واضح ہو کہ یہ پانچ حکایتیں کہ مفسرین اور ان کے نصیحت آمیز راوی
 عبرت انگیز ہیں انصاف اعباد محمد عبد الرحمن شاکر نے کہ جو
 زبان سیاحان جہان دیدہ اور مردم تجربہ کار و سنجیدہ سے سنی تھیں
 چالیس حکایتوں مرآۃ النساء کا کیا کہ خالی لطف سے نہیں ہر باب قدر الشوق

حکایت اول

نقل ہے کہ ایک عورت عقیقہ پارہ سانیک ذات خوش صفات اکثر اوقات
 ذکر الہی میں مصروف رہتی اور وقت معینہ پر اپنے امور خانہ داری کا
 بھی اہتمام کرتی اور اسکے شوہر نے ایک لڑکا کہ جسکے ماں باپ مر گئے تھے
 پرورش کیا تھا اور اسکو بچا سے فرزند سمجھتا تھا چونکہ وہ نالائق اہل میں
 خبیث الباطن اور بد طبیعت تھا جب بالغ ہوا تب اس کی بخت بی بی کو نظر
 سے دیکھنے لگا اور اسکی خواہش نفسانی روز بروز ترقی کر نیکی

اور اس کے عشق و محبت کا شجر اس کے زمین دل میں نشوونما پانے لگا اور
 بعد چند روز کے اس کا دریاے عشق کمال جوش پر آیا تو یہ بدگو جس قدر وقت
 منتظر موقع کا رہنے لگا کہ کوئی وقت اگر فرصت پاؤں تو اس
 عورت سے اپنا کام دل حاصل کروں مگر یہ امر اس کو میسر نہ ہوتا
 تھا اتفاقات ایک دن اس نیک بخت کا شوہر اپنی سسرال کو کہ
 شہر سے دو تین کوس تھی چلا اور اس غلام کو بھی اپنے ساتھ لیا
 یہ مرد و درادست کچھ بہانہ کر کے گھر کو پھر آیا اور اپنے دل میں یہ
 ٹھانی کہ آج جو ہو سو ہو اس عورت سے اپنا مطلب حاصل کروں
 نہیں تو اپنی جان و دن گنا اور اس کو بھی جان سے ماروں گا یہ
 ارادہ اپنے دل میں مقرر کر کے گھر میں آیا اور یہ فہستہ بنایا
 کہ بی بی تمہارے میان نے راہ میں یہ خنبہ پائی کہ تمہارے
 بھائی کو شے سے گرے مر گئے اس حال کے سنتے سے اونکو
 نکاحیت رنج و غم ہو اور مجھ کو دوڑایا کہ جلد جا اور بی بی کو سوا
 کر لا تو ہم دونوں آدمی اذکی تجھ میں نہ تکلف میں شہ یک ہوں
 اب میں ڈولی لایا ہوں آپ جلد سوار ہو جیے اور توقف
 نہ فرمائیے اس بی بی نے اپنے بھائی کی موت کی خبر سن کر
 امانت و امان الیہ را بھون پڑھا اور سنگ حلیہ سننے پر رکھ کے
 توجہ و زاری سے کہ طریقہ عورتوں کا جو اپنے کو باز رکھا مگر بے اختیار
 سے آنسو آنکھوں سے جاری تھے تب اس مکار نے چند کلمے

کے سنا کر انکو ڈولی میں سوار کر اور آپ مسلح ہو کر اس کے ساتھ چلا
 شہر کے باہر ایک باؤلی تھی بہت وسیع کہ اس کے اندر بیٹھنے کے مکان
 بھی بنے تھے اور پانی اسکا اتنا ہیٹ خوشگوار تھا اس تالاب نے
 ڈولی اس باؤلی کے اندر اتاری وہ نہایت اس باؤلی کو دیکھ حیران
 ہوئی کہ اسے مجھ کو باؤلی میں کیوں اتارا یہ کیا معاملہ ہے اس غلام
 سے پوچھا کہ یہاں ڈولی اتارنے کی کیا وجہ وہ بولا کہ دھوپ کی شدت
 سے پیاس نے غلبہ کیا اب یہاں ذرا دیر ٹھہر کر پانی کے تھنڈے
 ہو کے چلین گے اور کہارون کو چپکے سے کچھ دیکر رخصت کیا
 اور اس بی بی کو ایک والان میں بٹھا کر باؤلی سے پانی لایا اور
 پلایا پھر ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا کہ بی بی آپ
 کے بھائی صحیح و سلامت ہیں کچھ رنج نہ کیجیے اور یہ حیلہ میں نے
 اپنے کام لگانے کے لیے بنایا ہے کہ میں ایک مدت سے مہر
 عاشق اور فریفتہ ہوں اور آج تک کوئی تدبیر مجھے ایسی
 نہ سوچی کہ میں اپنے مطلب کو پہونچتا آج اپنی جان پر کھیلا
 ہوں یا تو مجھے اپنی مواصلت سے دلشاد کیجیے نہیں تو یہ
 تلوار ہو اور تمہارا سر میں تو اپنی زندگی سے ہاتھ اٹھا بیٹھا ہے
 وہ شگفتہ اس کلام کے سننے سے بہت گھبرائی اور جان میں بے
 ترقی اور کمال مضطرب ہو کر اپنے خدا کو یاد کرتی اور کہتی کہ اے حافظ حق
 مجھ کو اس شیطان کے پنجے سے چھوڑا اور میری عزت و عصمت تو نبی جا

اس حالت میں سوا تیری ذات پاک کے کس سے پناہ مانگوں پھر
 غلام سے خطاب کیا کہ اولیٰ کے سینے تک جو فرزندوں کی طرح پرورش
 کیا اور تیری شادی کی فکر میں رہتی ہوں تیرے دل میں ایسا خیال
 فاسد کیوں آیا اوسے جواب دیا کہ میں اپنی طبیعت سے مجبور ہوں اور
 یہ وقت اس طرح کی گفتگو کا نہیں مجھ کو اب صبر کرنے کا ہرگز پارا نہیں بہتر
 یہی ہے کہ اب مجھ کو اپنے شربتِ ول سے سیراب کیجیے اور دیر نہ فرمائیے
 کہ آفتاب است در تاجِ طالبِ زبانِ اردو جب بی بی نے اوسکو نہایت
 بتیاب اور شوخ دیدہ اور شوریدہ دیکھا تب سوچی کہ اب کوئی تدبیر نہ
 بچنے کی سوچا چلتی ہے اوس سے کہا کہ خیر اگر تیری یہ مرضی ہے تو کیا
 کام کر پہلے تو اس باؤلی میں نہسا کر اپنے بدن کو صاف کر کہ
 راہ چلنے سے تیرا سارا بدن پسینے میں ڈوبا ہوا ہو اسکی
 بوسے میں لوانغ پریشان ہوتا ہو وہ بد ذات یہ سنکر اپنے دل میں
 خوش ہوا اور سمجھا کہ اب یہ راضی ہوئی چاہا کہ باؤلی میں اترے
 کہ اوس بی بی نے اوسکو ڈھکیلا کہ وہ باؤلا باؤلی میں جا پڑا اور
 غوطے کھانیا گا پیراپے کو نبھال کر چاہا کہ باہر نکلے اوس بی بی
 نے کہاں چالاکی اور شیردستی سے اوسکی تلوار سے سرنگھا
 بیجیا کاتن سے جدا کر کے لاش کو پانی سے نکال ٹکڑے
 ٹکڑے کیا اور پھر ایک گوشے میں منہوم و متحیر بیٹھ رہی
 اور حسرت منہا تھی کہ بالآخر اب یہاں سے کس طرح جانے لے گی

پہونچ گئی پس خلوص قلب سے اپنے خدا کی طرف رجوع کی اور کہا
عجز و نکسار سے دعا کی کہ یا خیر یا فطین تو نے مجھ کو اس مصیبت سے
تو بچا یا اب تو ہی مجھ کو میرے گھر بھی پہونچا چونکہ اس وقت اس کا
دل خالصاً مخلصاً اللہ کی طرف رجوع تھا دعا اس کی قبول ہوئی
یعنی شوہر اس بی بی کا اور سیدن اپنے عزیزوں کے ہمراہ
مسئل سے چلا ہر چند مسئل والوں نے اصرار کیا کہ آج شب
یہیں بسر کرو مگر اس نے کسی کا کہنا نہ مانا اور چل کھڑا ہوا اثناء
راہ میں بالیکہ گیر یہ گفتگو درمیان میں آئی کہ ہم اس کو بڑا جوڑو
جانبین جو اس باؤلی میں اوترے اور پانی لا کر سب کو پلائے
خدا کی قدرت سے شوہر اس بی بی کا اور سچر مستعد ہوا
اور باؤلی میں اوتر اس بی بی نے پاتوں کے آہٹ سے جانا کہ کوئی
آدمی آتا ہو ڈری کہ ایک آفت سے بچی تو دوسری آفت میں
پڑی تب اپنے دل کو مضبوط کر کے ایک آواز دی کہ خبردار ہٹو
نہ آنا ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو نا یہ کسکے ایک ٹکڑا اس غلام
کی لاش کا اوٹھا کر پھینکا شوہر اس کا حال کو دیکھ کر سخت متحیر
ہوا کہ یہ کون بلا ہے جو اس باؤلی میں بھیجی ہو اور طے نہ یہ کہ اس کی
آواز میری بی بی کی آواز سے بہت مشابہ ہو گویا وہی بولتی
ہو چھا کہ اے نیک بخت تو کون ہو اور اس باؤلی میں تیرا گھر کیونکر
ہوا اس کی بارگاہ میں نے سمجھ لیا کہ آواز بھائی اور سمجھ کر اللہ سے

یہ سب گھر ہی بنانے کے واسطے میرے شوہر کو بیان پہونچایا پوچھا کہ اگر شخص تیرا کیا نام ہے اس نے جب اپنا نام بتایا تب اسکو یقین ہوا کہ یہ میرا شوہر ہے اسکو پاس بلا کر تمام قصہ سنایا اور غلام کی لاش کے ٹکڑے دکھائے تب وہ دونوں خدا کا شکر بجالائے کہ اس نے اپنے حفظ و امان میں رکھ کر ایک نیکیخت کی عصمت دوسرے کی عزت اس شیطاں کے ہاتھ سے بچائی اور پوچھنے کا بھی سامان بہم پہونچایا اور غلام ہر جہہ اگر اسکا شوہر وہاں نہ پہونچتا تو اس نیک بخت کا کھڑک پہونچنا کیونکر ہوتا غرض دونوں میان بی بی اللہ کا شکر کرتے ہوئے اپنے گھر پہونچے اور بی بی کی آبرو محفوظ رہنے پر سجدہ شکر

ادایا۔

حاصل اس حکایت کا یہ ہے

کہ یہ منسوب خرابی بسبب بے پردگی کے واقع ہوئی یہ بی بی اگر اس غلام کے سامنے نہ ہوتی تو وہ کیون اس پر عاشق اور فریاد ہوتا اور یہ کیون اس کے پنجے میں گرفتار ہوتی اس مصلحت سے جناب کبریائے عورتوں کو حکم فرمایا ہے کہ نامحرم کے سامنے نہ ہوں پس عورتوں کو لازم اور واجب ہے کہ اپنے تئیں ایسے پردے میں کہیں کہ کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے جو عورت پردہ دار ہے اسکی شریعتی عزت و فہم

حکایت دوم

ایک عورت عفتہ صبا کی کنوڑی کے اندر بیٹھ کر اپنے شوہر کا غم و غنا دیکھ رہی تھی

اپنی بہو کو بھی کچھ جوتی بیاہ لاتی تھی پیر کے پاس مرید کرنے کو لے گئی اور عرض کیا کہ میرے سب خاندان آپکا مرید اور معتقد ہوا سکو بھی مرید کرنے کے اپنی ٹونڈیوں میں داخل فرمائیے اور طریقہ ہدایت اور ذکر و شغل کا ملقین کیجیے کہ اسکی بھی نجات ہو اور آپکی ذات بابرکات سے فیض پاتے چونکہ بہو اسکی کم سن جوان صاحب حسن و جمال تھی پیر جی دیکھتے ہی بہار جان سے شوق ہو گئے اور اسکی زلف مسلسل میں بھنس گئے اور بجائے منہائی خود کم کر دیا راہ ہوئے اور گرداب بنظر ابین بخیال مصال غوطے کھانے لگے ظاہر میں تو اسکو دعا سے طرقت پڑھائی مگر باطن میں اونکا دل کمال شغف سے یہ مضمون ادا کرتا تھا **عجب کرشمہ و ناز و ادا سے امحوظ ام** تو میرے دل کو بس کہ میں لیکتی کیونکر یہ ہر وقت و بہر آن تصویر دلی روبرو لوح دل پر نقش تھی بیان تک کہ بجائے فنا فی الشیخ رتبہ فنا فی الحبیب حاصل ہوا مگر سبب شرم و حیا ظاہر کے اس درد دل کو زبان پر نہ لاسکے اور دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے رہے دو تین روز اس مرید کی کو مع بہو کے گھر میں مہمان رکھا اور ہر طرح سے دلجوئی اور خاطر داری کی مگر کچھ واؤن گھات کا موقع نہ لگا اس حسرت سے ہر دم آہ سرد بھرے اور اپنے جگر کو آتش غم پر کباب کرتے آخر کو چوستے روز وہ محنت اپنی بہو کو لیکر رخصت ہوئی اس کے جانے سے پیر جی کے سینے میں آتش اشتیاق نے اشتعال پا یا بہت سی فکر اور غم کی گزیر حصول مقصود کی کوئی راہ نہ نکلتا تھا خیال میں شیخ نجد کی طرف رجوع کی اور کہا کہ

اچھ شد گمراہ کوئی ایسی گھات بتائیے کہ وہ محبوبہ دننواز انوش سے
 جدا نہو جائے اور سیری جان بقیار او سکے بوس و کنار سے لذت
 پائے شیخ نجد کہ ایسے بد نفسوں کا طلب گار اور اس قسم کے لوگوں کا نگہ
 ہر اگر موجود ہوا اور بولا کہ اے عزیز میرے سامنے یہ کتنی بڑی بات ہو
 میں تو چشمِ زندن میں ایسے کام کر لیتا ہوں اور طالب و مطلوب کو حسبِ
 ملاوتیا ہوں بشرطیکہ وہ شخص میرے کہنے پر عمل کرے اور شرم و عفت
 کو جواب دیکر خلاق کے طعن و تشنیع اور لعنت و مذمت سے بڑے اگر
 تو بھی میرا کہنا مانے اور ان باتوں کا مجھے اقرار کرے تو میں تجکو بھی اسکی
 تدبیر بتا دوں پیر حبی تو ادھر پہنچا ختمہ اور ان سب کاموں پر پہلے ہی سے
 جان کھوئے مستعد تھے بر غبت تمام خزانِ اہلینِ تبلیس کا بسروشم
 قبول کیا اور اپنا سرو اسکے قدموں پر رکھ دیا اور کمالِ منت و ساجت سے
 کہا کہ اب اس امر میں توقف نہ فرمائیے اور اس لگی آگ کو تدبیر کے پانی
 سے بجھائیے تب تبلیس نے ہاتھ پیر کے یون فرمایا کہ اپنی محبوبہ کی مان
 کو بلا اور اسکو طمع زر سے اپنے دام میں پھنساؤ و مفلسی اور ناداری
 شوہر محبوبہ کی بخوبی اوسکے دل پر جا پھر سوال اپنے عقد کا محبوبہ کے
 ساتھ اسکو شادی بے شہر اسکے جواب میں کہے گی کہ لا یتامر کوئی کہہ سکتا
 ہی کہ اسکا شوہر موجود ہی تب تو اسکو یہ تدبیر بتانا کہ تو اپنے لڑکی کی طلاق
 میں جا اور رات کو اپنی لڑکی کی چار پائی سپاؤ کی چادر اوڑھ کر لیٹ
 گئے

میری بی بی سوتی ہی اور ہاتھ خواہش کا تیرے بدن کو لگائے اور
 سمجھے جگائے تب تو غل مچانا اور خوب چلانا کہ ایڑی کے توسنے یہ کیا
 غضب کیا کہ میرا بدن خواہش نفس سے چھو اور اپنی بی بی کو اپنے
 اوپر حرام کیا بد جب وہ ایسا کرے گا اسکی جو روا اسکے نکاح سے
 نکل جائیگی بعد مدت عدت کے تو اس کے ساتھ نکاح کر لینا مکمل تدبیر اور
 حیلے کو اپنے سینے میں رکھنا اور مانند گنج بیرنج کے سب سے چھپانا
 کیا معنی کہ جب بے احتیاطی سے رائے فاش ہو جاتا ہی تو پھر گوہر مقصود
 ہاتھ نہیں آتا جب سیرچی نے اہلیس مٹا کر سے یہ نکتہ سنا وہ کیا اور کہا
 مسرت سے سات بار اس کے تصدیق ہوئے اور بولے کہ اب مجھ کو قہر کا کل
 ہو اکل آپ کی اعانت اور تدبیر بابت سے میں نے مطلب کو پہنچو چکا پھر
 قہر مہنوسی کر کے اس کے تعمیل حکم میں مصروف ہوئے اپنے ایک خادم
 کو بھیج کر محبوبہ کی ماں کو بلایا اور اسکو سبز باغ دکھایا یعنی اسکو کچھ نقد
 و جنس دیکر خوش کیا اور کھلانے پلانے سے دلجوئی اور خاطر داری اسکی
 استعدا کی کہ وہ انکی ہمہ تن تابع فرمان ہو کے کشتہ احسان ہو گئی اور سیرچی
 کے گھر میں رہنے لگی سیرچی کا حال یہ تھا کہ اسکی دختر کے در و وقت سے
 آہ سرد اور دم پر در و بھر تے اور کلمہ گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل زبان پر لائے
 اور چند روز میں اس غم جاغہ سے ایک تو بڑھے تھے اور بھی نحیف و زوال
 ہو گئے ایک دن ماور محبوبہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ایک بات گزارش
 کہ دن سیرچی نے اجازت دی کہ اچھا کہو تب اسنے کہا کہ آپ ہر وقت

ایسی آہن سر دیکھ کر تے ہین مجھ کو آپ کا یہ حال نہار دیکھ کر ڈراچ
 ہوتا ہی سچ فرماتے کہ یہ کیا ماجرا ہو تو میں اسکی تدبیر کروں اور سچے اقدار
 بجان محل مصروف رہوں کہ آپ کا یہ مال ماندہ مجھے نہیں دیکھا جاتا
 ہی میری نے یہ بات سنکر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مانند مارچیان کے سچ
 وقاب کھا کر کہا کہ امیاز وفادار من اس درد کی دوا تیرے ہاتھ میں ہی
 اور اس مرض کا دفیہ تیری تدبیر سے ممکن ہے مابدان مقصد عالی شہ
 رسیدہ بان مگر لطف شام پیش نہ گامے چند یہ کہ مگر غش کھا کر گر
 عورت کا جگر کتنا چونکہ میری کے احسانات نے تو اول ہی سے اوکو ہر
 امتنان کر رکھا تھا اونکا حال دیکھ کر بہت مضطرب ہوئی اور بولی کہ میں
 صدقے گئی ارشاد فرماتے کہ یہ کیا بات ہو اگر میری جان بھی آپ کے کام
 آئے تو مجھ کو ترجیح نہیں ہی جب میری نے دیکھا کہ میرا افسون کارگر
 ہو گیا تب تاؤر محبوبہ سے عہد شکنی اور شہین سہیم در میان میں واسطہ کر کے
 حرف مطلب زبان پر لائے اور تمام سبق تعلیم یافتہ شیخ نجدی کا حرف و
 مع حواشی حصول مطلب خوب پڑھایا اور محبوبہ اس مضمون کو سنکر اولیٰ گروا
 حیرت میں مستغرق ہوئی اور دل میں کہا کہ یہ بات ناک کٹائی کی ہو اور
 بی بی کو شوہر سے جدا کرنا ایک آفت عظیم برپا کرنا ہی مگر جب خیال
 احسان اور سلوک و راحت رسانی اور خاطر داری میری کا آنا اور تعلیف
 ناواری اور محتاجی لڑکی کی تصور کرتی تب سمجھتی کہ گویا یہ خوش قسمتی کو

نہیں مگر یہ بات مسلم ہے کہ جو ان مفلس نادار سے بوڑھا مالدار قوی ہوتا ہے
 غالب کہ بسبب آسودگی کے پیر جی ہوس رانی میں داماد جو ان سے خست
 و چالاک ہونے اور اگر بالفرض ایسا نہ ہوتا تو یہ آسائش اور راحت ہر طرح کی کیا
 کم ہے اگر ایک مزہ ملا نہلا اور قطع تنگ اس کے پیر جی کے بہت
 سے مرید ایک سے ایک اچھے خوش صورت جوان موجود ہیں اگر ایسی
 خواہش و امنگی ہوگی تو یہ کارروائی اون سے بھی ممکن ہے الغرض اوس عورت
 جس قدر تعلیم پائی تھی اوس سے زیادہ مستعد ہو کر نہایت خوش سلیقگی سے اپنے
 داماد کے گھر اگر بات بنائی کہ جس سے دو ایک روز اتفاق رہنے کا ہو
 آخر ایک رات سرشام سے دروس کا بہانہ کر کے اپنی لڑکی کے پلنگ پر
 لیٹ رہی اور اوسکی چادر اوڑھ لی اور منتظر وقت رہی اتنے میں داماد اوسکا
 لموافق معمول کے کوٹھے پر گیا دکھا کہ بی بی شام سے سو رہی ہیں نہ کھانسی
 نکلنے ہمارا خیال اول تو اسے پکارا کہ آج کیا ہے کہ تم شام سے سو رہی ہو
 تمہاری ایسی باتوں سے والدہ ناراض ہوتی ہیں اور ٹھوکھا لادیں اوس
 متکارہ نے عمل چایا کہ غضب خدا کا کیا بڑا وقت آیا ہو ایسے زمانے میں آگ
 لگ گئی اور لوگوں کی غیرت اور شرم جاتی رہی نہ مان کا خیال نہ ساس
 کا پاس ٹو صاحب اس لڑکے نے مجھ پر ہاتھ ڈالا اور جو رو کو چھوٹ کر
 مجھ پر مل ہوا اور یہی اس کا میری عزت کی آئین کسکو کیا ہونہ نہ دکھاؤ
 یہ کہتی تھی اور شور و فساد مچاتی تھی قصہ مختصر اس چہرے کا اس قدر
 طعناں کہ سب غلام و عامہ اسے قہقہے سے آگاہ رہے اور تعریف کیا

پیر جی کی رائے پر قرار پایا سب آدمی پیر جی کے پاس گئے اور یہ
 حال بیان کیا اور اونسے فیصلہ چاہا تب پیر جی نے سُنکر کہا کہ بڑا اتفاق
 افسوس ہو تیرے داماد نے بہت بُری حرکت کی اب نتیجہ اس فعل کا
 یہ ہو کہ بموجب مسئلہ شرع کے جو رو او سکی او سپر حرام ہو گئی چونکہ رشاد
 پیر جی کا سب کے عقیدے میں گویا مثل وحی تھا اور یہ امر تو واقعہ میں
 صحیح اور ست تھا چارو باچار قبول کرنا پڑا اور بیان بی بی اس حادثہ
 جانکاہ سے سخت پریشیاں اور نینکی فلک سے سرسیمہ اور حیران ہو
 اوس سکارہ نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بیٹا تو کچھ غم نہ کر بعد گذرنے مدت
 عدت کے تیرا ٹھکانا ایسی جگہ کروں گی کہ زیور و لباس اور غذا ہائے لطیف
 نوٹدیاں ماماتین خدمت کے واسطے میسر ہوں گی اور اس محتاجی اور تکلیف
 کے عوض سب ملے جلے راحت اور آسائش ملے گی الغرض اوسکو ایسا
 مشتاق کیا کہ وہ بجاں دل رضی ہوئی بلکہ ایسی راحت کی تمنائیں
 ایک ایک دن عدت کا کاٹنا اوسکو برابر ایک ایک برس کے ہو گیا پھر
 اُسے پیر جی کی تعریف کر کے اُنکے ساتھ تقریب کی بیان کی چونکہ
 پیر جی کے یہاں سب طرح کا سامان موجود تھا اوسکو اطمینان ہوا
 اور اس بات سے بہت خوش تھی اور دل میں کہتی تھی کہ ایا م عدت کے
 کب پور ہوں کہ میں راحت بہرہ یاب ہوں اور اوس لڑکی کے شوہر
 خستہ جگر کا یہ حال ہو کہ رات دن بجز آہ و زاری اور زانو کے کچھ کام نہ تھا میں دیوانہ
 کے کچھ منہ میں چلا جاتا اور سرگردان پھرتا کہ میں اوسکو چین نہ آتا آقا تعجب

گذرنے مدت عدت کے اوسکا عقد ثانی پیر جی کے ساتھ ہوا پیر جی نے
 بڑی دھوم سے اپنا نکاح کیا جب یہ خبر اوسکے شوہر نے سنی ایک آہ
 دل پر دور ہو گئی اور اوسی سرت افسوس میں اُمی اہل کو لیتا کہ اجابت
 کہکے دنیا سے اٹھ گیا اور پیر جی پر چاروں طرف سے لعنت اور پکڑ
 کی بو چھار پڑنے لگی کہ زندگی ناگوار ہو گئی مگر اونکایہ قول تھا کہ غیرت و حیا چہ
 کتنی ست کہ عیش مروان بیادیاوس ملامت اور پکڑ کا کو اپنی من و مٹا جاسکتے
 تھے آپ سنیے کہ پیر جی ایک مرض صیحت نہا تو ان اور وہ عورت نوجوان ہر چند
 کہ پیر جی بہت جوانانہ صرف فرماتے کہ محبوب کو اپنی صحبت سے خوش
 کریں مگر اوسکی زبان پر یہ فقرہ حضرت شیخ سعدی کا تھا۔ زن جوان را تیر سے در
 پہلو نشیند بہ آرام کہ پیر جی سے جب بطن صحبت شروع ہوا اول کا خیال میں ناآل
 تب جب عیش و آرام کو بھول جاتی پیر جی کی زوجہ اول کو نہایت غم ہوا اور
 جو کچھ کہی گئی پیر جی سے بوس فلکنا ر محض کا مزہ حاصل تھا اور فی الجملہ کچھ
 مشکین ہوتی تھی اوسمیں بھی خلل آیا آخر کو بیعت کے رشک سے ایک
 غلام خانہ زاد سے دل لگایا اور جی میں یہ وسوسہ آیا کہ جب اس بدمع
 خیز سے مجھے جلایا ہی میں بھی اسکو خوب جلاؤں اور اپنی طبیعت کا مزا اٹھاؤں
 مگر اس بات کا بھی خوف تھا کہ اگر یہ بوڑھا اس حرکت کی خبر پائے تو پھر
 کھائے کپیرے میں ہتھوڑا پائے گا اور یہ مزہ جو غلام سے حاصل ہو وہ بھی
 ہاتھ سے جاوے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی سوت کو بھی اس غلام سے
 کھنا دے تاکہ اسے کھنگر لطف نہ دے اور نہ اس کا نام نہ لے

خوب ملاپ پڑھایا جب وہ اس سے بہت موافق ہو گئی تب ایک روز
اوس کے کہا کہ افسوس تمہاری جان کی دولت کی طمع سے آجوان خوش صورت
کو کہہ رہا ہوں کہ عاقل تھا چھوڑ دیا اور اس بوٹھے کے دام میں پھنسیا
اور تمہارے جو بن اور جوانی کو خاک میں ملایا جب مجھ کو تمہاری اس جوانی
کا خیال آتا ہے میری دل پر اسے ملو ٹھکانا ہی اس نظر سے مینے تمہارے
واسطے ایک تحفہ تجویز کیا ہے اگر قبول کرو اور اس کی لذت میں مجھے بھی شریک
کھو تو بیشکیش کروں بغرض یہی تین ایک فریب کر کے اوسکو بھی اس غلام
سے پھنسیا اور دونوں شریک ہو کر خاطر خواہ اطمینان حاصل کیا
موت کے وقت اس کے عیش و عشرت کا حال معلوم بھی اس واسطے دونوں
نے صلاح کی کہ اس تالائق کو زہر دے دیے اور مسافر ملک عدم کیجیے آخر کو اس سے
زہر دیا اور جو قصہ دلیں ٹھکانا تھا وہ کیا جب یہ راز ظاہر ہوا اور ہر شخص
وہ زمانہ بخشن کی حرکت شاید کہ ماہر ہر حکام کو ہی خبر ہوئی
کے بیون دی اسی وقتوں زمین اور غلام مجرم ٹھہرے اور اپنی سزا کو
پونے سچ ہی جو کہا ہے کہ کرو کہ نیافت

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہوا

یہ کہ اس شخص نے جو زہر دیا تھا وہ ایک اور شخص
مسائل منورہ شرعیہ سے آگاہ کیا آخر بلا اور مصیبت میں گرفتار ہوا کہ وہ شخص
اپنی بی بی کو سیرمی کے سامنے منانے دیتا کہ یوں اس غلام سے
جہاں کہتا رہتا میں ہی رہتا ہوں اس سے کہہ کر کہ سزا

اگر سیرجی بڑی نگاہ سے میدان کی بہو کو نہ دیکھتے اور تعلیم شیطان سے او
 ماسوس ہر باز کرتے تو کیوں خسرو الدنیا والا فریاد ہوتے اور لو کی عفت میں
 واغ لگتا اور میدان اپنی بہو کو اگر سیرجی کے پاس نہ لجاتی اور اگر لجاتی تو پردے
 میں رکھتی تو کیوں گھر برباد ہوتا اور بیٹے کی جان کیوں تلف ہوتی۔

حکایت سوم

کسی شہر میں ایک جوہری خوش صورت اور فرتے میں مہتا تھا اس کی جوہر
 بھی بہت جمیل اور حسینہ اور قوم کی شریف تھی اس کے گھر میں ایک مہترانی کتا
 تھی اس نے اپنے بیٹے کی شادی کی بہو اس کو کمال صاحب حال ہاتھ آتی
 اس کو بھی اپنے ساتھ کمانے کو لجاتی تھی لوگوں نے اس کو منع کیا کہ سویر
 جوان اور حسین ہو اس کو نہ کہیں نہ بھیجا کر ایسا نہ کہ کسی کے حال میں نہیں
 چائے اور تیری آبرو خاک میں مل جائے اس نے کسی کے کہنے پر عمل کیا
 اور کہا کہ صاحبو ہم لوگ کہیں ہیں اور جب دن بھر محنت کرتے ہیں تب شام کو
 دال دیتی نصیب ہوتی ہی ہو اتنی کمان مقدار ت کہ گھر بھاگ کر کھلا دین
 اور نگہبانی کریں اگر کوئی بے نظر کرے گا اپنا دھرم بگاڑے گا یعنی اگر
 اس کے گھر کے کچھ غائبے لڑکا ہو گا تو اس سے گودہ کے ٹوکے سے
 دھولا دین گے اور اگر لڑکی ہوگی تو اس کو حلال خورن بنائیں گے
 یہ کتا بے ہوش ہو ہی ایک روز اس کی بھانجی کے گھر گئی
 اس کو دیکھ کر فریاد ہو گیا اور خوش خوالی میں نیک و بد کا لحاظ نہ کر کے
 اس کو حکمت عمل سے دم میں لایا اور اس کی صحبت سے لذت اٹھائی

یہ کتا بے ہوش ہو ہی ایک روز اس کی بھانجی کے گھر گئی
 اس کو دیکھ کر فریاد ہو گیا اور خوش خوالی میں نیک و بد کا لحاظ نہ کر کے
 اس کو حکمت عمل سے دم میں لایا اور اس کی صحبت سے لذت اٹھائی

کو بس بات کے کہنے کے لیے بلایا ہوا کہ وہ اس سے سب حاضرین سے
مخاطب ہو کر کہتا کہ شو صابو جب سے میں اس شخص کے گھر میں آئی
ہوں اس نے دلدار کیا اور کچھ حاصل ہوا اس پر یہ امر بکروم پیش آیا کہ صاحب
والہ کہہ رہا ہے کہ میں نے حلال غلام کی بہو سے دل لکایا اور اپنی اور ہمارے
عزت و آبرو کو ذرا دین لایا اب بہتیرہ ہی کہہ چکے زندہ آگ میں جاؤ گے اور
عزت اور شہاری آپ کو پیار ہے اب مجھ کو اس شخص سے سب سے زیادہ
ناشائستہ کے نفرت قطعی ہو گئی ہے اور ہرگز اسکی صحبت سے رشتہ نہ ہی
جوہری کو لعنت ملا مت کر کے کہتا کہ تو اپنی جو رہ سے معذرت کر اور اس سے
فعل مہوم سے تادم او پیشانی اور غصہ تقہ چاہے جب وہ بولی کہ میں نے جو کچھ
حکم سے کیسی طرح انکار نہیں ہے اور حاضرین ہر ایک شہر سے کہہ دال
چوتھے پر چڑھی تو اس دال کو اس ڈوئی سے کہ اسی بہتانی کے گھر کی ہو
گھنٹی ہوں سب صاحب ایک ایک چچہ اس دال کا لیں پھر لگا ہمارے پاک و
صاف ہو جائیں پھر مجھے بھی اسکی صحبت سے کچھ غدار اور فقر نہ ہو گا سب
شخص اس بات کو سن کر حیرت ہوئے اور کچھ جواب نہ دے سکے اور
سب متفق ہو کر جوہری کی جائداد سے او سکامشاہرہ مقرر کر دیا
اور حکم کیا کہ یہ عورت اپنے ان باپ کے گھر ہا کرے چنانچہ بموجب
اس فیصلے کے وہ جوہری کے گھر سے چلی گئی اور اپنے والدین
گھر میں بیٹھ کر موافق اپنے مذہب کے اپنی عبادت میں مصروف
ہوئی اور جوہری محروم و مایوس جو رو سکے غم مفارقت میں مبتلا ہوا

سب برادری نے اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا مقبوض کیا بے اسکے
 اوس مہترانی کو حمل کے آثار معلوم ہوئے اور اوس مہترانی کی برادری کو یہ حال معلوم
 ہوا تب سب اس کی برادری نے اپنے دستور کے موافق اس مہترانی سے
 روٹی لی اور صرف اسکا اوس جوہری کو دینا پڑا سارے شہر میں رسوا ہوا
 اور ہر شخص اسکو ذلیل سمجھنے لگا۔

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ جو شخص کوئی حرکت خلاف وضع کرتا ہو مال و آبرو و دنون کا نقصان دیتا
 ہو دیکھ لو یہ جوہری اس فعل ناشایستہ کے پاداش میں برادری میں ذلیل
 ہوا اور جو رو بھی ہاتھ سے کمزوری نقصان مال بھی اٹھایا پس انسان کو جب
 ہو کہ جو کام کرے سمجھ بوجھ کے کرے اور ہر امر کے مال پر نظر رکھتے تو سب
 کمزور ہات سے محفوظ رہے۔

حکایت چہارم

ایک شخص جو ان صاحب عبدالغنی نام کسی شہر میں نوکر تھا چونکہ بسبب تنہائی کے
 اوسکو وحشت اور کھانے پینے کی تکلیف بہت تھی اس واسطے ایک مہینے
 کی رخصت لیکر اپنے گھر آیا اور اپنی جو رو کو لیجا کر شرفین کے ہمہ سائے میں کرا
 کامکان لیکر قیام اختیار کیا بعد چند روز کے اللہ تعالیٰ نے اوسکو صاحب
 اولاد کیا اسکی بی بی بہت بیگنخت اور بارساتھی سوائے اطاعت خدا و
 رسول اور خدمت شوہر کے اوسکو اور کام نہ تھا بذات خاص اپنے
 گھر کا کام کھانا پکانا پانی بھرنا چھوٹے بڑے کی خدمت کی نامہر خیر کو حفاظت

سے رکھنا اور سکادستور تھا پس اس کے اطوار سے خدا راضی اور رسول
خوش شو ہر خرم و شاد دل آباد تھا چونکہ فلک کو بقدر شعبہ باز ایک چال پر
کسیکو دیکھ نہین سکتا اور شیطان بھی اس گھات میں بہتا ہی کہ جو شخص اپنے
نفس کو منیات سے بچاتا ہی اور کسی تدبیر سے لغزش دینا چاہتا ہی حسب
اتفاق ایک روز وہ نکوخت پوٹڑے لڑکے کے دھوکہ کوٹھے پر پھیل رہی تھی
کہ ناگاہ ایک جوان مالدار کی اوسپر نظر پڑ گئی وہ دیکھتے ہی ہزار جان سے
اوسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اور درپے اسکے ہوا کہ گسیطرح سے یہ
عورت ہاتھ آئے چونکہ اوسکے گھر میں بادشاہ کا بھی گزردشوار تھا کوئی صورت
اوسکے وصال کی نظر نہ آئی سب اوسنے ایک کٹنی متکارہ عذارہ کہ اس فن میں
میتا اور شیطان کی ہمتا تھی ایسی شاطر کہ آگ پانی میں لگائے اور تپھر کو پانی
کر دکھائے بہت تلاش سے ہم پہونچائی اور اوسکو بہت کچھ دینے کا وعدہ
کیا اور حرف مطلب کا زبان پر لایا کہ اگر تیری کوشش سے وہ عورت میرے
قابو میں آجائے تو میں تجکو بہت خوش کرونگا اوس متکارہ نے اپنے طور
پر بہت سی تدبیریں کیں مگر کچھ والونہ لگا ایک روز کچھ سوچکر اوسکے وطن کو گئی
اور اوسکے گھر والوں سے ملاقات کر کے سب حال قرابت کا دریافت
کر کے مراجعت کی اور اوسکے شوہر کا وقت تاک کر دروازہ پر جا بیٹھی جب وہ آیا
تب اوسکو بہت پیار سے دعا دی کہ ای مٹیا اچھے ہو اور یہاں کب آئے
تھاری بڑی بہن اور چھوٹی بہن تو اچھی طرح سے ہیں اور تمھاری والدہ
کیسی ہیں میں گوڑی پانچ برس سے مع اپنے لڑکے کے یہاں آئی

ہوں اوس روز سے کسی کی کچھ خبر نہیں ہے عبد الغنی بولا کہ میں تم کو میں
 پہچانتا تھا اسی مینا تم ایسے بھول گئے تمھاری پیاری جان میں کی وجہ
 شادی ہوئی تھی میں اوس میں شریک تھی اون دنوں میں تمھارا سن کم تھا
 اس سبب سے تم کو یاد نہیں رہا اب میں پانچ برس سے اس ایسے اجڑے
 شہر میں پڑی ہوں کہ جہاں کوئی اپنے شہر کا ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا
 جس وقت سے تم کو دیکھا ہے ایسا جی خوش ہوا کہ گویا نئے سرے سے زندگی
 ہو گئی اب تمھارے ساتھ کون کون آیا ہے وہ بولا کہ میں ہسٹ روپیے کا ذکر
 ہوں ایسی تنخواہ قلیل میں کسکسکو اپنے ساتھ رکھوں فقط بی بی ہزار
 میں ہوں اور ایک لڑکا شہر خوار چھ مہینے کا اوس مکارہ نے کہا کہ اسی مینا
 اگر تمھاری اجازت ہو تو کبھی کبھی میں اگر شخصیں دیکھ جایا کروں اور جو کچھ
 کام گھبراہٹ سے جانے کا ہو اگر سے وہ بھی کر دیا کروں پہلے تو اوس
 اس بات میں تامل کیا مگر اوس مکارہ نے اس صورت سے کہا کہ غلبہ
 نے مجبور ہو کر آہ و رقت کی اجازت دی اوس مکارہ نے آنا جانا شروع
 کیا اور سودا سلف بھی بازار سے لانا اختیار کیا جو دو پیسے کی چیز ہوتی
 وہ ایک پیسے کو لادیتی اور ایک پیسہ اپنے پاس سے لگاتی اور کبھی ضرورت
 میں قرض کے نام سے لادتی چنانچہ چند روز میں اس کا رگزاری سے نہایت
 مقدر ہو گئی اور میان بی بی اوسکی بہت خاطر داری کرنے لگے اور وہ مکارہ
 اس چال چلن سے پیش آتی تھی کہ ہرگز اوس پر گمان کی طرح سے نہایت
 اور فساد کا نہیں ہوتا تھا باطن میں وہ اسی ٹکڑی میں رہا کرتی تھی کہ اس شخصیت

کو اپنے ڈھنگ پر لگائے اور عاشق کا سپہ پوٹھی گئے مگر چونکہ وہ عورت اڑیا
 نیک طبیعت تھی اور اس وضع کی اسکی طبیعت نہ تھی کوئی دائونہ لکاتب اسنے
 یہ نیا شعبہ اوٹھایا یعنی ایک روز ایک پورانی جوتی مردانہ ٹوٹی ہوئی چھپا کر لائی
 اور چپکے سے چارپائی کے تلے رکھ کر چلی گئی جب اسکا شوہر اپنے معمول
 سے گھر میں آیا اور جوتی پر نظر پڑی بی بی سے پوچھا کہ یہ کیسی جوتی ہے چونکہ
 اس بیجاری کو ہرگز خفیہ نہ تھی اسنے کہا میں نہیں جانتی شوہر اسکا بطن ہوا
 اور رات کو رنج و غصے سے کھانا نہ کھایا بلکہ مارنے پر مستعد ہوا وہ یہی
 کہے گئی کہ خدا آگاہ ہیں میں نہیں جانتی کہ یہ جوتی کہاں سے آئی غرض کہ تمام رات
 اس میں میں کئی بیج کو عبد الغنی اپنی نوکری پر گیا وہ مگراہ آئی اور اسکو
 منہ سے نکلی کہ سب ملال کا پوچھا اسنے چھپایا اور کچھ کہا تب اس ناپاک نے
 پڑی دلسوزی اور غمخواری سے باتیں بنا کر کہا کہ تلو کچھ صدمہ ہو پوچھا ہر
 کہ چہرے کا رنگ اڑا ہوا اور طبیعت پریشان ہو رہا ہے خدا اپنا حال جلد
 کہو اور میرا دل نہ گڑھاؤ مجھے تمہارا رنج دیکھا نہیں جاتا ہر میری لڑکی کی
 جان پر بھی شوہر سے ایک صدمہ ہو پوچھا کہ اسنے اوس رنج میں جان
 دی کہ میں تمہارے میان نے کسی اور سے آشنائی کا نقشہ تو نہیں چلایا
 کہ تم سے آزدہ ہیں اور دوسرے کی محبت میں دل کو چھپنایا اور اسے
 دل کو اوٹھایا اس نیکیت نے سکوت کیا فقط اتنی بات پر اتفہاکی کہ نہیں
 معلوم کیا قسمت کی کھونٹ ہر کہ مجھے سبے وجہ ناراض ہیں اور رات بھر
 نہیں بولے آج تک کبھی ایسی بات نہیں ہوئی وہ تو جان و دل سے

میرے شیفتہ تھے اور انہیں بچھاتے تھے اور میرے ملاں کے محل
 نہیں ہوتے تھے ظاہر میں کوئی امر خلاف مرضی اونکے مجھے سرزد
 نہیں ہوا کہ اونکی آزر دگی کا سبب ہو اہو اس معاملے میں سخت متحیر ہوں
 وائے خدا کیا باجرا ہو وہ مکارہ بونی کہ بیٹا مردوں کا کچھ اعتبار نہیں کہیں دل
 پھنسا لیا ہو گا ورنہ اسی دفعہ طوطے کی طرح آگہ چھیر لینا کیا معنی خیر تو ہیں
 بات کا اندیشہ نہ کہ اس شہر میں ایک عامل بڑے کامل ہیں ایسی باتوں میں اور
 دعا تعویذ بہت موثر ہیں اکثر عورتوں کے کام اونسے نکلتے ہیں وہ ایک
 جگہ میں بھی تجربہ کر چکی ہوں ابھی میں اونکی خدمت میں جاتی ہوں اور تمھارا
 حال بیان کر کے اونکے پاس سے تعویذ لاتی ہوں وہ بزرگ و تعویذ دیتے
 ہیں ایک سر میں باندھا جاتا ہو دوسرا مرد کو گھول کے پلایا جاتا ہو اس
 وقت تم پانچ پیسے کے بتا سے منگادو اور جب تمھارا کام حسب الخواہ
 ہو جائے تو سوار و پیہ کی شیرینی اور پانچ پیسے پان کے عامل سے
 کی خدمت میں لیجانا اور اونکا ادائے شکر کر کے کھڑے کھڑے
 چلی آنا وہ نیکی خت بولی کہ اے ماور مہربان میرا حاضر ہونا اونکی خدمت میں
 کیونکر ممکن ہو اور میں اکیلا گھر چھوڑ کر کس طرح جاسکتی ہوں اور اگر بیان کو
 معلوم ہو جائے تو خدا جانے وہ میرا کیا حال کریں اونسے کسا کر پیش
 یہ خیال نہ کر پاؤ کہ وہ بیباک رہو کچھ تیرے دل میں بُرائی تو نہیں ہو کہ
 مقام تردد کا ہو تو تو نذر پوری کرنے کے لیے جاگی خدا بخواتین
 تو کچھ بُری عکاس نہیں جاتی کہ کچھ عادی پیش آئے میں ڈرتی ہوں کہ ایسا ہو تم

میان بی بی مین فساوڑ جاتے اور گھر پر خرابی آئے عورت کا دل کٹنا اور
مکارہ کے کہنے میں لگئی اور رضی ہو گئی جھٹ پانچ پیسے صندوق سے
سے نکال کے حوالے کیے وہ نپاک خوش خوش دوڑ کے طالب کے
پاس آئی اور اوسکو یہ خوشخبری سنائی اور کہا کہ دو تعویذ کچھ نقش کھینچ کر لکھ دے
کہ میں لیجاؤں اور ایک مکان تجویز کر لو اوسکو میں وہاں لاؤں تو دو تین روز
اوسکو رکھ کے اوسکا دل ہاتھ میں لا پھر جہان چاہے وہاں لیجانا جو میرا
کام تھا وہ میں کر چکی آگے تو جہان تیرا کام جانے انقضیٰ دو تعویذ لا کر دیے
اوس نے نیکی بت سے جو جب اوسکی ہدایت کے عمل کیا دوسرے دن وہ
مکارہ وقت آئے عبد الغنی کے آئی اور گھر کے کام کاج کر نہیں مصروف ہوئی
جب عبد الغنی نے درباری کپڑے اتارے تب اوس مکارہ نے یہ بات
بنائی کہ تجھ سنڈیا کوڑی کا ایسا حال ہے کہ بھول کا پتلا بن گئی ہوں تین روز ہوئے
کہ میرے بیٹے نے اپنی جتنی پانی واسے لکوائے کے دی تھی معلوم نہیں
کہ مجھے کہاں کر گئی وہ مجھے سخت آرزو ہے اور تین روز سے تنگے پاؤں تھکا
ہو اور میرے پاس ام نہیں کہ میں اوسکو نیا جوتا پہنا دوں یہ سنتے ہی بی بی نے
کہا کہ ایک جوتا تو پر سون سے میان پڑا ہے دیکھو تو وہی تو نہیں ہے جب وہ جوتا
لاؤ وہ مکارہ بہت خوش ہوئی اور بولی کہ میں تیرے صدمے قربان توں کے تو
میری عزت رکھ لی یہی جوتی ہے جو میں لکوائے کے لیے لائی تھی اور جھٹ
اوسکو لیکر چل دی تب بی بی نے عبد الغنی سے کہا کہ دیکھو میں نہ کہتی تھی کہ
اسکا حال مجھے معلوم نہیں مگر قسمت میں جو بچ لکھا تھا وہ پیش آیا عبد الغنی

نے بہت معذرت کی اور اپنی حرکت سے پشیمان ہو کر منت و سماجت کی اور وہ رنج و کدورت بالکل دفع ہوا جب عبدالغنی موافق معمول کے اپنے گزری گریسا وہ متکارہ آئی اور اوسکو خوش و نرم و بھیکر حال پوچھا اوستے سب قصہ بیان کیا وہ متکارہ سوکے بالوں سے زمین چھاڑ کے پیشانی پر گڑنے لگی اور کہنے لگی کہ امی خداوند و جہان میں تیری رحیمی کے قربان کہ تو نے میری بیٹی کا رنج و دہر کیا مجھ کو اس تشویش سے نہایت بقیاری تھی اور خواب و خور حرام تھا اس تین دن میں کس کم بخت نے ایک دانہ زبان پر رکھا ہو یاں چلو بھرا پانی کی قسم تو نہ کھاؤں گی پھر بولی کہ امی بی بی اب تو قف نہ کرو اور اوس عامل کی خدمت میں حاضر ہو کر نذر پوری کرو اگر اب اس میں دیر کر دو گی تو معلوم نہیں کہ کیا آفت کا سنا ہوگا عورت تو ناقص العقل ہوتی ہی اور سننے جلدی سے اوستھکے صندوچی سے ایک روپے اور چار آنے پیسے واسطے شیرینی کے اور پانچ پیسے گلواریوں کے لیے اور پانچ آنے نذ کے واسطے نکال کے اوس متکارہ کو دیے وہ بہت فوراً ایک ٹوکری میں بٹھائی اور ایک دوٹے میں گلواریاں اور ڈولی بھی ساتھ لائی اور اوسکو سوار کر کے طالب کے پاس پہنچایا اور کہا روکیا نصرت کر دیا اور کہا کہ بی بی تم یہاں ٹھہرو میں عامل صاحب کو لاتا ہوں مکان صاف فرش چاندنی سے درست پلنگ کسا ہوا عطر پان موقع سے دھرا ہوا سب سامان امیرانہ موجود تھا وہ بیکخت ایک گھنٹے میں اوسے منتظر بیٹھی مگر دل میں دھڑکا تھا کہ دیر ہوتی ہی اس تشویش سے جان سوکھی جاتی تھی بعد ایک ساعت کے وہ متکارہ عمدہ لباس جوا نعم میں لایا تھا پسکر اور ایک پیالہ شربت کا کہ اوس میں شراب ملی ہوئی تھی لائی اور پہلے عادی پکرا

کہ نامان صاحب سے پیش بہت بچا ہوا اسکو پورا اور وہ خود بھی
تشریف لائے ہیں جب وہ شربت پنی چکی تو اسکو سپوشی کی
دوسو گنگا کر تہ خود کر دیا جب رات زیادہ گزری تب ایک وہ اسونگھانی
کہ وہ ہوش میں آگئی تب ایس سے بولی کہ امی بی بی یہ گھر تلو بہارک ہو
سے پتنگہ بڑے زور سے گھر سے نکال کر ایسے مکان نفیس میں لاجھا یا اب
کہ یہی طرح کا تم دیکھ کر وہاں تمھارے واسے سب سامان عیش کا ماما
ہاں میں موجود ہے اور یہ عاشق تمھارا تھا۔ یہ شوہر ہے۔ یادہ تر تمھاری لخت
کمر سے لگا رہا ہے۔ یہ رخصت اور نہ ہو۔ اسکو کچھ کاٹ کر چھڑک کر رکھو۔
سے نہ بڑا نہ تھوڑا تھا اور تمھارے ہفتے کے لیے تو بڑا چیز تیار ہے۔ کچھ نہ اور۔
نصیب یہ خاک جھاتی تب تمھاری ملاقات اسکو نصیب ہوئی وہ شہنشاہ اس
حال کو بشیرہ منت بھیجی تھی۔ آفتن نہ جلسہ مانڈن لتے میں چارہور تین کہ ایک
سے لاکھ تین چکھا و دوسری کے ہاتھ میں گلابیہ تیسری کے سر پر ایک کشتی میں
لباس اور پوشاک اور زیور و وضع اور چوتھی کے سر پر ایک خوان طرح کے
میووں سے بھرا ہوا آنکھ موجود ہوئیں اور اسکو ہاتھ میں لگایا اور بولیں کہ امی
بی بی تم بڑی خوش نصیب ہو کہ یہاں آئیں اب بہت راحت اور آسائش
سے بسر ہوگی۔ اتنے میں طالب بھی بڑے کرو فرسے آنکر موجود ہوا اور
بڑے تپاک سے اپنا اشتیاق ظاہر کیا کہ میں ایک مدت سے تمھارے
عشقی میں سرگردان تھا اور اس جستجو میں جو چوبیس تین بیٹے اور کھانین
اونکو کیا بیان کروں اب تم مجھ کو اپنا تابعدار اور عاشق صادق جانو

اور اپنے شوہر کا خیال دل سے اٹھا دو اور اس بارت کو خوب سمجھو
 کہ اب تمہارا شوہر کے پاس کسی صورت میں نہیں ہوگا ایک چڑنی
 جوتی کے پکٹ سے اوستہ بگیاں ہو کر نکلا اس قدر تنگ کیا تھا اب تہنگو
 ایک دن اور اتنی رات گزر گئی اور اوسکو تمہاری پچھلی کا یقین حاصل ہو گیا
 خدا جلنے سے کس طرح پیش آوے گا بلکہ زندہ پھوٹے گا اور میری تو
 تمہارا جان نثار ہوں اسکو اپنا گھر اور جگہ بند ہے درم سمجھو اور تہنگو
 اور یو ہنسی خوشی سے پتو انحضرت اوس عقیقہ نے اپنے دل میں کیا کیا کہ اب
 اس بلا سے ناگہانی سے بچنا نہایت محال ہے بجز فضل و کرم پروردگار کے کوئی
 صورت نجات کی نظر نہیں آتی پس اپنے سر کو جھکا کر متوجہ الی اللہ ہوئی
 اور اپنے دل میں کہا کہ **مَنْ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ فَقَدْ لَاقٰ بِحَیْثُ یَہْتَم** جیسے کہ لفظ
 عقیدتی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بی بی کو ایک ظالم کے بیٹے سے بچایا ہے
 جیسے بی بی بچائے گا یہ کہ سورہ سعودتین اور آیت الکرسی پڑھنا شروع کی اور
 آیت کہ **یَا لَہُ فَاکْفُرْ فَاکْفُرْ** کہ **لَا اِیْمَانَ لَہُمْ** کہ **وَرِزَّانَ** کیا کیا ایک
 فیضان آتی ہے اوسکو الہام ہوا کہ ہمیں ضرور دو کو پستے سے ہلاک کیا اور شداد
 بہا کو باغ ارجم کی سیر سے محروم رکھا تو بھی ثابت قدم رہا اور غم نکھا اور قدرت
 الہی کا تماشا دیکھ جب اوس بکارت نے اوس عقیقہ کو تہ و ساکت و مضطر پایا تب
 اپنی ساتھ والیوں طرح طرح کی بولیوں بولنے لگی اور کہنے لگی کہ ابھی یہ چھوڑ
 پیہر سے میں تیری پستی دیکھ رہی ہوں چھپانے لگے گی اور جب اپنے طالب صوفی
 اشفاق کو دیکھنے لگی خود خود لبشاش ہو جائیگی اور وہ بھی اسکی بہت دلجوئی کریں گے

یہاں تک کہ وہ بکارت نے اوس عقیقہ کو تہ و ساکت و مضطر پایا تب اپنی ساتھ والیوں طرح طرح کی بولیوں بولنے لگی اور کہنے لگی کہ ابھی یہ چھوڑ پیہر سے میں تیری پستی دیکھ رہی ہوں چھپانے لگے گی اور جب اپنے طالب صوفی اشفاق کو دیکھنے لگی خود خود لبشاش ہو جائیگی اور وہ بھی اسکی بہت دلجوئی کریں گے

کہ اسکی طالب میں مہینوں خاک پہنائی تیر پھر اس عقیقہ سے بولنی کراچی بی
 تہہ مارتن خوش نہیں تھی کہ تھمتے اوس افلاس اور تکلیف سے رہائی پائی اب
 زار گرا بھر عیش و عشرت سے بسر کر دگی دن عید تہا شب بیدار تہا گیتی تہا
 عقیقہ نے دل میں غور کی کہ اب سوا سے کسی جلیہ اور سخن ساز می کے اشن نہ ملیجے
 باقیہ سے خوف ظہر سنا منصور نہیں ہو چکا پہنچل باز سے کیا بچے اور کونان شیر کے
 پیچھے کیونکر چھوٹے کچھ بات بنایا چاہیہ اللہ تائید کر یگا یعنی کسی بہانہ سے
 ان سے علیحدہ ہو کر گنوں میں ڈوب مروں یا کوٹھے سے اپنے تئیں بچے
 گراوون کہ ایسی بے آبروئی سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہو کر مشکل یہ ہو کہ قہر
 اپنے کو ہلاک کرنا منع اور حرام موت ہر غرض کہ اسی فکر میں طرح طرح کے خیال
 دل میں لاتی پر کوئی صورت بن نہ آتی آخر بمضمون **وَدَعْنِ یُؤْکَلْ عَلَی اللّٰہِ**
فَہُوَ حَسْبُکَ اوسکے دل نے یہ سہنہ دہی کی یعنی اوس سگڑہ سے مخاطب ہو کر
 کہا کہ اے یاد رہبان میں تیری بندہ احسان ہوں کہ تیر ہی عنایت سے جیونے
 اوس قید خانہ تکلیف و رنج سے نجات پائی اور ایسے گلستان بنخیزان میں
 تیری کوشش سے آئی اسکا شکر میں کس زبان سے ادا کروں اب ایک ہاتھ
 میری سنیو وہ یہ ہو کہ تیری فہمائش سے اگر طالب صادق اتنا اور صبر کرے
 کہ میں خاک آلود و غم فرسودہ مصیبت دیدہ رنج و محن کشیدہ کہ سبب
 کپڑے میرے میلے پھیلے بن اور بدن سے ایسی بدبو آتی ہو کہ پاس
 بیٹھنے والے کو نفرت ہو جاوے اگر آجکی شب معذور رکھیں تیری عنایت
 ہو کہ میں غسل کر کے درگاہ اتنی میں شکر اس نعمت عظمیٰ کا ادا کروں پھر

۴
 چوتھی حکایت
 سبب اللہ
 رنج و محن
 غم و غصہ

بہر صورت حاضر ہوں وہ سکارہ اسکے جواب میں بولی کہ اسوی بی تم جانے
 کہ عاشق ولباختہ کو کثرت شوق سے تاب انتظار کی کہان اور اوس شخص کا
 حال تھا سے اشتیاق میں کیا بیان کروں افسوس کہ تم کو اوس پرچہ نہیں تا
 تمہارے بدن کی بدبو اوس کے نزدیک عطر و مشک سے بہتر ہو پو شکا نفسیر
 اور عطریات سب موجود ہیں وہ کون بات ہو کہ خلل انداز ہوا اصلیت ہو
 تم کو قسم ہو کہ اس امر میں نیست و عمل نکرو تہمت یہ مضمون نہیں کیا کہ ع
 آفتماست در تاخیر و طالب رازیان دارو + پھر اوس عقیفہ سے کہا
 کہ خیر مجھے اتنی حمت دو کہ میں وضو کر کے نماز عشا پڑھ لوں در دو کھانہ
 شکرانہ ادا کروں القصہ ہزار اصرار اوس عقیفہ کو حمت ملی تب نہ بخت ایک
 گوشہ مکان میں وضو کر کے دروازہ حجرہ کا بند کر اور اپنے لڑکے شیر خوار کو
 اپنے پاس لٹا کر نماز عشا ادا کر کے پھر دو رکعت نفل پڑھ کر درگاہ خرابین
 ملتی ہوئی کہ یارب العالمین تو نے حضرت سارہ کو پنجہ ظالم سے بچایا اور
 حضرت رابعہ بصری کو شیاطین کے پھندے سے چھڑایا اوس فیض و کرم
 میں بھی اس وقت اسید وار ہوں کبھی سجدے میں جا کر گریہ و زاری کرتی
 کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتی اور جو ساعت گذرتی اوس کو دم و پسین
 جانتی خدا کی شان دیکھو کہ یہ عقیفہ اس حال میں مشغول تھی اور وہ سکارہ
 ساز و سامان عیش عشرت کے مہیا کرنے میں مصروف تھی کوئی خوشبو
 اور ہار پھول سے لباس کو بساتی اور کوئی شمع اور قندیل اور قیمتی جلاتی
 اللہ نے اوس عقیفہ کے حال پر رحم فرمایا اور اپنی قدرت کا تماشا دکھایا

یعنی ناگوار اسی سامان میں بندش ہو اسے تقدیریت اور سحر کے واسطے میں
 شمع کے شعلے سے آگ لگی اور مانند تصویر آتش بازی کے جلنے لگی اور سکی ہاتھ والیا
 بھی بچھا۔ نہ میں توجہ اور شریک ہدین اور کو بھی اپنے اپنے حصے کے موافق
 شعلے کی لپک پونہچی وہ شعلہ کیا تھا ایک بجلی کی ٹرپ تھی کہ جسکو ذرا چھو گیا
 پوست و استخوان جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور وہ طالب بدست شرب
 پیے ہوئے جو سند عیش منتظر آمد مجبورہ بیٹھا تھا اس حال کو دیکھ کر نشہ
 اور سکاہرن ہو گیا اور چاہا کہ اوس بلائے ناگہانی سے اپنے کو بچائے لیکن
 غضب الہی سے کون بچتا ہے وہ بھی آگ بجھانے میں شریک ہوا اور نیکے پاس نا
 کہ بھٹکس جانا جب وہ سب جل بھٹک کر ٹپنے لگے اوس عقیقہ کو ہلت ملی فوراً اوس
 لباس کو کہ پہنے کے لیے آیا تھا آگ میں جھونک کر اور اپنے لڑکے کو لیکر
 ہماون مکان سے باہر نکلی اب اس اندیشہ میں تھی کہ دیکھئے شوہر میرا مجھ سے
 کیسا پیش آتا ہے اور میری کیا لگت بناتا ہے پس دل کو اس بات سے تسکین دی
 کہ خدا اپنے فضل و کرم سے وہاں بھی میری مدد کرے گا اور اگر میرا شوہر مجھ سے
 بدگمان ہو کر مجھے مار ڈالے گا تو میں شہیدوں میں داخل ہوگی کہ خدا کے نزدیک
 میرا اس حال اس جرم کے لوٹ سے بالکل پاک ہے یہ بات اپنے دل میں ٹھانکر
 آتہ الکرسی پر پھٹی ہوئی اپنے گھر کو پونہچی دروازہ بند پایا ڈیوڑھی کے ایک گوشے میں
 بیٹھ کر اپنے خدا کو یاد کرنے لگی اب اوس کے شوہر کا حال سنئے کہ جب شوہر اوسکا شہنشاہ
 اپنی نوکری سے آیا تو اوسنے دروازے پر قفل لگا ہوا پایا یہ دیکھ کر بہت گھبرا یا
 کہ یہ کیا معاملہ ہے عورت کہتاں لگی اور قفل کیوں لگا ہے ہمایون سے پوچھا

وہ بولے کہ وہی بڑھیا ڈلی پر سوار کر کے کہیں لے گئی ہے مجھ کو استماع اس امر کے
 ہوش پرواز کر گئے اور جان ہوا ہو گئی چارہ بپار اپنے کو سمجھا لیا اور سنے
 قفل کو توڑا دیکھا کہ سب اسباب مجتہد ہو چکے وہی متحیر ہوا کہ یہ کیا بات ہے
 کچھ منتقل کام نہیں کرتی یہ عورت تو ایسی نہ تھی خدا جانے کیا آفت آئی اور کس مین
 گرفتار ہوئی غرض کہ باقی دن اور رات بھر اسی سوچ میں رہا اور درگاہ خدا سے کہیں
 ملا لگتا تھا کہ ایسے درد کار عالم اگر میری بی بی سینہ پر تو اسکو اپنی حفاظت میں رکھ
 اور اگر یہ چلنی اختیاری ہو تو اسکو زمین کا پیوند کرب صبح ہوئی اور دروازہ کھولا
 تو کیا دیکھتا ہے کہ بی بی معطر کے ڈیوڑھی میں بیٹھی ہے اور غصہ نے اونٹن
 دست بستہ عرض کی کہ خدا اول میرا حال سن لو بعد اس کے تمہیں اختیار ہے جو چاہو
 میرے حق میں کرو اگر قابل معاف کرنے کے ہوں تو شکر خدا بجا لا کر اپنی خدمت میں
 بدستور رکھو اور اگر قابل گردن زدنی ہوں تو مینے اپنا خون تمہیں معاف کیا
 کہ تمہارا حق مجھ پر بہت بڑا ہے اور مجھ سے کوئی حق تمہارا ادا نہیں ہو سکا
 یہ بات سنکر اسکا غصہ کچھ کم ہوا اور متوجہ ہو کر بولا کہ اچھا بیان کر
 اوس تکلیف نے اپنی سرگزشت اول سے آخر تک سب مفصل کہہ سنائی
 اور اپنے سخن کی تصدیق کے لیے یہ بات بتائی کہ اردنی محلے میں آج رات کو
 جو آتش زدگی ہوئی ہے اوسمیں پانچ عورتیں اور ایک مرد قدرت خدا سے
 اپنی بدکرداری کی سزا کو پونے پانچ ہزار روپیہ لے کر واپس لوچنا چہ شوہر اسکا اپنی
 قہر مین خاطر کے واسطے محلہ مذکور میں گیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شور و غل
 مچ رہا ہے اور سب آدمی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ کل تو اپنے سامان عیش میں

مصرف تھے معلوم نہیں کہ رات کو کیسی بجلی گری کہ سب سامان پیش بدل
 بغم و رنج ہو گیا اور ایک جماعت کثیر وہاں جمع پائی یہ بھی آگے بڑھا کیا دیکھتا ہی
 کہ کسی کا آدھا دھڑ جل گیا ہر کسی کا سونہ کالا ہو گیا ہر کسی کا ہاتھ کسی کی ٹانگ
 بٹھلس گئی ہو اور اوس بنگارہ کا سونہ آگ کی جھڑپ سے ایسا جلا ہوا کہ بالکل پہچانا
 نہیں جاتا اور مرد طالب کے تمام بدن میں آبلے مانند خوشہ انگور کے
 پھل گئے تھے الغرض وہ سب مرغ بسمل کی طرح تر پڑے تھے آخر کو
 ایک ہفتے میں پانچوں آدمی ایک کے بعد ایک عذاب شدید اٹھا کر
 راہی ملک عدم ہوئے عبد الغنی یہ حال دیکھ کر شکر خدا بجالایا اور اپنی بی بی
 کے عقیقہ ہونے پر یقین کامل کیا اور اپنے گھر پھرا کر اپنی بی بی کو صد آفرین
 کہی اور اوس شہر فتنہ انگیز کو چھوڑ کر مع اپنی بی بی اور لڑکے کے وطن ٹون

کو روانہ ہوا *

نتیجہ اس حکایت کا یہ ہے

کہ آدمی کو چاہیے کہ کسی اجنبی عورت کو اگر چہ ظاہر میں بہت ٹیک اور مسکین
 معلوم ہوئی ہو جب تک اوسکی حقیقت واقعی سے آگاہ نہ ہو اپنے گھر میں
 نہ آنے دے کہ اکثر عورتیں بنگارہ کشیان بن کر اپنے شوہر میں جالیم مشہور کرتی ہیں
 اور پھر اونکی ذات سے ایک فتنہ و فساد عظیم برپا ہوتا ہے اور یہ بات خصوصاً ایسے
 شخص کو کہ جسکے گھر میں سوا سے اوسکی بی بی کے اور عورتیں ہوں لازم ہے
 اور عالم مسافرت میں ان امور کا لحاظ اور ایسی باتوں کی احتیاط ضرور کرے

اور وہ دیکھتی تھی کہ یہ بچہ کچھ بگڑا ہوا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں
اور وہ اس وقت کہ وہ اس کے پاس سے گزرتی تھی اس وقت کہ وہ اس کے پاس سے
تو بناب کبریا اور سکو بیشک اور یہاں ہے کہ اس کے پاس سے گزرتی تھی
وہاں پر یہ دیکھتا تھا کہ یہ بچہ حال اس میں کچھ بدلتا ہے اور وہ اس کے پاس سے گزرتی تھی

حکایت چہارم

یہ حکایت یوں منقول ہو نہایت معقول تو کہ ایک امیر کا صاحب مال و مال
ہر طرح سے فارغ البال مروت و قنوت میں یکساں شہرہ آفاق کی سخاوت کا بجا
تھی اور یہ وہ نہایت نیک نہاد کوئی سالہ لڑکے کے پاس سے محروم نہ تھا جو شخص
یس چیز کا سوال کرتا وہی پاتا خوش خوش اپنے گھر جاتا اس جو غم و غم کے
دو لڑکیاں تھیں ایک کا نام ہرمان آرا و سرور کا نام ہرمان آرا و سرور
نوش و صیرت حسین نازک طبع نازنین اس بزرگ نے دونوں کو پیش کرنے کو
بٹھایا ایک عورت صاحبہ کو واسطے تعلیم کے مقرر فرمایا جہاں آرا پرست
لکھنے سے جی چراتی اور حسن پیرا محنت کرتی اور دل لگاتی اوستانی ٹبری کی
بیہودگی اور کھیل کود سے بہت ناراض رہتی چھوٹی سے خوش ہو کر شیش
کرتی آخر کو جہاں آرا ہزار تاکید کچھ حروف شناس ہوئی مگر حسن پیرا لکھنے پر کمر
روشن قیاس ہوئی چھوٹی نے اپنے شوخی سے سینا پر یہ ناگوار کاری کاڑھنا
سیا جہاں روز میں ان سب باتوں میں طلاق ہو گئے صاحب سابقہ
اور انجام امور خانہ داری میں شہرہ آفاق ہوئی جب یہ دونوں حد بلوغ کو

پونچین تب اوس امیر کو فکر ہوئی کہ انکا کسی شریف دولت مند سے نکاح کر دیا چاہیے اوس نواح میں ایک تاجر تھا بہت مالدار تجربہ کار صاحبِ جاہ اور باعزت و توقیر ہر شخص کے ساتھ مروت و اخلاص سے پیش آتا تھے جو کوئی کھلاتا پہناتا ہر طرح کی خیرات جاری تھی مزاج میں کمال دینداری تھی دو فرزند تھے ایک کا نام منصور دوسرے کا نام مسرور یہ دونوں حسن و جمال ریاضِ حشمت کے تازہ نہال خدا کی قدرت ان دونوں کی طبیعت بھی حسب اتفاق مثل اونچین دونوں لڑکیوں کے واقع ہوئی منصور نہایت بدشوق ہرگز تحصیلِ علم پر التفات نہ کرتا اور مسرور لکھنے پڑھنے میں ایسا مصروف کہ کسی سے بات نہ کرتا غرض کہ منصور فضل و ہنر سے عاری رہا کچھ لیاقت حاصل نہ ہوئی اور مسرور علم و ادب سے بہرہ یاب ہوا اگر کسی طبیعت کھیل کو دیر مائل نہ ہوئی القصہ بعد تحقیق کے نکاح ان دونوں ہونے لگا ان دونوں بھائیوں کے ساتھ قرار پایا اور یہ معاملہ طرفین کو پسند آیا پھر ایک ساعت سعید تجویز کر کے دونوں کا عقد کر دیا لڑکیوں کے والد نے بہت کچھ جہیز میں عنایت کیا بعد چند سال کے اوس تاجر نے جہان فانی کو چھوڑ کر راہِ عالم باقی کی لی اور حکمِ قضا و قدر سے سب اپنی دولت اپنے بیٹوں کو دی چونکہ ان دونوں کا مزاج باہم مختلف تھا آپس میں موافقت نہ آئی دونوں کو مفارقت بھائی سب مال و اسباب باپ کا نصف انصاف تقسیم کر لیا کسی طرح کا جمع کرنا کبھی نہ کیا کسی مستحق کو ایک پیسہ نہ دیا منصور کے مزاج میں لہو و لعب فضول خرچی میں ملتی تھی

جب یہ دولت کثیر ہاتھ آئی اور بے دست رنج پانی سامان عیش و عشرت کا
 مہیا کیا ایک مکان عالیشان نیا بنوایا حد سے زیادہ شیشہ آلات اوس میں
 لگایا فرش پر تکلف بچھوایا ناچنے گانے والوں کو بلا یا مفت خور سے آکر
 جمع ہوئے رات بھر صحبت ناچ رنگ شراب کباب کی رہنے لگی روپیہ
 مصارف بہودہ اور فضول میں لگانا شروع کیا حرام خورون کو کھلانا پلانا
 شروع کیا اگر کوئی دوست اسکے باپ کا اسکو سمجھاتا یہ ہرگز اوسکے کہنے کو
 خیال میں نہ لاتا اور دھڑل سکی بی بی جہان آرا کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ آٹھ پہر
 بدچلن عورتیں جمع ہین ڈھولک بجا کرتی خور و نوش کی صحبت رہا کرتی
 چند روز میں وہ دوست ہوا ہو گئے نہ مال نہ اسباب سب کا خانہ
 خراب ہو گیا کھانے والے رفوچگر ہو گئے میان بی بی اس حال کو
 دیکھ کر ششدر ہوئے نہ میان کو کچھ ہنر یاد تھا کہ جسکے وسیلے
 سے اوقات بسر کرتے نہ بی بی کو کچھ سلیقہ تھا کہ ایام راحت
 سے گزرتے جس زمانے میں کہ حسن پیرا سینے پر دینے میں محنت کرتی
 تو جہان آرا کہتی کہ امی بہن تم ان کاموں کے سیکھنے میں کیوں اپنی جان
 کھپاتی ہو اور اسقدر رنج و مصیبت اٹھاتی ہو اشد نے سب کچھ دیا ہی
 ہر طرح سے مرقہ الحال کیا ہی ہکو تمکو کسی کام کے سیکھنے کی کیا حاجت ہی
 اللہ کی عنایت سے سب طرح کی راحت موجود ہی تب وہ جواب
 دیتی کہ سنبہن دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں زمانہ ہمیشہ یکساں
 نہیں رہتا آدمی کے ہاتھ میں اگر کچھ ہنر ہوتا ہی تو مصیبت کے وقت میں

کام آتا ہر آب حال مسرور کا سُننے کہ جب اس نے باپ کا مال تقسیم کر کے
 پایا تو اس نے اپنی خوش تدبیری سے کارخانہ تجارت کا پھیلا دیا
 صرف بیجا کو بیجا سمجھا سچ یہ کہ اچھا سمجھا چند روز میں اس کی کارگزاری سے
 تجارت کے کاروبار نے رونق اور ترقی پائی سب طوطے سے
 آواز تحسین و آفرین کی آئی کہاں نیک طینتی سے ارباب استحقاق
 کے حال پر نظر رکھتا محتاجوں غریبوں کی خبر رکھتا جب اس نے
 منصور کا حال ایسا سُننا دیکھا وہ تباہ پایا بہت قضا محبت برداری کے
 اوپر اس کو رحم آیا دونوں میان بی بی کی کفالت ضروریات کی
 اپنے ذمے لی اور نکودہ داری اور شفقت سے تسلی دی کمال عزت
 و توقیر سے اپنے پاس رکھا کبھی نظر حقارت سے نہ دیکھا اس کی دلجوئی
 میں مصروف رہنا بسرو چشم قبول کیا اس کی طرح چھوٹی بہن بھی اپنی بڑی بہن
 خاطر داری میں کسی طرح کا کچھ مضائقہ اور دریغ نہ کرتی ان دونوں کی اوقات
 اور انکی شفقت سے بہت اچھی طرح سے گزرتی منصور کے مزاج میں
 چونکہ از بس غرور و استکبار تھا اس کا شمرہ اس نے یہ پایا اور مسرور
 کی طبیعت میں عجز و انکسار تھا نتیجہ اس نے یہ اٹھایا اور ایک رئیس
 تھے کہ اس کی یہاں زمین داری اور تجارت دونوں کام جاری تھے
 اور بی بی انکی محض خود راے اور عیش و دست تھی روبرو شوہر کے
 کچھ خود راہی اس کی ظاہر نہ تھی اطفال کو باپ نے شغل درس
 و تدبیر میں لگایا ہنوز ہوشیار نہ ہونے پائے تھے کہ والد نے انتقال کیا

بی بی کو بچا سے غم و الم شوہر کے دن عید رات شب برات ہوئی اور
صحبت بر یعنی ڈومنیان بلانا اور نالچ رنگ میں صرف زر کرنا شروع کیا
اور محرم و نامحرم سے کچھ احتیاط نہ رکھی تھوڑے دنوں میں کاروبار تجارت کا
برہم ہو گیا کارندے سب خورد و برد کر گئے مال و اسباب سب صرف ہو گیا
اب زمینداری پر نوبت آئی ایک گائون فروخت کر کے گوڑ یا گوڑے کا کھانچ
بڑی دھوم سے کیا اور لڑکیوں کی شادی کی کچھ خبر نہیں لڑکے تعلیم سے
محروم رہے زردیہ نے بھی کفایت کی قرض بقال وغیرہ او سپر بالا ہواساری
آبر و برد لکٹی پھر نوبت فاقہ کشی کی آئی جو رنقا چکینے کے شریک تھے
سب جدا ہو گئے عزت رخصت ہوئی ذلت کو دام و دیکر خریدیا حال کلام
یہ ہی کہ جب آدمی قاعدہ شریعت سے قدم باہر رکھے گا اوسکا
کمین ٹھکانا نہیں اسپر اتنی بڑی مثال سلطنت لکھنؤ کی شاہد حال
ہی جب قواعد سلطنت جو اکابر دین نے مقرر فرمائے
ہیں نگاہداشت سپاہ عزت اہل قلم صحبت رؤسائے
عالی فہم دن کو رعایا پروری اور سخاوت بر محل شب کو درگاہ خدا
مین التجا اور گریہ و زاری یہ امور باعث بقای سلطنت ہیں
اوسکے مقام پر سپاہ کی تنخواہ کا خیال نہ رہا سپاہ نے
رعیت کو تکلیف دی صحبت اہل علم کی جگہ پر ارباب نشاط
جمع ہوئے سخاوت بجا نہ ہوئی بلکہ اہل ہوا و ہوس کو داد و دہش
کر کے اور ابتری کو قوت دی شب بیداری اور گریہ و زاری

کے مقام پر چنگ و سرود جلسہ درہیں ہونا شروع ہوا آنرا لام
ساری حکومت اور ریاست جاتی رہی امی عزیز جب سلطنتیں
غفلت اور بد انتظامی سے برباد ہو جاتی ہیں بھڑکیاں
غریب و مسکین کا گھر برباد ہوتا کون بڑی بات ہی سب سے
بڑی ابتری صحبت نا اہلان سے آمیزش ہے

حاصل اس حکایت کا یہ ہے

کہ آدمی دولت ظاہری پر بھروسہ نہ کرے اور کچھ ہنر یا تقہ میں لائے
کہ وقت مصیبت کے ذلت نہ اٹھائے اگر منصور کو کچھ ہنر حاصل
ہوتا تو اپنے بھائی کے منت اور احسان کا بار کیوں اٹھاتا
اور اپنے کو اوس کا دست نگر بناتا یہ سب خرابی اوس پر اور اوسکی
بی بی پر بسبب آرام طلبی اور بے لیاقتی کے واقع ہوئی پس جو شخص
کہ محنتی اور بفاکش نہ ہو گا وہ ایسی ہی ذلت اور تکلیف میں مبتلا ہو گا فقط

یہ مضمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت و اہلب العطا یا ولعت جناب خیر البر یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بندہ عاجز محمد عبد الرحمن ابن الحاج محمد روشن خان سبر و خدمت میں رباب و نش
 و نیش کے عرض رسا اور مشرودہ عمدہ مضمون مفید و لچسپ سے سامعہ پیرا
 ہی کہ بافضل الیہ و متعال سرکار و ولتدار بھوپال مجمع اہل فضل و کمال ہی چنانچہ
 ایک نمونہ و مانگی بلاغت و فصاحت کا پرچہ عمدہ الاخبار ہی کہ جسکے مہتمم حکیم
 اصغر حسین صاحب منتظم مدرسہ عالیہ بین تہذیب زبان میں عجیب گفتگو
 کی ہی اور تقریر و لپیڈیر تبدیلیچ قطعات اخبار میں درج فرمائی ہی کہ تعریف و توصیف
 میں اوسکے زبان ناطقہ لال اور ناطقہ زبان بے مجال ہی اور جو سوا و تشکر اوسکا
 پابند عمل ہو تہذیب اخلاق میں کیونکہ اکمل ہو زبان بے زبان یا جائے بلکہ
 زبان فیض ترجمان اوسکے ہاتھ آجائے اور وہ تحریر فصیح و ذخیرہ قطعات
 متفرق میں لکھی گئی بسبب تفرقہ عبارت و ہنر نشین فرا یاد خاطر ناظرین تصور نہوی تھی
 لہذا اسن سچان غفرلہ الرحمن نے اوس سبکو یکجا فرما کر کیا سوثر برحق اثر قبولیت
 بخشے اور مصنف و مؤلف کو اجر جہیل مرحمت فرما د اور لوگوں کو توفیق رفیق و امداد فی التوفیق

بیان تہذیب زبان

اگرچہ ظاہر میں یوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ زبان ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن حقیقت
 جو چیز میں کہ موجودات میں ہیں سب تصرف میں زبان کے ہیں باکبد و مات سے
 زبان بحث و حکایت کرتی ہے زبان گویا عقل کی وزیر اور نائب ہے جو باتیں کہ عقل
 اور وہم و خیال میں ہوتی ہیں سب کو زبان بتاتی ہے کوئی جزو بدن مثل زبان کے
 ہر شے پر محیط نہیں ہے مثلاً آنکھ رنگ روپ ظاہری کو فقط دیکھ سکتی ہے تاک
 صرف ہو باس کو پہچانتی ہے کان صرف آواز کو سن سکتا ہے اس طرح ہر عضو ایک
 گوشہ مملکت وجود کا حاکم ہے اور زبان کی تحت میں تمام ولایت وجود کی ہے سب
 مضامین دل کے بیان کرتی ہے اور جملہ مضامین کو زبان دل میں پہونچاتی ہے زبان ہی
 آدمی کو آبر و بختی ہے زبان ہی بے آبر و کرتی ہے جس شخص کے سامنے زبان سے حال
 اپنا کہو گے وہ تمہارا دستگیر ہو جاوے گا زبان سے جسکی تعریف کرو گے وہ تمہارا
 خیر خواہ اور دوست بن جاوے گا زبان سے جسکو برا کہو گے وہ تمہارا دشمن ہو جاوے گا
 زبان ہر مذہب کی بنیاد اور ترقی ہے اسی واسطے بعضوں نے فقط اقر زبان کو ایمان
 قرار دیا ہے زبان سے کسی مصیبت کو بیان کر دو سر و سر و کھاد دل بھر آئیگا زبان سے قصہ
 جانمردی کا سناؤ نامرد ہو جائیگا اسی واسطے لڑائیوں میں کڑکے اور رجز کا دستور
 کلمات طرب سے دل کو خوشی اور کلمات رنج سے دل کو رنج پیدا ہوتا ہے پس صفائی
 اور تیرگی دل کی بھی زبان سے متعلق ہے جو شخص ہمیشہ راست گوئی کی عادت کرے گا
 اوسکا دل روشن اور پاک رہے گا اور جو جھوٹ کی عادت کرے گا اوسکا دل سیاہ و تاریک
 ہو جاوے گا اسی سبب جھوٹ بولنے والوں کا خواب اکثر جھوٹا ہوتا ہے الغرض اہل علم و ادب

ناراستی زبان سے ہو اور بصیرت دل کی راستی زبان سے ہو پس ضرور چاہیے کہ آدمی قریب کرے کہ زبان کی آفتیں اور بیماریاں کتنی ہیں اور اسے پہنچے کہ تنزیہ زبان کہتے ہیں پس آفات اور امراض زبانی سے ایک غیبت ہو اور غیبت اس کے کہتے ہیں پڑیچہ پیچھے کسی سکا پس بات کہنا کہ آیا اسکے مواجہ میں کہیں تو وہ ناراض ہو جاوے یا اسے برا معلوم ہو کہ وہ بات سنی کہوں نہ کہ اسے ملے کہ اگر جموٹ بات ایسی کسی نسبت کی جاوے تو وہ ہمتان کہلاتا ہے خواہ اس میں بیان اس کے زیور یا بیات یا نسب یا کپڑے یا جانور یا گھریا کسی شے کا ہو مثلاً تحقیق کی راہ سے یہ بات کہنا کہ فلاں بدخلق ہے یا النفاق ہے یا گنجہ ہے یا جولا ہے یا بھڑوا ہے یا بے نماز ہے یا ناپاک ہمارے یا حرام خوار ہے یا بسیار خوار ہے یا اور کوئی عیب کی بات اس کی ظاہر کرنا عقل کے نزدیک اور ہر مذہب میں نہایت برا ہے بلکہ مسلمانوں کے مذہب میں تو لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ پیغمبر علیہ السلام کی بی بی نے ایک عورت کی نسبت حقارت کا کھتا تھا کہ پسے ہوئی پیچھے نہ فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی البتہ جو شخص ناحذب ہو اور اپنے مذہب موافق نہ چلتا ہو اور معصیت کرتا ہو اس کی معصیت کا سہر کرنا اس نظر سے کہ وہ عبرت کھا کر باز آوے مضائقہ نہیں ہے مگر یہ بات بھی خوش تقریری اور اس خوبی سے کہنا چاہیے کہ اس کو ناگوار نہ ہو اور اگر سمجھیں کہ اس کو اس بلاست کچھ عبرت نہوگی تو یہ بھی نہ کہنا چاہیے اسید واسطے حق تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ غیبت کرنا بلا اپنے مے بھائی کا گوشت کھانا ہے اور پیغمبر نے فرمایا ہے کہ غیبت زہر ہے یعنی حرام کاری سے بدتر ہے سلمان بن حارث نے پیغمبر سے کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو اپنے فرمایا کہ کار خیر کو کم نہ جانو اگر چہ ایک چلو پانی اپنے ڈول سے کسی کے گوزہ میں ڈال داور اپنے بھائیوں سے

ترش و غریب مت کر و حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ غیبت کرنا اور دوزخ میں
 جانا ایک چیز ہے۔ یہ رہا شود کسی کہ سخن میں دوزخ میں رہ جائے خاصہ لیسیت بانش نسبت
 حضرت عیسیٰ ایک روز اپنے حواریوں کے ساتھ جاتے تھے راہ میں ایک کتیا ملا۔
 حواریوں نے کہا کہ یہ گندہ ہی آپ نے فرمایا کہ اس کے سپرد انت اچھے ہیں اور کہا جیو
 اوسکی غریبی کا اظہار کر دیدی گو مت کہو ایک دن ایک سوار آپ کے سامنے سے بھاگا آپ نے فرمایا
 کہ بسلامت چلا جا حواریوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ غوک کو ایسا فرماتے ہیں
 جواہر یا کہ میں اپنی زبان کو بیسی آلودہ نہیں کرتا ہوں یہ اسی در طلب کہاں گرہم و
 در صورت کس میں معنی دریاب اور اگر عقل کی نظر سے دیکھیں تو بھی غیبت بخرم
 کی بات ہی ہر فرد بشر میں کسی نہ کسی طرح کا عیب یا نقص ہو تاہی اگر آپ نے کسی غیبت
 کی تو ضرور ہے کہ وہ بھی آپ کی غیبت کر گیا اور بیفائدہ رنج ہو گا۔ نکال خذ جانے
 کہاں تک پہنچے یا آنکہ آپ کی غیبت کی اور اوس شخص نے اوسکو ستا تو بھی رنج
 پیدا ہو گا اور وہ دشمنی بکا ہو جائیگا دوست بنانا مشکل ہو دشمن کر لینا نہایت سہل ہے
 اسی شخص کے دشمنی یاد ہو گئے اوسکا سب عیش اور لطف زندگی تو بھروسہ دوستی یا تاوان
 مایہ روشن دلست و موم چون بار شتہ ساز و شمع محفل مشیوہ اور سامع کو چاہیے
 غیبت کرنا والے کو مفسد جانے اور حتی الوسع اس گنا سے بچے اور اوسکو سچا و
 اور آئندہ کے واسطے اوسکی یہ عادت چھوڑ دے اور اسکا بھی خیال رکھے ہر
 عیبت گران پیش تو اور دشمنی بیگمان عیبت پیش گران خواہ بڑے ہر انسان کو فرض ہے
 کہ غیبت سے اپنی زبان کو پاک کرے کہ یہ ناپاکی دل تک ملرتی ہے۔
 یہ کہ یہاری زبان کی جھوٹ بولنا ہے۔ ہر جس سے بڑھ جھوٹی قسم کھانا یہ دونوں باطل ہیں۔

فرمایا ہے کہ جھوٹ بولنے والے ایمان نہیں رکھتے ہیں اور خدا نے دوزخ کو بت پرستی
 و شرک کے برابر کیا ہے چنانچہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا ثَوَلَ الزُّهْرِ
 حُفَاً ۚ وَلِلَّهِ غُلُومٌ مِّمَّنْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَیْسَ بِہُمْ جَوْدٌ ۚ اِسْوَا سَلَطَ جَعُولِ بات میں ایمان نہ رکھ
 اتر نہیں کرتی ہے جھوٹ بولنے سے انسان اپنے سبب جسکو نظر میں ضعیف ہلکا ہو جاتا ہے کسی
 کہ گرد زبان دوزخ و چراغ و لٹل رہا شد دوزخ + البتہ اگر کوئی ضرر عظیم راستی سے اجتناب
 تو مصلحتاً اندک جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں ہے جیسے جان رکھنے کے واسطے لازم
 کھا لینا بھی مجبوری میں درست ہے لیکن وہ دوزخ ایسی تقریر میں ہو کہ راستی بھی اوس
 نکل سکے تو بہتر ہے ورنہ اگر دوزخ ضرر نہوتا ہو بلکہ کسی طرح کا فائدہ ہوتا ہو تو بھی جھوٹ
 بولنا نہ چاہیے مثلاً ایک بادشاہ ظالم کسی شخص کے خون کا پیاسا ہے اور وہ شخص کمین
 چھپ رہا ہے جس کا پتہ ہم جانتے ہیں اور ہم سے اوس بادشاہ نے پوچھا اور ہم نے جھوٹ
 کہہ دیا کہ ہم نہیں جانتے ہیں تو کچھ قباحت نہیں ہے ہر حال ہر امکانہ! کہ جھوٹ سے
 بہت بچنا چاہیے تیسری بیماری زبان کی یہ ہے کہ فحش بات سُننے سے نہ نکالے حدیث
 میں آیا ہے کہ فحش کہنا حرام ہے دوزخ میں فحش گو یونکی زبان ایسی نجاست شعلہ کی کہ تمام
 دوزخی اوسکی بوی سے فریاد کرینگے کسی کو برا کہنا گالی دینا بنیاد فساد کی ہے
 دہن خویش بدشام میاں اصایب + کمین زہر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد + بلکہ کوئی بُری یا
 یا فحش کلام زبان سے نہ نکالیں یہاں تک کہ اگر کوئی بیماری اس قسم کی ہو مثلاً
 بواسیر وغیرہ تو اوسکو بھی علم اخلاق میں لکھا ہے کہ اشارہ و کنایہ بیان کرین
 چہ جائیکہ دوسرے کو فحش کہنا غیبت یا حضور میں چنانچہ اکثر آدمیوں کی عادت ہوتی ہے
 کہ لوگوں کو غیبت بے ایمان کہتے ہیں حالانکہ یہ بات بہت بُری ہے چنی و پڑی انسان کو

برکے اور تنی دیر بہتر ہو کہ کسی دوسری کی تعریف کرے تاکہ داخل شوں بہ ہو اور
 سنتے والا اسکا سنت پذیر ہو جائے جس شخص کو بدیہ یا دکیا بکاش وہ اوصفت کے ساتھ
 متصف نہ ہو تو کہنے والے کو ضرر عظیم پہونچے گا اور ان سب باتوں سے بہتر لغت اور
 چنانچہ اکثر اشخاص کی عادت ہوتی ہے کہ لوگوں کا انت کرتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے
 اگر وہ شخص جس پر لعنت کی لٹی مستحق لعنت نہیں ہے تو وہ لعنت لعنت کرنا اسکا بہ
 عود کرتی ہے حضرت ابو بکرؓ نے ایک مرتبہ کسی پر لعنت کی تھی بغیر بہت ناراض ہوئے تب
 انھوں نے تو یہ کہی اور ایک غلام کو لے کر دکیا الغرض کسی کو برا کہنا اچھا نہیں ہے جو ایک بہت
 سو فساد کے کچھ حاصل نہیں ہوتا جس شخص کو برا کہو گے وہ ضرور تمھارا دشمن
 ہو جائیگا چونکہ بیماری زبان کی ہنسی ٹھٹھا ہی مثل مشہور ہے کہ روگ کا گھر کھانسی و
 کا گھر کھانسی جب کسی سے ہنسی ٹھٹھا کر دے ممکن نہیں کہ اس کے دل میں تمھاری
 طرف سے کینہ نہ پیدا ہو جائے البتہ مزاج جس سے سرور خاطر ہو اور باتیں لطیف
 پیدا ہو اور نچریدل شکنی نہ ہو مضائقہ نہیں کہتا ہی اور جھوٹا وعدہ کرنا اور جھوٹا
 دعویٰ پیش کرنا اور جھوٹی قسم کھانا یہ سب باتیں داخل جھوٹ کے ہیں ان باتوں سے
 بچنا اور احتیاط کرنا بہتر ہے چنانچہ بیماری زبان کی یہ ہے کہ فضول گوئی اور سبالغہ
 کرے یا ہر شخص کی بات کو کالے اس سے بھی بیٹے بڑے فساد پہونچتے ہیں اب
 ہم علاج ان بیماریوں کا لکھتے ہیں جانتا چاہیے کہ انسان جو کسی کی غیبت کرتا ہے یا اسکو
 برا کہتا ہے تو اس کے چند سبب ہوتے ہیں ایک سبب یہ ہے کہ اس شخص سے ناراض
 ہوتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی بھوکرتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ اپنے دل میں غور کرے
 کہ یہ سبب بری باتیں ہر مذہب و ملت میں گناہ ہیں ضرور اسکا مواخذہ درگاہ خدایہ ہوگا

ہیں ہم اپنی نارضا مندی یا غصہ کے عوض میں اپنے تئیں سواخذہ خالق میں پھنسا دیتے ہیں۔
 اس چیز اپنے نزر کے اور کیا حاصل ہو بلکہ غصہ کہ جب بنا راضی ہو اپنی طبیعت سے
 نکالنا چاہیے کیونکہ غصہ جبری چیز ہے اور عقل و ادراک کرنا ہی پس حماقت کی بات پر
 سواخذہ خالق کا وبال اپنے واسطے خرید کرنا اور اپنے تئیں ہلاکی عقبی بنانا اپنی
 جان کے ساتھ دشمنی کرنا ہی اور اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ سبب اصلی اس بیماری
 غصہ ہی اور غصہ کا یہ حال ہے کہ دل میں ایک ایک پیدا ہوتی ہے اور تین تین دنوں
 جوش کرنا ہی اور اس جوش کے بخارات و مانع اور شرابی میں بھر جاتا ہے۔ یہ
 اور بخاریہ و تار ہوتے ہیں پس عقل محبوب ہو جاتی ہے یعنی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے مگر
 اسکے بھی مراتب ہیں کسی کو یہ کیفیت کم ہوتی ہے کسی کو زیادہ جیسی گندک ہو کہ بخاریہ
 حرارت سے بھل جاتی ہے زیادہ حرارت سے مشتعل ہو جاتی ہے یا بارو کہ جسکی ترکیب
 ہندوستان میں ہوتی ہے وہ خفیف ہوتی ہے اور ولایت کی بارو کوئی بہت تیز ہوتی ہے
 اور خود ہندوستان میں بارو دو کو تفاوت ہوتا ہے اور ایسے ہی ولایت کی بارو دو تین
 تفاوت ہوتا ہے لیکن بارہ اصلی سبک ایک ہی اسطرح غصہ کا مادہ ایک ہی ترکیب
 و اسباب سے ضعف و قوت ہوتی ہے اور اصلی سبب غصے کے کوئی ہیں ایک عجیب و گہرا
 یعنی آدمی اپنے ذہن میں اپنے تئیں عالی مرتبہ سمجھتا ہے اور دوسرے کو اپنے نزدیک
 ذلیل جانتا ہے تو واسطے اظہار اور ثبوت اس امر کے کہ ہم بزرگ اور عالی مرتبہ ہیں
 دوسرے کی توہین کی باتیں کہتا ہے اسکا نام مذہب ہی اسکا معالجہ یہ ہے کہ اس بات کو خوب
 سوچے کہ میں جو اپنے دل میں اپنے تئیں عالی مرتبہ و بزرگ نش جانتا ہوں لیکن
 گمان کا وہ ہی مجھ ایسے بہت سے آدمی دنیا میں موجود ہیں پھر کس بات کا غور کرنا

دوسرے سبب غصہ کا اختیار ہی جب انسان دیکھتا ہو کہ میرے پاس ہاتھی گھوڑے
 حشم خدم ہیں اور مرجعیت خلافت کی رکھتا ہوں یا نسب میں اور دن سے افضل
 ہوں تو بہ باعث اس نخوت کے دوسروں کی توہین کرتا ہو کہ وہ میری شمت نہیں کھتا
 یا میری ہی حکومت نہیں رکھتا یا میرا نسب نہیں کھتا طالع اسکا یہی کہ خوب
 اپنے دل میں سوچے کہ ان سب چیزوں پر جو شمت اور شائی شوکت پیدا کرتے ہیں
 صدر منہ زوال کا طاری ہو اور اسکے بقا پر ہرگز اعتماد نہیں ہو کیونکہ اگر مال کا فخر ہو تو صدقہ
 وزدی اور نسیب اور غارت گجائے تباہی اور اگر حکومت کا فخر ہو تو معزول ہو جانے سے
 فنا ہو جاتا ہے دیکھو شاہ فرانس اور شاہ اودھ کو اور خیال کر و زمانہ غدر کے
 انقلابات کو علاوہ برین اسی بھو پال میں کیسے کیسے تنکیر باؤتہ اور منہ نہایت قلیل
 میں فیصل و خوار ہو گئے کہ ان لالہ پونم چند ہیں جو شرفا کی سوچ میں اکھیرتے تھے کہ ان
 عبدالعالی خان ہیں جنگ و جھوم مجرا میوں کا پریشان کرتا تھا علاوہ برین ہر فرد بد ریاخت
 انقلاب روزگار کا ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر ایسی بے ثبات بات پر کیا غور کیا جاوے
 اور جب غرور جاتا رہا تو دوسرے کی توہین کی کیا ضرورت رہی ۵ جہان شتم
 و آفاق ہر سو دیدیم نہ مردم اگر از مردمی اثر دیدیم + برین داق ز بر جد بنجا جوڑ
 نکاشته سخن خوش یاب زرد دیدیم + کہ ای بد دولت دہ روز گشتہ مغرور + مباحث غرہ
 کہ از تو بزرگ تر دیدیم + شہی کہ تاج مرصع صبح بر سر دشت + ناز شام ز شستہ بر سر دشت
 ایضا گل پائون ایک کاسہ سر چو گیا + یکسہ استخوان شکستہ سے چور تھا +
 کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر + میں بھی کہی کیسا سر پر غرور تھا +
 بانگہ غرور نسب پر ہوتا ہے یہ بھی بجا ہے اگر باپ دادا بڑی شان و شوکت کے

اور سب بدتر سعایت وہ ہے کہ سلاطین کے سامنے کیجا و کیونکہ سعایت سے
 بیگنا ہونکو سزا ہو جاتی ہے و انشمنہ و نکی عقل کھو جاتی ہے والداریون کا مال
 چھین جاتا ہے عزت والوں کی عزت پر حروف آتا ہے رتبہ والوں کا رتبہ گھٹتا ہے
 رشتہ الفت کا کٹتا ہے شرف کو رذالت کا دھبہ لگتا ہے مسلمان پر فسق کا پتہ آتا
 ہے قریو نہیں وری ہو جاتی ہے دوستوں میں دشمنی نظر آتی ہے میان بی بی میں جدائی
 و فساد ارون پر ہمت بیوفائی لگتی ہے الغرض سعایت سے بڑے بڑے فساد و ملکی
 و مذہبی ہون میں غیب میں مثل مشہور ہے کہ **الْمُهْمِلَةُ تَنْجَحُ وَلَوْ كَانَتْ صَحِيحَةً**
حکایت ایک شخص نے ایک امیر کے سامنے ایک بزرگ کی سعایت کی حیثیت
 وہ بزرگ امیر کے پاس گئے امیر نے حکایت شکایت اوسکی پیش کی بزرگ نے اوسے
 انکار کیا امیر نے کہا کہ یہ بات غلط نہیں ہو سکتی فلان ثقہ نے ہمسے
 روایت کی ہے اون بزرگ نے فرمایا کہ ثقہ کیسی سعایت نہیں کرتا ہے
 امیر آہنی گفتگو پر سخت نادم ہوا سعایت کا تسلیم کرنا اور بدون تحقیق اوسکو
 سچ جاننا سعایت کرنے سے بدتر ہے جو کلام چھوٹ سے آلودہ نہیں بڑے دل میں
 بٹوٹر ہوتا ہے جو تعریف مدح کی لیاقت سے زیادہ ہے وہ مدح کی اصل لیاقت
 کو کھوتی ہے اور قائل اپنی غلط بیانی کا اقرار کرتا ہے راستی کلام لیاقت اور زار
 کلام سے نالیاقتی قائل کی ظاہر ہوتی ہے **خاتمہ** **سبحہ و تعالیٰ**
 کتاب مرآت النساء تمام ہوئی اور خوش خبری و نیک طینتی عمدہ انات جمیل الشیم
 بی بی فاطمہ زہرا علیہا السلام کے شائے عام ہوئی درحقیقت آئینہ نسائی
 اور اسمہ پاشی ہی محسنات عاقلہ اور مخدرات بالغہ اسکو ملاحظہ فرمائیگی اور

اپنی نباتات کو چھانینگی تو اسکے فیضان مطالعہ سے غالباً ان کو انوکھ
 پر لگانینگی اس کتاب میں ابتدا سے انتہا تک تعلیم کا دستور مشہور ہے اور طریق
 صلاحیت اور عفت اور عصمت اور پاکدہ اندیشی کا رنج ہی چھوٹی لڑکیوں پر چھائی
 جائیگی تو تعلیم سکری زمانہ خرد سالی سے ایام پیرانہ سالی تک کے دستورات اور روش
 سکھانینگی اور ظاہر ہر سر کے اطفال خرد سال کو چوتھام سے مناسبت ہو کر تعلیم
 گرمی دکھانے سے نرم ہو جاتی ہے اور جب چوب خشک ہو جاتی ہے تو بہت گرمی
 دکھانے سے بھی نرمی پھینکتی ہے بلکہ اکثر سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے
 اسی واسطے خطب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وصیت
 پکڑو عورتوں کے مرتدے میں کہ تحقیق عورت کی پیدائش پسلی سے ہے اور
 پسلی میں برسہا برسہا کچی ہڈیاں ہوتی ہیں اور نرمی و گرمی سے اوسکے ساتھ بسر
 پس میانہ روی کی چال چلنا چاہیے اور نرمی و گرمی سے اوسکے ساتھ بسر
 کرنا چاہیے اس صورت میں اولیٰ ہی کہ لڑکیوں کی تعلیم خرد سالی سے
 کی جاوے تو غالب ہر کہ جب تک انھو الدین کے گھر میں رہیں گی وہ بھی راضی رہیں
 اور بیاہی جائینگی تو سسرال کے لوگ بھی ہر حیا اور فروین کہیں گے اور والدین
 طمع و شہو اور لعن و نفرین سے بچیں گے اور طریق تعلیم نرم و بھیاں و حکایات
 اس کتاب ہر آت النساء میں بخوبی لکھا ہے فی الواقع یہ کتاب آئینہ جمال
 ہے اور چونکہ بعض حکایات عبرت انگیز سنائیں یہ بھی سیدیں شامل کی گئیں اور
 رسالہ تہذیب زبان جو جناب حکیمہ اصفہین صاحبہ افسر الاملا بر ریاست
 بمبھوپال کا جو عمدہ والا اخبار ہیں تھوڑا تھوڑا تحریر کیا اوسکو کیجا ہے افادہ جمیع کے قابل

کرد یا الله تعالی اسکے دیکھنے والیکو تو فقیع عمل عنایت فرماوے آمین بالکلمین

چند قطعہ تاریخ طبع سابق اس کتاب کے ذیل میں لکھ جائیں

و قطعہ تاریخ یکی ساؤدہ عربی و دیگری فارسی از اوستاد
جناب منشی احمد علی صاحب دایم فضالہم

در حقیقت نور را نیویع شد
نیک مرآة النساء مطبوع شد

ام کرید این کتاب آئینہ سان
پای سہو این را نباشد و میان

ایضا عربی

بے تا مل گفت تاریخش رسا
اسنہ قد صار مرآت النساء

عکس این آئینہ چون مطبوع گشت
از سر دانست در تازی زبان

قطعہ تاریخ از جناب مشفق حافظ محمد عبدالغفار صاحب سلسلہ مدعا

ہست آئینہ ریاضت خلق
گفت گنجیہ نہایت خلق

گشت مطبوع نسخہ نادر
بر سالش چون شد حافظ

قطعہ تاریخ از عاجز محمد عبدالرحمن شاکر عفی عنہ

چاپ تاریخ بھی ہو گا کتاب
کیا چھپی طرفہ ہدایت کی کتاب

ختم جہد ہونی مرآت النساء
از سر علم یہ شاکر نے کہا

ایضا

در حال زلال استانت
الفاظ نفیس در خوش عبارت

این نو کہ بہت قابل دید
مضمون لطیف و قصہ ہار

از شرح و بیان حسن بہت

تقبول طابع جہان بہت

ایضا عربی
ایضا فارسی
ایضا ترکی
ایضا ہندی
ایضا سنسکرت
ایضا پرتگالی
ایضا ہسپانوی
ایضا اٹلی
ایضا فرانسیسی
ایضا جرمن
ایضا روسی
ایضا یونانی
ایضا عربی
ایضا فارسی
ایضا ترکی
ایضا ہندی
ایضا سنسکرت
ایضا پرتگالی
ایضا ہسپانوی
ایضا اٹلی
ایضا فرانسیسی
ایضا جرمن
ایضا روسی
ایضا یونانی

اشک و غم و اندوه
 و غم و اندوه و غم
 و غم و اندوه و غم
 و غم و اندوه و غم

کتاب الفبای نیکوکاران
 و غم و اندوه و غم

و غم و اندوه و غم
 و غم و اندوه و غم
 و غم و اندوه و غم
 و غم و اندوه و غم